سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(بدھ10، جمعرات،11، جمعتہ المبارک12، سوموار15، منگل،16۔ فروری2010)

(یوم الاربعاء25،یوم الخمیس26،یوم الجمع27،یوم الاثنین30۔ صفر المظفر،یوم الثلاثہ،یکم ربیع الاول1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد16(چہارم): شمارہ جات 16 تا20

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولہواں اجلاس

بدھ،10۔فروری2010

جلد 16: شمارہ 16

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا ------------	1869
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1871
3۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	1872
	تعزیت	
4۔	اے این پی کے سینئر لیڈر جناب اجمل خٹک، سرحد اسمبلی کے رکن اسمبلی جناب لطیف اللہ خان علیزئی اور شیخ رشید احمد کے انتخابی جلسہ پر حملہ میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------	1873
	پوائنٹ آف آرڈر	
5۔	سرگودھا، خوشاب، اٹک اور راولپنڈی کی پہاڑیوں میں explosion پر پابندی سے لاکھوں مزدوروں کو بے روزگاری کا سامنا ------------	1874
6۔	ضلع بہاولنگر میں نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کا مطالبہ ------------	1876
7۔	معزز خاتون رکن اسمبلی کے گھر پر نوکرانی کی چوری کی واردات ------------	1881
	سوالات (محکمہ زکوٰۃ وعشر)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1883
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1902
10۔	کورم کی نشاندہی ------------	1936
	تحاریک التوائے کار	
11۔	سرکاری ہسپتالوں کی ادویات مارکیٹ میں فروخت اور مستحق مریض محروم (---جاری) ------------	1938
12۔	محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اور اریگیشن کے تحت مکمل اور نامکمل منصوبہ جات میں ٹھیکیداروں کا افسران کی ملی بھگت اور جعلسازی کے ذریعہ	

	مقررہ رقم سے زیادہ وصول کرنا(۔۔۔جاری) ------------	1940
13۔	حکومت سے بیوگان کی طرح غیر شادی شدہ خواتین کے لئے بھی سرکاری اداروں میں کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	1941
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جوزیرغور لایا گیا)	
14۔	مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2008 ------------	1942
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
15۔	مسودہ قانون(ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ 2010 ------------	1956
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون(جوزیرغور لایا گیا)	
16۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009 ------------	1957
17۔	کورم کی نشاندہی ------------	1972
18۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009(۔۔۔جاری) ------------	1973
19۔	کورم کی نشاندہی ------------	1984
20۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009(۔۔۔جاری) ------------	1986
21۔	کورم کی نشاندہی ------------	1992
22۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009(۔۔۔جاری) ------------	1993

23۔	کورم کی نشاندہی ------------	1999
24۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009(---جاری) ------------	1999
25۔	کورم کی نشاندہی ------------	2005
26۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009(---جاری) ------------	2006
27۔	کورم کی نشاندہی ------------	2027
28۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009(---جاری) ------------	2028

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعرات،11۔فروری2010

جلد 16: شمارہ17

29۔	ایجنڈا ------------	2031
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	2033
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	2034
	سوالات (محکمہ خوراک)	
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	2035
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	2074
	پوائنٹ آف آرڈر	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
34۔	انٹی کرپشن میں محکمہ C&W کے افسران کے خلاف بغیر تحقیق مقدمہ کا اندراج اور لیفکو (LEFCO) کا صاحبزادہ فضل کریم، ایم این اے کو بلاجواز روکنا اور ان کے اسکواڈ پر تشدد (۔۔۔ جاری) ------------	2102
	توجہ دلاؤ نوٹس	
35۔	گجرات میں اشتہاری ملزمان کی فائرنگ سے پندرہ افراد کی ہلاکت ------------	2109
36۔	اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	2115
37۔	کورم کی نشاندہی ------------	2117
38۔	اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت (۔۔۔ جاری) ------------	2117
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
39۔	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	2124
	تحاریک استحقاق	
40۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	2124

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
41۔	قادر آباد فارم ضلع ساہیوال میں نایاب اور قیمتی جانوروں کی چوری (۔۔۔ جاری) ------------	2127
42۔	کیمپ اور سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کے قیدیوں میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور مزید پھیلنے کا خدشہ (۔۔۔ جاری) ------------	2130
43۔	ضلعی حکومت لاہور کی جعلی اور عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکامی (۔۔۔ جاری) ------------	2131

44- جنرل ہسپتال لاہور میں پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی کی وجہ
سے نیوروسرجری کے مریضوں کو آپریشن میں مشکلات کا سامنا ------------ 2134
45- کورم کی نشاندہی ------------ 2136
مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)
46- مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس
اتھارٹی مصدرہ2009(---جاری) ------------ 2137
47- کورم کی نشاندہی ------------ 2152
48- مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس
اتھارٹی مصدرہ2009(---جاری) ------------ 2152
49- کورم کی نشاندہی ------------ 2191
50- مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس
اتھارٹی مصدرہ2009(---جاری) ------------ 2191
51- کورم کی نشاندہی ------------ 2203
52- مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس
اتھارٹی مصدرہ2009(---جاری) ------------ 2203
53- کورم کی نشاندہی ------------ 2213

نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر

54- مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس
اتھارٹی مصدرہ2009(---جاری) ------------ 2214
55- کورم کی نشاندہی ------------ 2221
56- مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس
اتھارٹی مصدرہ2009(---جاری) ------------ 2222

57۔	کورم کی نشاندہی ------------	2240
58۔	مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ2009(۔۔۔جاری) ------------	2241
59۔	قاعدہ75کے تحت تحاریک استحقاقات کی رپورٹوں کوزیر غور لانے کی تحریک ------------	2242
60۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	2243
	قرارداد	
61۔	ہائرایجوکیشن کمیشن کے زیر نگرانی کیوبامیں جانے والے میڈیکل کے طلباء وطالبات کو مشکلات کا سامنا ------------	2244
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)	
62۔	ڈی اے پی کھاد اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ سے کاشتکار طبقہ کو پریشانی کا سامنا ------------	2245
63۔	ہر بنس پورہ لاہور کی سینکڑوں کنال اراضی پر عملہ کی ملی بھگت سے لینڈ مافیا کا قبضہ اور فروخت ------------	2246
	تحاریک استحقاق(۔۔۔جاری)	
64۔	ڈی سی او چنیوٹ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ ------------	2248

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک،12۔فروری2010

جلد 16:شمارہ18

65۔	ایجنڈا ------------	2257

66-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	2259
67-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	2260
	سوالات (محکمہ جات محنت، انسانی وسائل و سیاحت)	
68-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	2261
	پوائنٹ آف آرڈر	
69-	ایوان میں صرف حضور ﷺ کی شان اور ذکر پر مشتمل نعت پڑھنے کا مطالبہ ------------	2263
70-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------	2264
71-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	2290
	پوائنٹ آف آرڈر	
72-	پنجاب کے نہری پانی میں کمی کی وجہ سے اراضی مزید بنجر ہونے کا خدشہ ------------	2324
	تحاریک استحقاق	
73-	لاہور فیصل آباد روڈ پر ٹول پلازہ کے عملہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ ------------	2328
	تحاریک التوائے کار	
74-	حکومت کی جانب سے پنجاب کے تعلیمی بورڈز کی خود مختاری ختم کرنے سے ملازمین کو پریشانی کا سامنا ------------	2334
75-	چین سے منگوائی جانے والی سی این جی بسیں غیر معیاری ہونے کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ------------	2336
76-	ماس ٹرانزٹ ٹرین منصوبہ میں تاخیر کی وجوہات ------------	2338
77-	کورم کی نشاندہی ------------	2344

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (---جاری)	

78۔	پی سی ایس اور ڈی ایم جی کے افسران کی پروموشن میں تفاوت کی وجہ سے پی سی ایس افسران کو پریشانی کا سامنا ------------	2344
79۔	کورم کی نشاندہی ------------	2345
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
80۔	پی سی ایس اور ڈی ایم جی کے افسران کی پروموشن میں تفاوت کی وجہ سے پی سی ایس افسران کو پریشانی کا سامنا ------------	2349
	پوائنٹ آف آرڈر	
81۔	ون فائیو کی سروسز کا سسٹم خراب ہونے کی وجہ سے لاہور کی عوام کو پریشانی کا سامنا ------------	2357
	سوموار، 15۔فروری 2010	
	جلد 16: شمارہ 19	
82۔	ایجنڈا ------------	2363
83۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	2365
84۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	2366
	پوائنٹ آف آرڈر	
85۔	ججوں کی ترقی سے متعلق جناب صدر کا آئینی فیصلہ ------------	2369
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود، ترقی خواتین اور بیت المال)	
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	2372
87۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	2401
	توجہ دلاؤ نوٹس	
88۔	لاہور میں نوجوان لڑکی کے اغواء و قتل کی تفصیلات ------------	2422
89۔	لاہور میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر ایک شخص کی ہلاکت ------------	2424

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
90۔	ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں وکیل	
	اور ڈاکٹر کی لڑائی کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	2429
91۔	پنجاب یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریٹو اور ٹیکنیکل سٹاف کا اشتہار کے بغیر	
	بڑی پوسٹوں کی بھرتی پر انتظامیہ کے خلاف شدید احتجاج ------------	2432
92۔	حکومت کی جانب سے امتحانی فیس ختم کرنے پر تعلیمی بورڈز	
	دیوالیہ ہونے کا خدشہ ------------	2435
	تحاریک استحقاق	
93۔	خاتون ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر چشتیاں (بہاولنگر) کا معزز رکن اسمبلی	
	کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (۔۔۔جاری) ------------	2438
94۔	چیئر مین لیکویڈیشن بورڈ پنجاب کا معزز خاتون رکن اسمبلی	
	کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ ------------	2442
95۔	ڈی سی او چنیوٹ کا معزز رکن اسمبلی کے خلاف	
	نازیبا الفاظ کا استعمال (۔۔۔جاری) ------------	2444
	تحاریک التوائے کار	
96۔	قادر آباد فارم سے نایاب نسل کی چھ عدد گائیوں کی چوری (۔۔۔جاری) ------------	2445
97۔	سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں زیادہ مشقت	
	اور ناقص کھانا ملنے پر قیدیوں کی بھوک ہڑتال ------------	2446
98۔	"پڑھا لکھا پنجاب" مہم پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود	
	حکومت غریب اور نادار بچوں کو سکول لانے میں ناکام ------------	2448
99۔	غیر رجسٹرڈ لیبارٹریوں کے غیر معیاری رزلٹ سے مریضوں	
	کو پریشانی کا سامنا ------------	2450

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
100۔	لاہور میں غیر رجسٹرڈ لیبارٹریوں میں میڈیکل ٹیسٹوں کے غیر معیاری رزلٹ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا -----------	2452
101۔	پی آر ایس پی کے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کو ریگولر نہ کرنے پر سٹاف کا احتجاج -----------	2454
102۔	عدالتی مقدمات میں جعلی اشٹام پیپرز کی وجہ سے حکومتی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان -----------	2455
	پوائنٹ آف آرڈر	
103۔	گجرات پولیس کے تھانیدار کا ریلوے پولیس چوکی پر حملہ -----------	2459
104۔	کورم کی نشاندہی -----------	2466
	منگل،16۔فروری2010	
	جلد 16: شمارہ20	
105۔	ایجنڈا -----------	2467
106۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	2469
107۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	2470
	پوائنٹ آف آرڈر	
108۔	صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی کمی کے مسئلہ پر بحث کا مطالبہ -----------	2471
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)	
109۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	2475
110۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	2506
	تحاریک استحقاق	
111۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	2538

	پوائنٹ آف آرڈر	
112۔	پتنگ بازی کی روک تھام کے بارے میں ضلعی ناظمین کے بعد موجودہ سسٹم کے سلسلہ میں حکومت سے وضاحت کا مطالبہ -----------	2539
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
113۔	پی سی ایس اور ڈی ایم جی کے افسران کی پروموشن میں تفاوت کی وجہ سے پی سی ایس افسران کو پریشانی کا سامنا(۔۔جاری) -----------	2552
114۔	صوبہ کی جیلوں میں طبی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے قیدیوں میں ہیپاٹائٹس اور ایڈز جیسی موذی بیماریوں میں اضافہ -----------	2554
115۔	صوبہ کی ناقابل کاشت اراضی کو آپریٹو فارمنگ کی بنیاد پر چھوٹے کاشتکاروں کو الاٹ کرنے کا مطالبہ -----------	2556
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
116۔	25ایکڑ زرعی اراضی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا -----------	2562
117۔	چوک یتیم خانہ لاہور میں اوور ہیڈ برج یا انڈر پاس کی تعمیر -----------	2564
118۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	2565
119۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	2566
	قرارداد	
120۔	لاہور ہائی کورٹ کا نام پنجاب ہائی کورٹ رکھنے کا مطالبہ -----------	2568
121۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	2569
	قرارداد	

122۔	نیوکلیئر پاور پلانٹ سے بجلی حاصل کرنے کا مطالبہ ------------	2570
123۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	2573
	قرارداد	
124۔	شہر اقبال سیالکوٹ میں حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے ملحقہ میدان کو پبلک پارک بنانے کا مطالبہ ------------	2574
125۔	انڈکس	

1869

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،10۔فروری2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات(محکمہ زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور2008(مسودہ قانون نمبر12بابت2008)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور2008 کے بارے میں گورنر کے پیغام کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ لفظ"چانسلر"مسودہ قانون میں جہاں کہیں بھی وارد ہو،کی بجائے لفظ"پیٹرن"ثبت کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور2008 ،جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی ہے،منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی2010(مسودہ قانون نمبر11بابت2010)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی2010ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی2009(مسودہ قانون نمبر30بابت2009)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی2009،جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی 2009 منظور کیا جائے۔

1870

قاعدہ 75 کے تحت استحقاقات کمیٹی کی رپورٹوں پر غور وخوض کی تحریک

ملک محمد وارث کلو یہ تحریک پیش کریں گے کہ رائے محمد شاہجہاں خان، ایم پی اے (پی پی۔54) کی تحریک استحقاق نمبر 15 بابت 2008 اور چودھری طارق محمود باجوہ، ایم پی اے (پی پی۔170) کی تحریک استحقاق نمبر 3 بابت 2009 کے حوالے سے استحقاقات کمیٹی کی رپورٹوں کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ملک محمد وارث کلو یہ تحریک پیش کریں گے کہ اسمبلی مذکورہ بالا رپورٹوں کے بارے میں استحقاقات کمیٹی کی سفارشات سے اتفاق کرے۔

قاعدہ 61 کے تحت نشان زدہ سوال نمبر 2958

کے جواب سے پیدا ہونے والے مفاد عامہ کے معاملے پر بحث کی تحریک

چودھری عامر سلطان چیمہ: محکمہ داخلہ سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر 2958 کے جواب سے پیدا ہونے والے مفاد عامہ کے معاملے پر بحث کا آغاز کریں گے۔

1871

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

بدھ،10۔فروری2010

(یوم الاربعاء،25۔صفر المظفر1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَآ أُقۡسِمُ بِيَوۡمِ ٱلۡقِيَـٰمَةِ ۝١ وَلَآ أُقۡسِمُ بِٱلنَّفۡسِ ٱللَّوَّامَةِ ۝٢

أَيَحۡسَبُ ٱلۡإِنسَـٰنُ أَلَّن نَّجۡمَعَ عِظَامَهُۥ ۝٣ بَلَىٰ قَـٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن
نُّسَوِّيَ بَنَانَهُۥ ۝٤ بَلۡ يُرِيدُ ٱلۡإِنسَـٰنُ لِيَفۡجُرَ أَمَامَهُۥ ۝٥ يَسۡـَٔلُ
أَيَّانَ يَوۡمُ ٱلۡقِيَـٰمَةِ ۝٦ فَإِذَا بَرِقَ ٱلۡبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ ٱلۡقَمَرُ ۝٨
وَجُمِعَ ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ ۝٩ يَقُولُ ٱلۡإِنسَـٰنُ يَوۡمَئِذٍ أَيۡنَ ٱلۡمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا
لَا وَزَرَ ۝١١ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوۡمَئِذٍ ٱلۡمُسۡتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُاْ ٱلۡإِنسَـٰنُ يَوۡمَئِذِۭ
بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣ بَلِ ٱلۡإِنسَـٰنُ عَلَىٰ نَفۡسِهِۦ بَصِيرَةٞ ۝١٤ وَلَوۡ أَلۡقَىٰ مَعَاذِيرَهُۥ ۝١٥

سُوۡرَةُ القِیَامَة آیات 1 تا 15

ہم کو روز قیامت کی قسم (1) اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر) کھڑے کئے جائیں گے (2) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ (3) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں (4) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے (5) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا؟ (6) جب آنکھیں چندھیا جائیں (7) اور چاند گہنا جائے (8) اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں (9) اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ (10) بے شک کہیں پناہ نہیں (11) اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے

(12) اس دن انسان کو جو (عمل) اس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیئے جائیں گے (13) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے (14) اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے (15)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے
ہم جیسے نِکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے
ملتی نہ اگر بھیک حضور آپ ﷺ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
بے دام ہی بِک جایئے بازار نبی میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے
یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر زکوۃ وعشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب والا! اگر اجازت ہو تو؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

اے این پی کے سینئر لیڈر جناب اجمل خٹک، سرحد اسمبلی کے رکن اسمبلی جناب لطیف اللہ خان علیزئی اور شیخ رشید احمد کے انتخابی جلسہ پر حملہ میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! اجمل خان خٹک اے این پی کے سینئر لیڈر تھے جو چند روز پہلے وفات پا چکے ہیں اور لطیف اللہ خان علیزئی صاحب ایم پی اے صوبہ سرحد بھی وفات پا چکے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب والا! راولپنڈی میں شیخ رشید احمد صاحب کے حلقے میں جو تین افراد شہید ہوئے ہیں ان کی دعائے مغفرت بھی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے پہلے محترم کھڑے ہوئے تھے، آپ دور بھی بہت چلے گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! میں آگے آجاتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے یہ بھی دیکھیں کہ آپ کا عہدہ کیا ہے؟ سوچ سمجھ کر بات کیجئے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہے؟ You are a Parliamentary Secretary

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے پچھلے ہفتہ رواں اجلاس میں دو دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر گزارش کی ہے۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

سرگودھا، خوشاب، اٹک اور راولپنڈی کی پہاڑیوں میں explosion پر پابندی سے لاکھوں مزدوروں کو بے روزگاری کا سامنا

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: اس وقت پورے پنجاب میں سرگودھا، خوشاب، اٹک اور راولپنڈی میں بلکہ پورے پاکستان میں پہاڑیوں کا کاروبار مکمل طور پر بند ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سڑکوں کی construction کا کام پورے پاکستان میں بند ہونے کا خدشہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر معدنیات متوجہ ہوں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ پاکستان کے لاکھوں مزدور بے چارے کاروبار سے محروم ہو گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ explosive کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے جس سے پہاڑیوں میں، کانوں اور کانکنی کے کام میں جو blasting ہوتی تھی، اس سے سارا raw material بنتا تھا اور اس سے raw material کی ترسیل ہوتی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹیلیفون ان سے لے لیں۔ .No telephone calls لابی میں جائیں۔ جس کسی کو ٹیلیفون سننا ہو وہ لابی میں چلا جائے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا!Ministry of Defence Productionنے پنجاب میں اور صوبہ سرحد میں جتنی جگہ پرexplosiveپہاڑیوں میں استعمال ہو رہا تھا اس پر مکمل طور پر پابندی لگا دی ہے۔ میں اس میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سرگودھا اور خوشاب میں جہاں پر بھی پہاڑیوں کا کاروبار ہو رہا تھا کہیں سے بھی آج تک کسی مزدور کی یہ شکایت موصول نہیں ہوئی کہ کسی نے کسی ایسے کام میں حصہ لیا ہو یا یہ explosiveکہیں ناجائز طور پر استعمال ہوا ہو لیکن جائز ذریعہ سے یہ میگزینوں میں استعمال ہوتا تھا،magazine holdersجن کو Defence Ministryنےpermitجاری کئے تھے ان کو یہ بارود جاری ہوتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! بات سنیں، آپ نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ اب آپ نے تقریر کرنا شروع کر دی ہے اس کا جو طریق کار ہے اس کے مطابق یہ مسئلہ اٹھائیں۔ مہربانی

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! میری بس اتنی سی گزارش ہے کہ ان لاکھوں مزدوروں کو۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، جتنی بات آپ نے کی ہے وہ اس کا تھوڑا سا جواب دے دیں گے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی۔ آئندہ ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔ راجہ ریاض صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے اس سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ صوبہ پنجاب اور پاکستان میں پانی کی شدید قلت تھی اور ہمارے لئے بہت مشکل تھا کہ گندم کی فصل کے لئے پانی دے سکیں لیکن اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں بلکہ میں نے تو آپ سے یہ بھی کہنا تھا کہ اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور مزید بارشوں کے لئے بھی دعا کی جائے کہ اللہ نے مہربانی کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رحمت کی بارش کے لئے دعا کریں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): رحمت کی بارش ہو۔ وہ کمی اب کافی حد تک پوری ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ گندم کی فصل کے لئے اس بارش کی وجہ سے اس پوزیشن میں آ گئے ہیں کہ ہم پانی دے سکیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری جو بات انہوں نے کی ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ ملک حالت جنگ میں ہے اور دہشت گردی کے خلاف ہماری پاک فوج جس جرأت اور دلیری کے ساتھ آپریشن کر رہی ہے ان حالات میں اس طرح کے مواد پر وقتی طور پر جب تک ہم حالت جنگ میں ہیں منسٹری نے پابندی لگائی ہے۔ جیسے ہی حالات بہتر ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ پابندی اٹھالی جائے گی۔ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کو بھی یہ اندازہ ہے کہ یہ وہاں مزدوروں کی ضرورت ہے لیکن جو ملک کے حالات ہیں وہ اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ہم جو یہ جنگ لڑ رہے ہیں اور جو آپریشن کر رہے ہیں جیسے ہی یہ حالات بہتر ہوں گے اس کی اجازت دے دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ضلع بہاولنگر میں نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! میں آپ کا ممنون ہوں۔ میرا ایک بڑا valid point ہے، میرا point بھی اسی سے ہی related ہے۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ پاکستان میں اس وقت پانی کی بڑی shortage ہے۔ ڈسٹرکٹ بہاولنگر جو کہ ہمارا علاقہ ہے یہ انڈسٹریل علاقہ نہیں ہے یہ ایک زرعی علاقہ ہے اور ہمارا source of income صرف اور صرف agriculture کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہمارے ضلع بہاولنگر کے ساتھ اتنی زیادتی ہو رہی ہے، ہمارا water allowance already کم ہے اور sandy area ہے وہ معاملہ تو حکومت نے علیٰحدہ take up کرنا ہے جو at the moment ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے کہ پانی کی ہیڈ بلوکی پر اور ہیڈ سلیمانکی پر منصفانہ طور پر تقسیم ہونی چاہئے تھی اس کی منصفانہ تقسیم نہیں ہو رہی۔ ہمارے ساتھ یعنی ضلع بہاولنگر کے ساتھ انتہائی سوتیلے لوگوں والا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ہمارا ضلع پہلے ہی backward ہے، یقین مانیے وزیر آبپاشی بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں remodeling کے نام پر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح سے نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء،ایڈووکیٹ): جناب والا! ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! آپ خود گورنمنٹ میں ہیں، آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء،ایڈووکیٹ): جناب والا! جب ہمارے بچے بھوکے مریں گے، جب ہمیں وہاں پر پانی بھی نہیں ملے گا تو میرا گورنمنٹ میں ہونے کا کیا فائدہ؟ مجھے تو لوگ حلقہ میں داخل بھی نہیں ہونے دیں گے۔remodeling کے نام پر۔۔۔

جناب سپیکر: سن لی ہے، حضرت! انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: استعفیٰ دے دیں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب فرما رہے ہیں کہ پہلے Parliamentary Secretary ship سے استعفیٰ دے دیں، پھر یہاں پر بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! وہ اس وقت پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور وہ حکومت کا حصہ ہیں۔ حکومت کی باتیں حکومت کے ساتھ کریں۔

جناب سپیکر: اچھی بات تو یہی تھی کہ کوئی اور صاحب یہ بات کرتے۔ چلیں، آپ کی مرضی ہے آپ نے بات کر لی ہے اب میں آپ کو کیا کہہ سکتا ہوں؟ راجہ ریاض صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): ابھی میرے بھائی معزز رکن میرے پاس چیمبر میں آئے تھے اور انہوں نے مجھے ایک چارٹ دکھایا اور بتایا کہ دس تاریخ سے ہمارا پانی پورا ہو گیا ہے۔ پہلے پانی کم تھا تو ہر طرف ہی کم تھا اب بارش ہو گئی ہے پانی آ گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں کوشش کروں گا کہ گندم کے لئے زیادہ سے زیادہ پانی دیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! میری ایک منٹ کی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر آبپاشی تشریف لائے ہیں اور جو issues یہاں پر arise ہو رہے تھے، ٹیکنیکل باتیں ہو رہی تھیں، پنجاب کے حقوق کی باتیں پانی کے حوالے سے ہو رہی تھیں وزیر موصوف نے ان پر بات کرنے کی بجائے بارش کا ذکر کیا۔ یہ ارسا کے کسی پنجابی نمائندہ کی وجہ سے بارش نہیں ہوئی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا ہے۔ آپ سے جو باتیں کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں کہ 1991 کا جو Water Accord ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ یہ ریکارڈ گواہ ہے اور میں کل اس کا print out بھی لے کر آؤں گا۔ میں نے اپنی تقریر میں آج سے آٹھ ماہ پہلے یہ کہا تھا کہ ارسا کے پانچ نمائندے ہیں جو traditionally یا تو ایک مرکز سے ہوتا ہے یا کشمیر سے اور چار صوبوں سے equally نمائندے لئے جاتے ہیں، اگر پنجاب سے دو لئے جائیں گے تو اس کا weight پنجاب کی طرف ہو جائے گا۔اس دفعہ پورے tenure میں سندھ سے دو نمائندے ہیں۔میں نے اس پر احتجاج کیا تھا کہ حکومت بھی یہ احتجاج کرے لیکن آٹھ نو ماہ بعد کل ہمارے سینئر ایڈوائزر نے کانفرنس کی ہے۔حکومتوں کا کام کانفرنسیں کرنا نہیں بلکہ انہوں نے مطالبہ کرنا ہے۔انہوں نے اپنے مطالبات منوانے ہیں اور انہوں نے وہاں اپنے صوبہ کی representation کرنی ہے۔ یہ پریس کانفرنس کر کے کس کو کہہ رہے ہیں؟ یہ مناسب forum پر جائیں۔وزیر موصوف کا تو یہ حال ہے کہ شاید انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہے۔ ارسا کے حوالے سے بات ہو رہی ہے کہ IRSA perform نہیں کر رہی اور پنجاب کا بہت بُرا حال ہو رہا ہے۔ ہمیں جو یہ نوید دے رہے ہیں یہ تو جماعت علی شاہ بھی دے دیتے ہیں کہ 12 تاریخ کو پھر بارشوں کا ایک سسٹم آرہا ہے۔منسٹر صاحب ٹیکنیکل بات کریں اور اپنی ذمہ داریوں کی بات کریں۔ان کی ذمہ داری تو کل سینئر ایڈوائزر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب نے نبھائی ہے حالانکہ وہ ان کو نبھانی چاہئے تھی۔

جناب والا! یہ اپنے اپنے portfolios کا خیال نہیں رکھتے۔پنجاب اس وقت بہت بُری حالت میں ہے اس کا حصہ بار بار جا رہا ہے۔ میں اس حد تک تو مشکور ہوں کہ کل پریس کانفرنس کر دی گئی

لیکن میں اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ اس بات کو مناسب forum پر اٹھایا جائے اور فوری طور پر چند ایک باتیں کی جائیں۔پہلی بات تو یہ ہے کہ سندھ سے IRSA کا دوسرا نمائندہ ختم کیا جائے۔وہ کشمیر سے لیا جائے یا traditionally مرکز سے لیا جائے۔دوسری بات یہ ہے کہ اس کی جانبداری ختم کرنے کے بعد 1991 کے Water Accord کے مطابق عملدر آمد کروایا جائے۔پانی کی بات کو seriously لیا جائے۔اپنے بنچوں پر بیٹھ کر بات ہنسی میں اڑا دینا پنجاب کے کسانوں کے ساتھ ایک مذاق کے مترادف ہے۔منسٹر صاحب کا قہقہہ اور ان کی ہنسی ان کے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہے لہذا میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس بات کو سنجیدگی سے لیا جائے چونکہ پانی کا معاملہ بہت سنجیدہ ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں اس بارے میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے اس پر بحث کرنے کے لئے سوموار کا دن مقرر کیا ہے۔آپ اس دن اس پر کھل کر بحث کریں اور اس کا جواب بھی لیں۔

سینئر وزیر/ وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سنئے۔انہوں نے جو بات کی کہ کل میں نے جواب نہیں دیا اور سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب نے دیا ہے۔یہاں پر coalition حکومت ہے۔میری بات سن لیں یہ coalition حکومت ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: راجہ صاحب coalition حکومت کی بات کر رہے ہیں۔

سینئر وزیر/ وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): ہم حکومت میں ہیں۔کل میری فیملی میں death ہو گئی تھی اگر کوئی آدمی death پر چلا جائے تو اسے یہ کہنا کہ اس نے جواب کیوں نہیں دیا؟ یہ ان کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے میں اس پر کچھ نہیں کہوں گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): ہم تو 8 ماہ سے کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے کہ جب سوموار کو اس پر بحث ہو گی تو آپ اسے wind up کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس لئے آپ سے اجازت چاہ رہا تھا کہ آج خوش قسمتی سے ہمارے سینئر منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں اور میں اس ایوان کی توجہ اس معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میں یہ بالکل نہیں چاہتا کہ اس کے اندر کسی ایم پی اے کو کوئی favour دی جائے۔میں صرف ایک بات پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ سینئر وزیر صاحب نے floor پر یہ کہا تھا کہ اگر کسی ایم این اے یا سینیٹرز کو کوئی پلاٹ دیا گیا تو ایم پی ایز کو بھی دیں گے۔میں نہیں کہتا کہ کسی کو دیں کیونکہ اس پر میرے نام سے آرٹیکل اور آڈیٹوریل لکھے گئے۔ میں بالکل نہیں چاہتا کہ کسی ایم پی اے کو کوئی پلاٹ دیں لیکن میں اس ایوان کے سامنے یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔باقیوں کی نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر اعظم نے 442 پلاٹ، 342 پلاٹ ایم این ایز اور 100 پلاٹ سینیٹرز کو دیئے ہیں ان کے ثبوت میری جیب میں ہیں۔ منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر ان کو دیئے گئے ہیں تو پھر ان کو بھی دیں گے۔میں کہتا ہوں کہ ان کو بالکل نہ دیں لیکن پھر ان کو بھی نہ دیں ان سے تو developed areas میں option لی جارہی ہے اور ایم پی ایز کو کاہنہ میں بھی نہیں دیئے جارہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایم پی ایز کو لاہور سے دو سو میل دور بھی نہ دیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو دیں کیونکہ یہ سب کے سب تو اس قابل ہیں بھی نہیں۔ہم مانتے ہیں کہ ان کو نہ دیں لیکن یہ بتائیں کہ ان سے تو option پوچھی جارہی ہے کہ تم سیکٹر 1، سیکٹر 2، سیکٹر 3، سیکٹر 7 اور سیکٹر 8 کے اندر پلاٹ لیں۔خدا کی قسم مجھے اپنے لئے نہیں چاہئے لیکن ہمارے ایم پی ایز کو تو گلو خورد میں بھی پلاٹ نہیں دیا جارہا تاکہ یہ کلر اور شور میں دفن ہو جائیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پلاٹوں کی کیا بات کرتے ہیں؟ یہ میڈیا میں جائے گی اور اچھلے گی لہذا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ وفاقی حکومت کا issue ہے۔

شیخ علاؤالدین: انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ ایم این ایز اور سینیٹرز کو نہیں دیں گے۔ نہ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: No please وقفہ سوالات ہے۔جی، محترمہ نرگس پروین اعوان صاحبہ اپنا سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحت اجمل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ کیا کیا جائے، مجھے بتائیں کہ یہ سوالات کیسے آئیں گے؟ آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

محترمہ راحت اجمل: جناب سپیکر! محترمہ دیبا مرزا صاحبہ کے ساتھ بہت بُرا واقعہ ہوا ہے لہذا مجھے موقع دیجئے کہ میں بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

محترمہ راحت اجمل: جناب سپیکر! ہماری ایم پی اے دیبا مرزا صاحبہ کے ساتھ کل ایک واقعہ پیش آیا ہے؟

جناب سپیکر: کس کے ساتھ؟

محترمہ راحت اجمل: دیبا مرزا صاحبہ ایم پی اے کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا ہے کہ کل جب وہ گھر سے نکلیں۔

جناب سپیکر: دیبا مرزا صاحبہ تو اس معزز ہاؤس کی ممبر ہیں اور وہ تشریف فرما ہیں۔

محترمہ راحت اجمل: لیکن آج ان کی طبیعت ایسی ہے کہ وہ سنبھل نہیں پا رہی اور صحیح طریقے سے بات بھی نہیں کر پا رہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔وہ بات کر لیں گی۔جی، دیبا مرزا صاحبہ آپ بات کرنا چاہیں گی یا آپ کی جگہ وہ بات کریں گی؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں باہر بیٹھی تھی اور انہوں نے بات شروع کی ہے۔اب میں بات کر لیتی ہوں۔میں روٹین کے مطابق کل صبح تیار ہو کر گھر سے نکلنے لگی تو چائے کے کپ ڈائننگ ٹیبل پر پڑے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: No cross talk, no cross talk. Be careful وہ آپ کی بہن ہیں۔ وہ اپنی بات کر رہی ہیں۔آپ سنیں۔جی، محترمہ!

معزز خاتون رکن اسمبلی کے گھر پر نوکرانی کی چوری کی واردات

محترمہ دیبا مرزا: گھر میں دو نوکرانیاں کام کرتی ہیں انہوں نے اس چائے میں کوئی نشہ آور چیز ڈال دی۔میں ناشتہ کر کے چائے پی کر گاڑی لے کر باہر آ گئی۔چھوٹی بہن اور چھوٹا بیٹا گھر پر تھے۔میں راحت اجمل صاحبہ کو pick کرتی تھی انہیں pick کیا اور ادھر آنے سے پہلے سروسز ہسپتال گئی چونکہ میں نے وہاں سے اپنی mother کی دوائی لینی تھی۔جب میں وہاں سے دوائی لے کر باہر نکلی اور روڈ پر آئی تو میرے ہوش بالکل کام نہیں کر رہے تھے۔پھر مجھے کچھ پتا نہیں چلا اور ایک موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ بھی ہوا اور گاڑی وہیں پر رُکی رہی۔پھر پتا نہیں کہ راحت نے کہیں سے کوئی ڈرائیور manage کیا اور وہ ہمیں اسمبلی لے کر آیا اور پھر مجھے میرے گھر پہنچایا۔جب میں گھر گئی تو میری بہن بھی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔پھر ہم لوگ شام تک شیخ زید ہسپتال رہے اور ہمارا علاج ہوتا رہا اور تقریباً ساڑھے بارہ بجے ہسپتال والوں نے ہمیں فارغ کیا۔گھر آئے تب پتا چلا کہ سارے گھر کی صفائی ہو چکی ہے تمام سونا، پیسے اور جو کچھ بھی تھا وہ سب صاف تھا اور یہ ایک نوکرانی کی کارروائی ہے۔پچھلے دنوں سے ایک بڑا کیس چل رہا ہے اور ابھی تک نعیم ایڈووکیٹ صاحب کا میڈیا پر trail ہو رہا ہے کہ اس نے یہ کر دیا وہ کر دیا اور یہ نوکر صاحبان گھروں میں کچھ کرتے ہیں۔ ہمیں بروقت طبی امداد مل گئی تھی اس لئے ہماری جان بچ گئی ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا؟

جناب سپیکر: آپ نے کارروائی کے لئے کوئی تحرک کیا ہے؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں تھانے میں درخواست دے رہی ہوں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! ان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے اس پر یقیناً سارے ہاؤس کو افسوس ہے۔میں ابھی ان سے ساری معلومات حاصل کر لیتا ہوں اور جس نوکرانی نے یہ حرکت کی ہے آج ہی اس کی تلاش شروع ہو جائے گی۔اگر ان کے پاس ان کا پتا، شناختی کارڈ یا کوئی حوالہ موجود ہے تو انشاءاللہ ایک دو دن میں اس کی گرفتاری عمل میں آ جائے گی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ گپ شپ کے لئے آپ کے پاس لابی ہے، سردار صاحب محترمہ کی بات کا جواب دے رہے ہیں، ان کی بات تو سنیں۔ جی، سردار صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): تو میں یہی عرض کر رہا تھا کہ اگر محترمہ کے پاس اس نوکرانی کا کوئی شناختی کارڈ یا حوالہ موجود ہے کہ اس کا گھر کہاں ہے، کہاں کی رہنے والی ہے تو وہ ہمیں دیں۔ اگر یہ ہمیں اس کا کچھ حوالہ دے سکیں گی تو انشاءاللہ تعالیٰ ایک آدھ دن میں اس کی گرفتاری عمل میں لاکر معزز ممبر کی حق رسی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ! آپ ذرا سردار صاحب سے رابطہ کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے میں اسی حوالے سے کہنا چاہتی ہوں کہ آج سے اڑھائی سال پہلے میں بھی اسی قسم کے واقعہ کا شکار ہوئی تھی۔ یہاں اسمبلی میں کھڑے ہو کر میں نے وزیر قانون صاحب کو اپنی ایف آئی آر دی تھی، آپ سے بھی بات ہوئی تھی اور میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ گھروں میں کام کرنے والی چور عورتوں کا ایک گروپ پکڑا گیا ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ پرسوں کے "نوائے وقت" میں بھی یہ آیا ہے اور پولیس والے بھی یہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس قسم کی عورتوں کے گروہ کو پکڑتے ہیں، گھروں میں کام کرنے والی چور عورتوں کو پکڑتے ہیں تو وہ اپنی ضمانت کروا لیتی ہیں اور پھر ہم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ یہاں تو پولیس بھی اپنی بے بسی کا اظہار کر رہی ہے۔ وزیر قانون صاحب مجھ سے یہاں ہاؤس میں وعدہ کرتے ہیں لیکن پھر میری اس ایف آئی آر کا کوئی جواب نہیں دیتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انھوں نے ان چوروں کو خود ہی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ جب امن و امان کی صورتحال یہ ہو گی، پولیس خود بے بسی کا اظہار کرے گی اور وزیر قانون بھی بے بس ہوں گے تو پھر عوام کیا کریں گے؟ اب ایک اور ایم پی اے کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ ہو گیا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کا کوئی تدارک کیا جائے۔

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جب وزیر قانون صاحب آئیں گے تو اس بارے میں بات کریں گے۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔ آج سب سے پہلا سوال محترمہ نرگس پروین اعوان صاحبہ کا ہے۔ کیا وہ تشریف فرما ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 1575، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز رکن نے محترمہ نرگس پروین اعوان کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 1575 دریافت کیا)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1575: **محترمہ نرگس پروین اعوان:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2007 سے 30۔جون 2008 تک کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ضلع ملتان کے ہسپتالوں کو فراہم کی گئی ان ہسپتالوں کے نام اور زکوٰۃ کی رقم کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) یہ رقم ان ہسپتالوں کو کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا یہ رقم ہسپتال خرچ کر کے محکمہ ہذا کو اس کی تفصیل فراہم کرنے کے پابند ہیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم ملتان کے کون کون سے ہسپتال میں خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا، اس کے ذمہ داران کون کون تھے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جنوری 2007 تا 30 جون 2008 تک ضلع زکوٰۃ کمیٹی ملتان نے درج ذیل ہسپتالوں کو ضلع زکوٰۃ فنڈ سے امداد فراہم کی۔

1۔	چلڈرن کمپلیکس ہسپتال ملتان	-/3285000 روپے
2۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ملتان	-/222650 روپے
3۔	دیہی ہیلتھ سنٹر / بنیادی ہیلتھ سنٹر	-/2552394 روپے

(ان اداروں کی تعداد 78 ہے فی ادارہ مبلغ -/32723 روپے جاری کئے گئے ہیں)

میزان -/6060044روپے

مذکورہ طبی اداروں کے علاوہ نشتر ہسپتال ملتان جو کہ قومی سطح کا ادارہ ہے کو وزارت زکوٰۃ و عشر، اسلام آباد کی جانب سے فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے جس کو اس عرصہ کے دوران -/12150000روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) یہ رقم ان ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کو مستحق مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! ہسپتال اور ہیلتھ سنٹرز خرچ کی گئی رقم کی تفصیل محکمہ زکوٰۃ کو فراہم کرنے کے پابند ہیں۔

(د) اس عرصہ کے دوران ابھی تک کسی بھی ہسپتال سے رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جز(ب) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ "یہ رقم ان ہسپتالوں کو کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "یہ رقم ان ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کو مستحق مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے فراہم کی جاتی ہے" تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے اب تک کتنے مریضوں کا اس رقم سے علاج کروایا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب دیں کہ آپ نے اس رقم سے اب تک کتنے مریضوں کا علاج کروایا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے ذریعے ڈسٹرکٹ ہسپتال ملتان میں 135 مریضوں کا علاج ہوا ہے۔ اسی طرح چلڈرن کمپلیکس ہسپتال ملتان میں 4407 مریضوں کا علاج ہوا ہے، جبکہ ملتان کے R.H.Cs and B.H.Us میں 1647 مریضوں کا علاج کیا گیا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سوشل ویلفیئر کے جو لوگ ہسپتالوں میں بیٹھتے ہیں ان کو محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے باقاعدہ ادویات کے لئے چیک دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد سوشل ویلفیئر والے کہتے ہیں

کہ آپ اپنے علاقے کی زکوٰۃ وعشر کمیٹی سے لکھوا کر لائیں۔جب زکوٰۃ کمیٹیاں موجود ہی نہیں ہیں تو پھر ان مریضوں کا علاج کس طریقے سے ہوا ہے؟منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! واقعی زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں ہیں لیکن علاج اور تعلیم کے لئے پیسے ہمہ وقت موجود رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ اگر زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں ہیں تو پھر یہ پیسے کون دیتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی دیتی ہے اور یہ رقم ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کو فراہم کی جاتی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرے علم کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی مستحق مریض کو لکھ کر دیتی ہے کہ یہ مریض deserve کرتا ہے لہذا اس کے علاج کے لئے پیسے دیئے جائیں۔اب جبکہ زکوٰۃ کمیٹیاں موجود نہیں ہیں تو یہ پیسا کہاں پر خرچ ہوا ہے، مجھے یہ بتایا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس کا جواب تو میں پہلے دے چکا ہوں۔مریض ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کو درخواست دیتے ہیں۔پہلے یہ درخواست مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو دی جاتی تھی۔چونکہ اب مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں کام نہیں کر رہیں اس لئے اب یہ direct ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو درخواست دی جاتی ہے۔چونکہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں کام نہیں کر رہی ہیں۔وہ اس کی verification کسی ایم پی اے یا ضلعی ناظم سے کروالیتے ہیں اور یہ پیسے ان کو چیک کی صورت میں نہیں دیتے بلکہ ادویات کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! جب تک مقامی زکوٰۃ کمیٹی recommend نہ کرے اس وقت تک یہ پیسے issue نہیں ہو سکتے، یہ قانون ہی نہیں ہے تو پھر یہ پیسے کیسے دیتے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! زکوٰۃ کے قانون میں کسی ناظم کا ذکر ہے اور نہ ہی کسی ایم پی اے کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! وزیر صاحب اس بات کو admit کر رہے ہیں کہ یہ irregularity کرتے ہیں۔اگر وزیر صاحب on the floor of the House یہ admit کر رہے ہیں کہ یہ

irregularity کر رہے ہیں، یہ اس زکوٰۃ کو دو سالوں سے بانٹ رہے ہیں تو پھر جواب دیں کہ ان کو یہ authority کس نے دی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! بات سنیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی مریض ایسا ہو کہ جس کو امداد کی ضرورت ہے اور یہ اس کی امداد کر رہے ہیں تو اس کو irregularity کہنا مناسب نہیں ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اگر مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں ہیں تو پھر ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی وہی کام کرے گی جو کہ لوکل زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! حکومت نے تمام ہسپتالوں میں علاج مفت کر دیا ہے۔ جب مفت علاج کر دیا گیا ہے تو پھر یہ پیسے کس مد میں اور کس طرح خرچ کر رہے ہیں؟ علاج تو ویسے ہی free ہے اور حکومت دوسری مد سے اس میں funding کر رہی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے لیکن ہم بھی یہ کام کرتے ہیں۔ جس نے ہمیں درخواست دی ہے اگر ہم اس کو امداد نہیں دیتے تو پھر یہ ہماری negligence شمار ہوگی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دو سے زیادہ ضمنی سوالات کی اجازت نہ دیں۔ اگر ایسا ہوتا رہا تو سارا وقت اسی سوال پر پورا ہو جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب دیں کہ جب حکومت نے علاج مفت کر دیا ہے تو پھر یہ زکوٰۃ کن کو بانٹ رہے ہیں، کیا یہ بندر بانٹ ہو رہی ہے، کیا صرف اپنے چہیتوں کو یہ funds بانٹے جا رہے ہیں اور کیا یہ زکوٰۃ Fund کے ساتھ ظلم نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر: بندروں کے علاج کے لئے تو محکمہ wildlife موجود ہے۔ یہ تو بندوں کے علاج کے لئے پیسے دیتے ہیں۔ اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1654، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر زکوٰۃ میں کمیٹیوں کی تعداد بڑھانے کا معاملہ

*1654: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کام کرنے والی زکوٰۃ کمیٹیاں 1979 میں تشکیل دی گئی تھیں اور اس وقت لاہور کی آبادی 35 لاکھ تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب جبکہ لاہور کی آبادی 70 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد پرانی ہی ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر کی موجودہ آبادی کے مطابق زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں کام کرنے والی مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 1979 میں تشکیل دی گئیں اس وقت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 1029 تھی تاہم سال 1989 میں اس کو بڑھا کر 1282 کر دیا گیا تھا۔ چونکہ سابقہ دور میں یہ کمیٹیاں سیاسی بنیادوں پر بنائی گئیں اور انہوں نے زکوٰۃ کی تقسیم بھی منصفانہ طرز سے نہ کی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔ اس دفعہ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ انتہائی نیک اور غیر سیاسی افراد کو ان میں شامل کیا جائے۔

(ب) یہ درست ہے کہ لاہور میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 1989 والی ہی ہے لیکن ضلع لاہور کو فنڈز کا اجراء 1998 کی مردم شماری کے مطابق 6318745 نفوس کے لئے کیا جاتا ہے۔

(ج) صوبائی زکوٰۃ کونسل پنجاب میں مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تشکیل تین ہزار کی آبادی کے تناسب سے کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ضلع لاہور میں نئی کمیٹیوں کی حلقہ بندی و تشکیل کا کام ماضی میں سیاسی دباؤ پر التواء کا شکار رہا۔ اب ان کمیٹیوں کی حلقہ بندی و تشکیل کے بعد صوبائی زکوٰۃ کونسل کی حتمی منظوری حاصل کر لی جائے گی اور موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق غیر سیاسی اور پاکباز افراد کو ان کمیٹیوں میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!جواب کے جز(الف)میں یہ کہا گیا ہے کہ "مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 1979 میں پہلی دفعہ بنائی گئی تھیں۔"اس وقت لاہور کی آبادی 35لاکھ کے قریب تھی۔آج لاہور کی آبادی 70 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔محکمہ نے آگے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ "زکوٰۃ کی تقسیم منصفانہ طرز سے نہ کی گئی، یہ کمیٹیاں سیاسی بنیادوں پر بنائی گئیں تھیں اور اصل مستحقین تک یہ زکوٰۃ نہیں پہنچتی رہی۔"اس حکومت کو بنے ہوئے بھی ایک ہفتہ کم دو سال ہو چکے ہیں لہذا نئی کمیٹیاں بنانے کے لئے انہیں مزید کتنا وقت چاہئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر(حاجی احسان الدین قریشی):جناب سپیکر!یہ کمیٹیاں1979 میں بنیں اور ان کو زکوٰۃ فنڈ 1998 کی آبادی کی بنیاد پر دیا جا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کمیٹیاں کم ہیں اب کمیٹیاں آبادی کی بنیاد پر بنیں گی 3 ہزار کی آبادی پر ایک کمیٹی بنے گی اور لاہور کی کمیٹیوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ کمیٹیاں اور ان کے چیئرمین سیاسی بنیادوں پر بنے ہیں تو میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ ان ساری کمیٹیوں میں زیادہ تر انتہائیcorruptلوگ سیاسی بنیادوں پر لگائے گئے جنہوں نے اربوں روپیہ لوٹ لیا اگر یہ اس کے ثبوت مانگتے ہیں تو میں وہ بھی دینے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر:وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کمیٹیاں بننے میں کتنا عرصہ لگے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر(حاجی احسان الدین قریشی):جناب سپیکر!یہ کمیٹیاں تھوڑے عرصے میں بن جائیں گی یہ دیر اس لئے ہوئی ہے کہ اس میں بے انتہاcorruptionاور بے شمار بے ضابطگیاں تھیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!میں کوشش کروں گا کہ میرے بھائی اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہو جائیں۔جب تک وفاقی حکومت قومی اسمبلی میں اس بارے میں ترمیم نہیں لائے گی ہم ان کمیٹیوں کو تبدیل نہیں کر سکتے اور یہ وہ لوگ ہیں جو(ق)لیگ کے دور میں سیاسی بنیادوں پر لگے تھے۔جیسے ہی وفاقی حکومت سے اجازت ملے گی ہم نئے الیکشن

کرائیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسے لوگوں کو لائیں جو ایمانداری کے ساتھ یہ فنڈز غریبوں تک پہنچا سکیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی مزید وضاحت کی ضرورت ہے کہ اگر یہ چاہیں گے تو میں ان کو ثبوت دوں گا کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں میں تمام لوگ سفارشی لگے ہوئے ہیں جن کی کسی وزیر نے، کسی سیکرٹری نے یا کسی سیاسی رہنما نے سفارش کی ہے۔

جناب سپیکر: وہ issue دوسرا ہے آپ اس کو چھوڑ دیں۔ میں ان کے سوال کا جواب لے رہا ہوں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ یہ corrupt لوگ ہیں اگر یہ corrupt ہیں تو ان کی list شائع کر دی جائے۔ میرا سوال یہ تھا کہ دو سال تو گزر گئے ہیں انہیں زکوٰۃ کمیٹیاں بنانے کے لئے مزید کتنے سال چاہئیں؟

جناب سپیکر: سینئر منسٹر نے آپ کو جو بات بتائی ہے وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آئی تو پھر میں افسوس ہی کر سکتا ہوں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سینئر منسٹر نے جو ارشاد فرمایا ہے میں اس سلسلے میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ دو سال سے غرباء کو زکوٰۃ نہیں ملی، کمیٹیاں نہیں بنیں اور آگے گول مول کہہ دیا گیا ہے، پتا نہیں اس گورنمنٹ میں یہ کمیٹیاں بنتی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ بات سنیں ناں! ان کے اختیار میں جو ہے آپ وہ بات کریں، یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! 50 فیصد لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ آپ کے اختیار کی بات ہے۔ پلیز! ایک بندہ بات کرے آپ بیٹھیں۔ (قطع کلامیاں)

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! اس کا تعلق وفاقی حکومت سے نہیں بلکہ صوبائی حکومت سے ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا مختصر سوال ہے کہ یہ زکوٰۃ کمیٹیاں کب تک تشکیل دے دی جائیں گی؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ ان سے بات نہ کریں۔ No cross talk. This is not good. ایک منٹ ذرا، ان کی بات سن لیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے بالکل متفق ہوں یہ دو سال میں corrupt لوگ نہیں پکڑ سکے ہیں تو انہیں پکڑنے کے لئے اور کتنا ٹائم چاہیئے؟

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی اور رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ آپ یہ تحریک استحقاق واپس لے لیں آئندہ جب اجلاس ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک استحقاق کس بارے میں تھی؟

جناب طاہر اقبال چودھری: میں نے کہا تھا کہ پنجاب کے اندر زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل نہیں دی جا رہیں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، آپ یہ بات بعد میں کریں۔ ابھی نہیں، یہ Question Hour ہے۔ یہ Question Hour ہے بھائی! کیا کرتے ہو؟ آپ کو میں اجازت نہیں دے رہا، please آپ بیٹھ جائیں۔ محترم مولانا صاحب! آپ اپنی بات پوری کریں اور ان سے جلدی جواب لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! ان سے جواب تو آپ نے لے کر دینا ہے۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ یہ corrupt لوگ اگر دو سال میں نہیں پکڑے گئے تو یہ کب تک پکڑے جائیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انہیں بہت جلد پکڑ لیں گے۔

جناب سپیکر: بہت جلد سے کیا مراد ہے، مہینے میں دو مہینے میں یا ڈیڑھ سال میں پکڑ لیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! مہینے، ڈیڑھ مہینے کے اندر اندر ان کو پکڑ لیں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ:

جس دور میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس دور کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ بھول ہم سے نہیں ہوئی یہ پہلے ہو چکی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے ابھی بیان دیا ہے کہ Federal Government یہ قانون بنائے گی جبکہ ان کے محکمے کی طرف سے تمام اضلاع میں یہ direction جا چکی ہے کہ نئی کمیٹیوں کے elections کے لئے کام شروع کیا جائے اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے وہ چٹھی پھر کس قانون کے تحت بھیجی گئی ہے؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! بتائیں، وہ کیا مسئلہ ہے اس بارے میں بہت شور شرابا ہے۔ Order please, order please. Order in the House. چیمہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ district level پر آپ کی طرف سے کوئی ہدایات جاری ہوئی ہیں کہ elections کروائے جائیں یا nominations کی جائیں تو House کو اعتماد میں لینے کے لئے ہمیں بتایئے کہ آپ کی طرف سے district level پر جو directions گئی ہیں وہ کیا ہیں؟ (قطع کلامیاں)

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جو directions گئی ہیں ان پر home work ہو رہا ہے، جب یہ مکمل ہو جائے گا تب ہم معاملات کو آگے بڑھائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ان کی بات غور سے سنیں پھر جواب دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی کہا تھا کہ ہم Federal Government کی direction کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے ابھی ترمیم کرنی ہے۔ سینئر منسٹر صاحب نے یہ بات کی تو منسٹر صاحب نے ان کی بات کی تائید کی اور ابھی نوید انجم کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا تھا کہ ابھی ہم process کر کے جلد یہ کمیٹیاں بنا دیں گے اس سے پہلے میں نے point out کیا ہے کہ انہوں نے ضلعی ایڈمنسٹریٹرز کو چٹھیاں issue کر دی ہوئی ہیں اور انہوں

نے یہ کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ یہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ Federal Government نے ابھی قانون بنانا ہے اور دوسری طرف انہوں نے آج کل نئے elections کا process شروع کر دیا ہوا ہے اور کئی جگہ یہ کمیٹیاں بن گئی ہیں تو ان کے بیان میں یہ کیسا تضاد ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ وہ کمیٹیاں کس اتھارٹی کے حکم سے بن رہی ہیں۔ آپ ابھی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کے الیکشن نہیں کروا رہے تو ان کے پاس ہدایات کہاں سے گئی ہیں اور آپ اس کا کیا تدارک کر سکتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ابھی process شروع کروایا ہے، ابھی کمیٹیوں کا مرحلہ نہیں آیا انشاءاللہ جلد ہی ہم کمیٹیاں بنوا لیں گے لیکن ہمیں انتظار ہے کہ Federal سے ہمیں جو حکم آئے گا۔

جناب سپیکر: یہ کہاں سے بن رہی ہیں، آپ یہ کیوں نہیں بتا رہے کہ ڈسٹرکٹ لیول پر لوگ بنا رہے ہیں، وہ کیا طریقہ ہے آپ یہ بتائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اگر ایسا ہے تو وہ بند کروا دیں گے۔ وہ کام نہیں ہو گا جب تک ہدایت نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: آپ اسے بند کروائیں جب تک الیکشن نہیں ہو جاتے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اگر کوئی معاملہ شروع ہوا ہے تو ہم بند کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی اس ہاؤس کے ساتھ commitment ہے۔ آپ اس کا مکمل طور پر محکمے سے جواب لیں اگر آپ نے کوئی چیئرمین بنائے ہوئے ہیں، وہ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں تو اس کا مکمل طور پر جواب آپ کل اس ہاؤس میں دیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں جواب دے دوں گا لیکن ابھی وہ بے ایمان چیئرمین بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے ذریعے یہ کام کیسے کروا لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ آپ اپنے طور پر جو مرضی کہیں لیکن اس ہاؤس کے کسی ممبر کو آپ اس طرح کے الفاظ سے نہ پکاریں۔ میں یہ مناسب نہیں سمجھتا۔(قطع کلامیاں) آپ کی بات ٹھیک ہے۔ آپ اس ہاؤس کے ممبر رہ چکے ہیں۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جو بے ایمانوں کو تحفظ دے رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود بے ایمان ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ No, no, Mr. Cheema! I will not allow.(قطع کلامیاں)

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میرے پاس ہے۔ اس کی ایک دو رپورٹیں میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ میں ان کو بے ایمان نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔ جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری اپنے معزز اپوزیشن کے ممبران سے گزارش ہے کہ یہ بات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ جو لوگ تھے ہم ان کو کچھ نہیں کہتے۔ وہ ابھی تک اپنی سیٹوں پر موجود ہیں۔ جب تک وہ اپنی سیٹوں پر موجود ہیں، نئے الیکشن نہیں ہو سکتے اور وہ وہاں پر بیٹھ کر کوئی working کر رہے ہیں جس طرح میرے معزز ممبران کہہ رہے ہیں تو ان کی اس working کو ہم نہیں مانتے۔ میں وزیر صاحب کو کہوں گا کہ اس کو ختم کیا جائے اور جب وہ اپنے عہدوں سے ہٹیں گے تو اس کے بعد ایک working ہو گی جو free and fair ہو گی اور ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جو حقداروں تک زکوٰۃ پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا یہ Government کی طرف سے nominated ہوتے ہیں یا elected ہوتے ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے ایک الیکشن کروا کر ان کو وہاں پر لگایا تھا۔ جب ہماری حکومت آئی تو قانونی طور پر ہم ان کو نہیں ہٹا سکتے تھے اور اختیار وفاق سے ملنا ہے۔ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو کے پاس ان کو ہٹانے کا اختیار نہیں ہے۔ وہ جو

working کر رہے ہیں تو میں نے وزیر صاحب سے کہا ہے کہ اس working کو روک دیا جائے اور جب وہ ہٹیں گے تو free and fair election کرائیں گے اور اس کے ذریعے ایسے لوگوں کو لائیں گے جو حقدار لوگوں تک زکوٰۃ پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط کہہ رہے ہیں کیونکہ جو ڈسٹرکٹ کے چیئرمین بنتے ہیں ان میں ہائیکورٹ کے ایک جج ہوتے ہیں اور خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹیں ہوتی ہیں، اس پر ڈسٹرکٹ چیئرمین بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو یہ کہہ رہے ہیں ان کی خاص مدت ہوتی ہے۔ ان کے الیکشن ہوئے تھے، الیکشن کے ذریعے مقامی کمیٹیاں بنی تھیں وہ ختم کر دی گئی ہیں کیونکہ ان کی مدت پوری ہو چکی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی کام نہیں ہو رہا تو منسٹری کی طرف سے ہر ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کو letter گیا ہے کہ جلد از جلد ان کمیٹیوں کو بنایا جائے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کا جو باقاعدہ طریق کار ہے، جو قانون ہے اس کے تحت بنائی جائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ابھی تک کوئی کمیٹی نہیں بنی۔ میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ کوئی کمیٹی نہیں بنی اور جو کام شروع ہو چکا ہے میں آپ کو کل جواب دوں گا۔ ہم اس کو بند کروا دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! یہ منسٹر ہو کر غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں بھی آپ کو بار بار بتا رہا ہوں اور اس طرف سے بھی یہ بات آ رہی ہے کہ بقول ان کے ضلع کے چیئرمین صاحبان کوئی کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔ اس بات میں کس حد تک صداقت ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اگر ایسا ہو رہا ہے تو میں نے عرض کی ہے کہ میں آج روک دوں گا اور کل آپ کو رپورٹ پیش ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: صبح آ کر ہاؤس میں بتائیں گے۔ اب ضمنی سوال نہیں ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میرا سوال نمبر 1769 ہے۔

لاہور 2008 زکوٰۃ کی مد میں موصول ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*1769: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سال 2008 میں کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں موصول ہوئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس فنڈ سے کتنی زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی؟

(ج) مذکورہ سال میں کتنی رقم میں خُورد برد کا انکشاف ہوا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع لاہور میں مالی سال 08-2007 میں کل مبلغ۔/243717768 روپے کی رقم زکوٰۃ کی مد میں موصول ہوئی۔ جس کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔

زکوٰۃ کی مد	موصول ہونے والی رقم
ریگولر مدات	
گزارا الاؤنس	105,169,814/-
تعلیمی وظائف	31,550,944/-
دینی مدارس	14,352,264/-
طبی ادارہ جات	10,516,982/-
تعلیمی وظائف (فنی)	50,214,869/-
سوشل ویلفیئر / بحالی	7,011,264/-
شادی گرانٹ	7,011,264/-
عید گرانٹ	6,410,000/-
دیگر مدات	
تنخواہ آڈٹ سٹاف	153,767/-
تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	6,331,000/-
چیئرمین الاؤنس	3,846,000/-
سٹیشنری	641,000/-
پرنٹنگ	384,600/-
غیر انتظامی اخراجات	144,000/-
میزان	243,717,768/-

(ب) اس فنڈ سے مبلغ۔/211364712روپے غرباء میں تقسیم کئے گئے ہیں جس کی مد وار تفصیل درج ذیل ہے۔

زکوٰۃ کی مد	موصول ہونے والی رقم
گزارا الاؤنس	105,169,814/-
تعلیمی وظائف	31,550,944/-
دینی مدارس	14,352,264/-
طبی ادارہ جات	10,516,982/-
تعلیمی وظائف (فنی)	50,214,869/-
سوشل ویلفیئر / بحالی	7,011,264/-
شادی گرانٹ	7,011,264/-
عید گرانٹ	6,410,000/-
میزان	21,364,712/-

چونکہ یہ رقم سابق حکومت کے منتخب کردہ چیئرمینوں نے تقسیم کی تھی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔

(ج) حکومت آڈٹ رپورٹس کا بغور جائزہ لے رہی ہے اور جو چیئرمین اس میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف ضابطے کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گی کہ وقفہ سوالات میں اِدھر اُدھر کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ آج چوتھا دن ہے کہ میرے سوال کی باری آئی ہے اور گزشتہ تین دن سے باری آتے آتے وقفہ سوالات ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کہاں سے موصول ہوتی ہے کیا بنکوں سے زکوٰۃ لی جاتی ہے یا مرکزی حکومت سے فنڈز ملتے ہیں۔ اس کے جز(ج) میں جواب ہے کہ حکومت آڈٹ رپورٹس کا بغور جائزہ لے رہی ہے۔ میں نے اپنا سوال 13۔ستمبر 2008 میں دیا تھا،

آج تقریباً ڈیڑھ سال بعد اس کا جواب آیا ہے۔ کیا ابھی تک حکومت صرف جائزہ ہی لے رہی ہے اور کتنے چیئرمین بے ضابطگی کے زمرے میں آئے ہیں اور کتنے چیئرمینوں کا پتا چلا ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ محترمہ نے پوچھا ہے کہ رقم کیسے ترسیل ہوتی ہے۔ جو زکوٰۃ بنکوں سے کٹتی ہے وہ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے فنڈ میں جمع ہوتی ہے پھر وہ آبادی کے حساب سے صوبوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ پنجاب میں آبادی کے لحاظ سے جو رقم آتی ہے تو ہمارا یہ محکمہ اضلاع میں آبادی کے لحاظ سے ضلعی چیئرمینوں کو بھجوا دیتا ہے۔ اسی طرح پھر آگے sub-committee کو چلا جاتا ہے اور پھر آگے جمع اور تقسیم کا طریق کار ہے۔ میں تو آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ بے شمار بے ضابطگیاں ہیں اور چیئرمینوں کو تلاش کرتے ہوئے بڑا ٹائم لگ گیا ہے۔ ابھی بہت ساری بے ضابطگیاں پکڑی گئی ہیں اور کئی چیزوں کو highlight کر لیا ہے انشاءاللہ اِن کو بہت جلد یہ خوشخبری ملے گی کہ ہم نے اتنے چیئرمینوں کے خلاف action کر لیا ہے۔ میں آڈٹ رپورٹ کے حوالے سے بتا رہا تھا کہ میں دو اضلاع ضلع لاہور اور ضلع ملتان کی آڈٹ رپورٹ میں یہاں لایا ہوں لہٰذا آپ اسے پڑھ بھی لیں۔ اس میں ٹائم تو بہر حال لگنا تھا لیکن انشاءاللہ بہت جلد action ہو گا۔

جناب سپیکر: جلد action شروع ہونے والا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: محترمہ! .No supplementary question جی، نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ 08-2007 میں زکوٰۃ کی جو رقم موصول ہوئی ہے یہ کہاں سے موصول ہوئی ہے کیا بنکوں سے لی گئی ہے یا مرکزی حکومت نے دی ہے؟

وزیر زکوۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):جناب سپیکر!میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ بنک یہ زکوۃ مرکزی زکوۃ کونسل کو دیتے ہیں اور جو زکوۃ ضلع قصور یا لاہور کو دی گئی ہے وہ صوبائی زکوۃ کونسل نے دی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر:جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!انہوں نے جز(ج)میں جواب دیا ہے کہ حکومت آڈٹ رپورٹوں کا جائزہ لے رہی ہے اور جو چیئرمین اس میں ملوث پائے گئے ہیں اُن کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ان سے سوال ہے کہ انہوں نے دو سال کے دوران اس جائزہ رپورٹ کے معائنے کے بعد چیئرمینوں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن میں کتنے پرچے کرائے ہیں؟

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):جناب سپیکر!اگر یہ پوچھتے ہیں تو میں اس کی تفصیل پیش کر دیتا ہوں۔بہت سارے چیئرمین ایسے ہیں جن کے خلاف ثبوت اکٹھے ہو چکے ہیں۔میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ ان کے خلاف ہم نے ابھی ثبوت اکٹھے کئے ہیں اور جلد ہی یہ خوشخبری بھی سنیں گے کہ ان کے خلاف پرچے بھی ہو جائیں گے۔ابھی میں نے چیئرمین کا نام لیا تو کس طرح انہوں نے شور مچایا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!جواب کو آئے پانچ ماہ ہو گئے ہیں اور اس ڈیڑھ سالہ دور میں ابھی تک ان سے ثبوت اکٹھے نہیں ہو رہے۔گزارش یہ ہے کہ ان کو محکمہ انٹی کرپشن میں پرچے کروانے چاہئیں تھے اور جنہوں نے اتنا غلط کام کیا ہے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے تھی۔میری پھر وہی بات آجائے گی اور آپ ناراض ہو جائیں گے کہ جو تحفظ دیتا ہے وہ کون ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ایسی بات نہیں ہو گی۔منسٹر صاحب!آپ نے جو ابھی تک action کیا ہے وہ بھی نہیں بتا رہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ہم صحیح طور پر action شروع کرنے والے ہیں، ابھی کسی کے خلاف action ہوا ہی نہیں تو پھر کیا کریں؟

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! جواب کو آئے ہوئے بھی پانچ ماہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی بھی کہہ رہے ہیں کہ action کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا بڑا clear cut سوال تھا کہ کتنے لوگوں کے خلاف ان آڈٹ رپورٹوں کی بناء پر action لیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم جلد کریں گے۔ یہ بتادیں کہ یہ آڈٹ رپورٹ کب مرتب ہوئی تھی اور کب اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آڈٹ رپورٹ کب مرتب ہوئی تھی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! لاہور میں اب تک 13 کیس سامنے آچکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا مجھے سردار صاحب سے بات کرنے دیں۔ سردار صاحب! اسمبلی کے باہر تقریباً کوئی 1500 سے زیادہ افراد آئے ہوئے ہیں جن کا کوئی murder ہوا ہے اور وہ اس کے لئے احتجاج کر رہے ہیں لہٰذا کوئی طریق کار اپنا کر اُن سے بات کر لی جائے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! آپ کی ہدایت کے مطابق ہم اُن کا ایک وفد یہاں بلا لیتے ہیں اور ہمارا ایک وزیر اُن کے ساتھ جا کر مل لے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ضلع لاہور میں تقریباً 13 کیس سامنے آچکے ہیں جن کو محکمہ کی اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا گیا ہے۔ 8 کے آڈٹ پیرا جاری ہو چکے ہیں اور 5 کو مرکزی زکوٰۃ کونسل میں بھجوا دیا گیا ہے کیونکہ وہ بہت زیادہ سنگین کیس تھے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آڈٹ رپورٹ کب مرتب کی گئی تھی میں تو صرف تاریخ پوچھ رہا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب کی تیاری ہے تو بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتا رہے ہیں اور تیاری بھی ہے، وہ اور کیا کریں، اُن کو کوئی الہام تو نہیں تھا کہ ابھی آپ نے یہ پوچھنا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ آڈٹ محکمہ نے کیا ہے نہ کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں صرف تاریخ پوچھ رہا ہوں کہ یہ آڈٹ رپورٹ کب مرتب کی گئی تھی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میرے پاس جو آڈٹ رپورٹ آئی ہے وہ 2007-08 کی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اگر آڈٹ رپورٹ 2007 میں مرتب کی گئی ہے تو اس وقت تو ان کی حکومت ہی نہیں تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے آڈٹ کروایا ہی نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے ابھی پہلے جتنے بھی بیانات on the floor of the House دیئے ہیں وہ سب غلط ہیں۔ آپ سپیکر ہیں، آپ اس کے منصف بنیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے رپورٹ کے بارے میں بتایا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہی بات ہو رہی ہے کہ اگر 2007 میں آڈٹ ہوا ہے تو پھر اس کی رپورٹ یہاں آئی ہے لیکن انہوں نے دو سال میں کون سا آڈٹ کروایا ہے، جو آڈٹ انہوں نے کروایا ہے جن کے خلاف انہوں نے action لینا ہے اور جنہوں نے زکوٰۃ کھائی ہے وہ سب کہاں گئے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی اس میں آپ کچھ add بھی کر رہے ہیں یا 2007 والی رپورٹ پر ہی چلیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ آڈٹ 2007-08 کا ہے اور ہم 2008-09 کا آڈٹ کر رہے ہیں اور میں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ اس

آڈٹ کروانے کا بھی سارا process جاری ہے تو اس میں انشاء اللہ بہت جلد ان کو خوشخبریاں ملیں گی کہ کتنے آدمیوں کے خلاف پرچے ہوئے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جواب کا جز(ج) پڑھیں تو اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ حکومت آڈٹ رپورٹ کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آڈٹ ہو چکا ہے جس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے ان کا آڈٹ کروایا ہے۔ اگر آپ ریکارڈنگ on کریں اور منسٹر صاحب کے سوالات کے جوابات دیکھیں تو ہر سوال کا جواب علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔

میاں نصیر احمد: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں کب سے ضمنی سوال کرنے کے لئے کھڑی ہوں لیکن آپ مجھے اجازت ہی نہیں دے رہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ دو جگہوں پر جز(ب) اور (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ صوبائی حکومت جو اقدامات کرنا چاہ رہی ہے اُس میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک تو سابق چیئرمینوں کی آڈٹ رپورٹوں میں بے شمار بے ضابطگیوں کا معاملہ ہے۔ اس کے بعد جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت آڈٹ رپورٹوں کا بھی بغور جائزہ لے رہی ہے۔ سینئر منسٹر صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں جنہوں نے چند لمحے پہلے یہ فرمایا تھا کہ ان تمام مسائل میں سب سے بڑی hurdle یہ ہے کہ وفاقی حکومت جب تک آئینی ترمیم کی اجازت نہیں دیتی ان چیئرمینوں کو نہیں ہٹایا جا سکتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کی وضاحت کر دی جائے کہ کیا یہ معاملہ اُس وقت تک pending رہے گا جب تک وفاقی حکومت اس میں کوئی قانونی ترمیم لے کر نہیں آتی، اب کیا یہ وفاق نے کرنا ہے یا صوبائی حکومت نے کرنا ہے، وضاحت کر دی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ یہ وفاق نے کرنا ہے اس لئے اُس وقت تک یہ pending رہے گا۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جب تک وفاقی حکومت اس میں amendment نہیں لائے گی تب تک یہ کام نہیں چل سکے گا۔ اس کے علاوہ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف صاحب نے وزیر اعظم پاکستان کو اسی سلسلے میں خط لکھا ہے کہ آپ اس کا جلدی فیصلہ کریں تا کہ ان چیئرمینوں کو ہٹائیں اور یہ معاملات آگے ٹھیک طریقے سے چل سکیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال سن لیں۔

جناب اعجاز احمد خان: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں کب سے ضمنی سوال کے لئے کھڑی ہوں لیکن آپ باقیوں کو اجازت دیتے جا رہے ہیں یہ کیا بات ہوئی؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ سے متعلقہ قانون Federal Statute ہے۔ انہوں نے جز (ب) میں یہ کہا ہے کہ بہت سارے چیئرمینوں کے خلاف بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں اور ان کا duration تین سال کا ہے۔ کیا intervening time کے لئے جب کسی بھی چیئرمین کی بے ضابطگیاں سامنے آ جائیں تو اُس کے اوپر اس قانون میں ان کی removal کا کوئی ضابطہ دیا گیا ہے یا نہیں؟ ہم کیوں اس تین سال کے completion time کا انتظار کر رہے ہیں؟ منسٹر صاحب بتائیں کہ ان کی removal کا for the intervening period کوئی طریق کار قانون میں دیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو قانونی بات ہے وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ جب تک وفاقی حکومت کی طرف سے ہمیں مزید ہدایات نہیں آتیں تب تک ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں نے کئی دفعہ آپ سے ٹائم مانگا ہے لیکن آپ نے ضمنی سوال نہیں کرنے دیا۔

جناب سپیکر: میں طریقہ آپ سے پوچھ کر کوئی بات کروں گا، آپ کیا کرتی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور، حلقہ پی پی۔147 میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1770: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔147 لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے سال 2008 میں کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی؟

(ج) پی پی۔147 کی کتنی یونین کونسلوں کو زکوٰۃ فنڈ کی رقم سال 2008 میں دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف پی پی۔147 لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 60 ہے۔

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے سال 2008 میں کل مبلغ -/5,600,000روپے کی رقم تقسیم کی۔ چونکہ یہ رقم سابقہ حکومت کے منتخب کردہ چیئرمینوں نے تقسیم کی تھی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔

(ج) پی پی۔147 کی دس یونین کونسلیں ہیں جن میں موجود مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں / ادارہ جات کو سال 08۔2007 میں کل مبلغ -/6,967,376روپے جاری کئے گئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چونکہ یہ رقم سابقہ حکومت کے منتخب کردہ چیئرمینوں نے تقسیم کی تھی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔

ضلع قصور میں تقسیم زکوٰۃ سے متعلقہ تفصیلات

*1930: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور میں کتنے افراد کو سال 08-2007 میں زکوٰۃ کی مد میں رقم تقسیم کی گئی؟

(ب) قصور میں زکوٰۃ کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے نیز زکوٰۃ کی تقسیم کے لئے کن شرائط کا ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) سال 08۔2007 کے دوران ضلع قصور میں زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ -/81,381,252روپے کی رقم 22616 مستحقین کو ادا کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مد	جاری کردہ رقم	تعداد مستحقین
گزارہ الاؤنس وعید الاؤنس	43,860,000/-	10907
جہیز فنڈ	2,510,000/-	251

بحالی	2,620,000/-	524
دینی مدارس	58,225,492/-	1536
تعلیمی وظائف	10,257,160/-	8495
تعلیمی وظائف (فنی)	1,386,600/-	903
صحت کے ادارہ جات	2,442,000/-	
میزان	81,3812,52/-	22616

چونکہ یہ رقم سابقا حکومت کے منتخب کردہ چیئرمینوں نے تقسیم کی تھی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔

(ب) زکوٰۃ کی تقسیم، زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ 1980 اور مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ تقسیم زکوٰۃ کے قواعد (zakat disbursement procedure) کے تحت کی جاتی ہے تاہم آڈٹ رپورٹس کے مطابق سابقا حکومت کے منتخب کردہ سیاسی چیئرمینوں نے disbursement procedure zakat کو پس پشت ڈالتے ہوئے زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔ حالانکہ زکوٰۃ کی تقسیم کے لئے ہر مستحق کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے ہونا لازمی ہے۔ استحقاق کے تعین کے بعد وہ زکوٰۃ کی مذکورہ مدات میں مجوزہ قواعد کے مطابق مالی امداد حاصل کرنے کا حقدار ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی تقسیم کے قواعد کی مختصر تفصیل بطور تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بریسٹ کینسر میں مبتلا خواتین کے علاج کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کی تفصیلات

*1999: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گنگارام ہسپتال لاہور میں بریسٹ کینسر میں مبتلا کتنی مریض خواتین کا علاج زکوٰۃ کی مد سے کیا جاتا ہے، پچھلے پانچ سال کے حوالے سے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا گنگارام ہسپتال میں بریسٹ کینسر کی مریض خواتین کے لئے زکوٰۃ کی مد میں سے علیٰحدہ کوئی رقم مختص کی جاتی ہے، اگر ہاں تو گنگارام ہسپتال کے لئے کل کتنی رقم مختص کی جاتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بریسٹ کینسر کی مریض خواتین میں سے 90 فیصد گنگارام ہسپتال میں علاج کروانے کو ترجیح دیتی ہیں؟

(د) بریسٹ کینسر کی مریض خواتین کے علاج کے لئے جو کورس کروائے جاتے ہیں ایک کورس پر کتنا خرچ آتا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ زکوٰۃ و عشر گنگارام ہسپتال کے لئے گرانٹ ڈگنا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) گنگارام ہسپتال لاہور میں پچھلے پانچ سالوں میں بریسٹ کینسر میں مبتلا مریض خواتین کو زکوٰۃ فنڈ سے علاج کی سہولت فراہم کی گئی ان کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	تعداد استفادہ کنندگان
1	2003-04	68
2	2004-05	76
3	2005-06	100
4	2006-07	72
5	2007-08	105

(ب) گنگارام ہسپتال میں بریسٹ کینسر کی مریض خواتین کے علاج کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے کوئی علیٰحدہ رقم مختص نہیں کی جاتی۔ وزارت مذہبی امور اور زکوٰۃ و عشر اسلام آباد سالانہ 35 لاکھ روپے مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے جاری کرتی ہے اس سے تمام مستحق مریض بشمول بریسٹ کینسر کی مریض خواتین کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ج) پنجاب میں یہ واحد ادارہ ہے جہاں پر خواتین کے امراض خصوصاً بریسٹ کینسر اور خواتین کی surgery کی سہولتیں موجود ہیں اس لئے زیادہ تر خواتین اسی ہسپتال سے آپریشن کروانے کو ترجیح دیتی ہے۔

(د) بریسٹ کینسر کی مریض خواتین کے علاج کے لئے جو کورس کروائے جاتے ہیں ان کے اخراجات کا تعین بیماری کی نوعیت / شدت کے پیش نظر ہوتا ہے۔ کم شدت کی صورت میں اخراجات 5 سے 10 ہزار روپے ماہانہ اور زیادہ شدت کی صورت میں 40 سے 50 ہزار روپے ماہانہ ہوتے ہیں۔

(ہ) گنگارام ہسپتال تدریسی ہسپتال کا درجہ رکھتا ہے اور اس سطح کے تمام ہسپتال براہ راست مرکزی زکوٰۃ کونسل سے امداد حاصل کر رہے ہیں۔ البتہ گنگارام ہسپتال کی انتظامیہ / ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی اگر امداد میں اضافہ چاہتی ہے تو وہ ہسپتال کا کیس تیار کر کے برائے منظوری صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو ارسال کرے۔ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ ہسپتال کی سالانہ گرانٹ میں اضافہ کی درخواست صوبائی زکوٰۃ کونسل کی سفارشات کے ساتھ مرکزی زکوٰۃ کونسل کو ارسال کرے گی۔

ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ کے ممبران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2084: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ میں خواتین اور مرد ممبرز کی تعداد کتنی ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ضلع کی چار تحصیلوں کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے، ہر تحصیل کی الگ تعداد اور تحصیل سیالکوٹ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان کے ناموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(ج) ایک یونین کونسل میں کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں، ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے خواتین اور مرد ممبرز کی تعداد کتنی ہے؟

(د) کیا مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں زکوٰۃ فنڈز سے بیواؤں کو گزارا الاؤنس دیتی ہیں، ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کتنے غریب یا بیواؤں کو گزارا الاؤنس دینے کی مجاز ہے اور یہ کتنے عرصے کے لئے دیا جاتا ہے؟

(ہ) گزارا الاؤنس جو کہ ماہانہ -/500 روپے دیا جاتا ہے کیا حکومت اس الاؤنس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ میں ممبران کی تعداد 9 (7 مرد اور 2 خواتین) ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)	چیئرمین
1	رانا محمد جمیل	مرد ممبر
2	حاجی محمد اشرف ساہی	ایضاً
3	عارف حسین	ایضاً
4	مقصود احمد باجوہ	ایضاً
5	خالی ہے	ایضاً
6	محترمہ عائشہ بی بی	خاتون ممبر
7	متحرمہ منظور بشارت	ایضاً
8	ضلع زکوٰۃ آفیسر	ممبر/ سیکرٹری

(ب) ضلع سیالکوٹ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 850 ہے جن کی تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل	تعداد
سیالکوٹ	306
ڈسکہ	202
پسرور	256
سمبڑیال	86

تحصیل سیالکوٹ کے چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہائے کے ناموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر یونین کونسل کی سطح پر آبادی میں کمی وبیشی کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد ایک جیسی نہ ہے البتہ تحصیل سیالکوٹ میں یونین کونسل وار مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی فہرست بطور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی سات مرد اور دوخواتین ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔

(د) جی ہاں! مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں زکوٰۃ فنڈ سے بیواؤں کو گزارا الاؤنس دیتی ہیں ایک مقامی کمیٹی 10 مستحقین کے لئے گزارا الاؤنس جاری کرتی ہے۔

(ہ) حکومت گزارا الاؤنس کی موجودہ شرح جو فی الحال -/500روپے ہے میں اضافہ کرنا چاہتی ہے جس کو بڑھانے کا اختیار مرکزی زکوٰۃ کونسل کے دائرہ اختیار میں ہے۔

ضلع فیصل آباد، 2006 میں زکوٰۃ کی فراہمی و تقسیم کی تفصیلات

*2110: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2006 سے آج تک صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم زکوٰۃ کے سلسلہ میں ادا کی گئی، تفصیل سال وار بیان کی جائے؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم غرباء میں بطور زکوٰۃ تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم انتظامی امور پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی اور کتنی خُورد بُرد ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/ڈیزل/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جون 2006 سے آج تک صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے فیصل آباد کو مبلغ -/475,548,900روپے مختلف مدات میں موصول ہوئے جن کی مدوار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ موصولہ زکوٰۃ فنڈ میں سے مبلغ -/443,411,183روپے تقسیم کئے گئے جن کی سال اور مدوار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے چونکہ یہ رقم سابقہ حکومت کے منتخب کردہ چیئرمینوں نے تقسیم کی تھی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں

کی نشاندہی کی گئی تھی جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔

(ج) یکم جون 2006 تا دسمبر2008 انتظامی امور پر مبلغ -/20,034,693روپے کے اخراجات ہوئے جن کی سال وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کی ادائیگی زکوٰۃ فنڈ سے کی جاتی ہے اور یہ سٹاف غیر سرکاری ہوتا ہے۔ جو کہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر تین سال کے لئے بھرتی کیا جاتا ہے ان کو تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں بالترتیب مبلغ-/15,772,708روپے اور -/29150روپے جاری کئے گئے جن کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یکم جون 2006 تا دسمبر2008تک سرکاری گاڑیوں پر مرمت /ڈیزل /پٹرول پر زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ۔/86914روپے خرچ ہوئے جن کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	مرمت	پٹرول/ڈیزل
2005-06	Nil	314,428/- روپے
2006-07	Nil	21,500/- روپے
2007-08	Nil	33,986/- روپے
2008-09	Nil	Nil
میزان		86,914/- روپے

(ہ) سال 2005-06 میں صرف ۔/2581روپے یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی کے لئے خرچ کئے گئے ہیں۔

قصور۔شادی گرانٹ کی مد میں رقم کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*2344: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔176 ضلع قصور کو شادی گرانٹ کی مد میں سال2002 سے آج تک کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور کتنے افراد کی امداد کی گئی، سال2008 میں حلقہ پی پی۔176 کے لئے شادی گرانٹ کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) حلقہ پی پی۔176 ضلع قصور کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال2002 سے آج تک مبلغ -/1,080,000 روپے کی شادی گرانٹ مستحقین زکوٰۃ کو جاری کی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ گرانٹ کے لئے سال 2002 سے آج تک 199 درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے 108 افراد کو شادی گرانٹ جاری کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کل موصول شدہ درخواستیں	تعداد استفادہ کنندگان	جاری کردہ رقم
2002-03	37	16	160,000/-
2003-04	32	18	180,000/-
2004-05	36	21	210,000/-
2005-06	38	24	240,000/-
2006-07	29	18	180,000/-
2007-08	19	11	110,000/-
2008-09	08		---
میزان	199	108	1,080,000/-

چونکہ یہ رقم سابقہ حکومت کے منتخب کردہ چیئرمینوں نے تقسیم کی تھی لہذا آڈٹ رپورٹس میں بے شمار بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم شفاف اور منصفانہ طریقے سے نہیں کی گئی اور اصل مستحقین کی بجائے اپنے سیاسی کارکنوں کو نوازا گیا۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی قصور کو اس مد میں سالانہ مبلغ -/2636364 روپے دو اقساط میں موصول ہوتے ہیں ضلع میں کل 961 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں اور شادی گرانٹ کی مد میں کثیر تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد اور درخواستوں کی وصولی کے تناسب سے آمدو بجٹ نہایت قلیل ہے مزید برآں ضلع کو حلقہ کی بنیاد پر فنڈز جاری نہیں کئے جاتے اس لئے حلقہ پی پی۔176 مقامی زکوٰۃ

کمیٹیوں کے لئے علیحٰدہ علیحٰدہ فنڈز مختص نہیں کئے جاسکتے۔ جہاں تک مالی سال 09-2008 کا تعلق ہے وزارت زکوٰۃ وعشر اسلام آباد نے ابھی تک فنڈز کا اجراء نہ کیا ہے۔

محکمہ زکوٰۃ وعشر کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں داخلہ کا میرٹ

*2415: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زکوٰۃ وعشر کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کی کل تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیلات بیان کی جائیں؟

(ب) مذکورہ اداروں میں کن طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اداروں میں غیر مسلم طلباء کو داخل نہیں کیا جا سکتا، اگر ہاں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) صوبہ پنجاب میں 145 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس ہیں ہر ضلع میں کم از کم ایک ادارہ موجود ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اداروں میں زکوٰۃ کے مستحق طلبا و طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات متعلقہ ادارے سے داخلہ فارم حاصل کرتے ہیں اس کو مکمل کرنے کے بعد مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروایا جاتا ہے۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی امور اسکالرشپ کمیٹی ان مستحق زکوٰۃ امیدواران میں سے منظور شدہ سیٹوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طلباء و طالبات کو داخلے کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں غیر مسلم طلباء کو داخل نہیں کیا جاتا کیونکہ زکوٰۃ کی کٹوتی وادائیگی کا قانون صرف مسلمان شہریوں پر ہی لاگو ہوتا ہے تاہم منتخب شدہ ادارہ جات میں National Vocational & Technical Education

Commission (NAVTEC) کے تعاون سے شام کی کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے اور غیر مسلم طلباء وطالبات ان کورسز میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

پنجاب ووکیشنل کونسل کے اداروں میں غیر مسلم افراد کو داخلہ دینے کا معاملہ

*2872: رانا آصف محمود: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پنجاب ووکیشنل کونسل کے تحت شہروں میں ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اداروں میں غیر مسلم افراد کو داخلہ نہیں مل سکتا؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اداروں میں اقلیتوں کے لئے سیٹیں مختص کرنے اور ان کی فیس اور دیگر اخراجات کی ادائیگی بیت المال پنجاب سے لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت مختلف شہروں میں ووکیشنل تربیت کے ادارے کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے تاہم اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کے قانون زکوٰۃ کے تحت زکوٰۃ کی رقم صرف مسلمان مستحقین پر ہی خرچ کی جاسکتی ہے۔ چونکہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تمام طلباء زکوٰۃ کے خرچ پر تعلیم حاصل کرتے ہیں لہذا فی الحال ان اداروں میں غیر مسلم طلباء کو داخلہ نہیں دیا جاتا۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت ان اداروں میں غیر مسلم طلباء کو داخلہ دینے کی پالیسی پر غور کر رہی ہے اور بیت المال یا کسی اور فنڈ سے ان غیر مسلم طلباء کے تعلیمی اخراجات ادا

کرنے پر بھی غور کیا جارہا ہے۔ حکومت نے جناب کامران مائیکل وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی ہے جو اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی اور پھر اس کمیٹی کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت ان اداروں میں غیر مسلم طلباء کے لئے نہ صرف داخلہ کا انتظام کرے گی بلکہ اسلامی فلاحی ریاست کے سنہری فلسفہ کے تحت مستحق اور نادار غیر مسلم طلباء کو بیت المال یا کسی اور حکومتی گرانٹ سے اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے مالی امداد بھی دے گی۔

ضلع گجرات کے سکولز میں طلباء کو زکوٰۃ کی رقم کی فراہمی کا مسئلہ

*3064: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے سکولوں کے مستحق طلباء کے لئے کتنی رقم زکوٰۃ فنڈز میں فراہم کی گئی؟

(ب) 09-2008 میں مذکورہ بالا ضلع کے کتنے سکولوں کے مستحق طلباء میں رقم تقسیم کی گئی۔ سکولوں کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) سال 09-2008 میں مستحق طلباء کے لئے ضلع زکوٰۃ فنڈ گجرات کو کوئی رقم جاری نہ کی گئی ہے ہاں البتہ سال 08-2007 میں -/10,225,174 روپے موصول ہوئے تھے جس میں سے مبلغ -/7,989,980 روپے تعلیمی ادارہ جات کو جاری کئے گئے۔

(ب) سال 09-2008 میں مستحق طلباء کے لئے ضلع زکوٰۃ فنڈ گجرات کو کوئی رقم جاری نہ کی گئی ہے ہاں البتہ سال 08-2007 میں ضلع کے 160 تعلیمی ادارہ جات کے مستحق طلباء میں

مبلغ -/7,989,980 روپے کی رقم تقسیم کی گئی ان ادارہ جات کی فہرست بطور تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گجرات شہر میں سال 09-2008 میں شادی گرانٹ کی فراہمی کا مسئلہ

*3065: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گجرات شہر میں 09۔2008 کو شادی گرانٹ کی مد میں کتنی رقم دی گئی کیا یہ رقم مستحقین میں مساوی تقسیم کی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

سال 09-2008 میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹی گجرات کو شادی گرانٹ کی مد میں کوئی فنڈ جاری نہ کئے گئے ہیں۔ دراصل وفاقی حکومت نے شادی گرانٹ کے لئے زکوٰۃ فنڈ جاری نہ کئے ہیں لہذا اس رقم کی مساوی یا عدم مساوی تقسیم کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

تحصیل کینٹ لاہور میں گزارا الاؤنس، شادی گرانٹ فراہم کرنے کی تفصیلات

*3075: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال 09۔2008 میں تحصیل کینٹ لاہور کے لوگوں کو گزارا الاؤنس اور شادی گرانٹ میں کتنی کتنی زکوٰۃ کی رقم فراہم کی گئی، یو سی وار رقم کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور زکوٰۃ فنڈز کا اجراء نہ ہونے کی وجہ سے مالی سال 09-2008 میں تحصیل کینٹ لاہور کے مستحقین کے لئے گزارا الاؤنس اور شادی گرانٹ کی مد میں کوئی رقم جاری نہ کی گئی ہے۔ تحصیل کینٹ لاہور 41 یونین کونسلز اور کنٹونمنٹ بورڈ پر مشتمل ہے۔ یونین کونسلز کی حدود میں مجموعی طور پر 299 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جبکہ کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں 10 وارڈز ہیں جن میں 56 کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔

تحصیل کینٹ، ڈیفنس لاہور میں زکوٰۃ کی تقسیم کی تفصیلات

*3076: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل کینٹ، ڈیفنس لاہور میں کتنے لوگوں کو مستقل بنیادوں پر زکوٰۃ باقاعدگی سے دی جا رہی ہے اور کتنی کتنی آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

تحصیل کینٹ ڈیفنس لاہور میں مالی سال 09-2008 کے دوران زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور فنڈز کا اجراء نہ ہونے کی وجہ سے مستحقین کو ماہانہ مستقل بنیادوں پر زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہے۔ دراصل سابقا حکومت نے قانون زکوٰۃ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں میں چیئرمین اور ممبران کے عہدے سیاسی عناصر سے پر کر دیئے تھے جس کی وجہ سے ایسے سیاسی عناصر کے زیر سایہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی منصفانہ اور شفاف تشکیل ممکن نہ تھی لہذا حکومت نے یہ مسئلہ اعلیٰ سطح پر وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھایا ہے اور وزیر اعظم پاکستان نے گزشتہ ماہ بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں متعلقہ وفاقی محکمہ کو صوبائی حکومت سے رابطہ کر کے مناسب کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے۔امید ہے کہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا اور صوبہ میں زکوٰۃ کی تقسیم نئی تشکیل کردہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے نہ صرف تحصیل کینٹ لاہور میں بلکہ پورے پنجاب میں جلد شروع ہو جائے گی۔

ضلع اوکاڑہ، 09-2008 میں غریب مستحقین میں زکوٰۃ کی فراہمی کی تفصیلات

*3257: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

09-2008 میں حویلی لکھا، دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے لوگوں کو گزارا الاؤنس، مستقل بحالی الاؤنس، شادی گرانٹ اور غریب مستحقین کو زکوٰۃ فنڈز سے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی اگر اس کا آڈٹ کروایا گیا تو اس کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

سال 09-2008 میں حویلی لکھا، دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے مستحقین زکوٰۃ کو گزارا الاؤنس، مستقل بحالی الاؤنس، شادی گرانٹ میں ضلع زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے چونکہ اس عرصہ کے دوران مذکورہ بالا مدات میں ضلع زکوٰۃ فنڈ اوکاڑہ کو کوئی رقم وصول ہوئی ہے اور نہ ہی تقسیم کی گئی اس لئے آڈٹ بھی نہیں کروایا گیا۔

ضلع اوکاڑہ و بہاولنگر کے سکولوں میں مستحق طلباء
کو دی جانے والی زکوٰۃ کی تفصیلات

*3258: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 08-2007 اور 09-2008 میں ضلع اوکاڑہ اور بہاولنگر کے سکولوں کے مستحق طلباء کو دینے کے لئے زکوٰۃ فنڈز میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ بالا اضلاع میں مستحق طلباء کو دی جانے والی زکوٰۃ کا محکمہ نے آڈٹ کروایا کیا وہ تمام رقم مستحق طلباء کو ہی فراہم کی گئی یا کسی دوسرے استعمال میں لائی گئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) سال 08-2007 میں ضلع اوکاڑہ اور بہاولنگر کے سکولوں کے مستحق طلباء کو دینے کے لئے بالترتیب -/11,149,842 روپے اور -/10,293,278 روپے ان اضلاع کے ضلع زکوٰۃ فنڈوں میں منتقل کئے گئے ان دو اضلاع نے سکولوں کے مستحق طلباء کو مذکورہ سال میں جو رقم جاری کی اس کی تفصیل حسب ضلع ہے:-

ضلع	سال	تعداد طلباء	رقم
اوکاڑہ	2007-08	8920	11,148,552/-
بہاولنگر	2007-08	5566	10,293,168/-

جہاں تک سال 09-2008 کا تعلق ہے اس سال تعلیمی وظائف (ریگولر) کی مد میں کوئی بجٹ / رقم موصول نہ ہوئی ہے لہذا اس سال کے دوران مستحق طلباء کو کوئی رقم موصول نہ ہوئی ہے لہذا اس سال کے دوران مستحق طلبأ کو کوئی رقم جاری نہ کی گئی۔

(ب) سال 08-2007 میں ضلع اوکاڑہ میں مستحق طلبأ کو دی جانے والی زکوٰۃ کا تاحال external آڈٹ نہ ہوا ہے جبکہ ضلع بہاولنگر میں سال 08-2007 میں مستحق طلباء کو دی جانے والی زکوٰۃ کا آڈٹ باقاعدگی سے کروایا جا رہا ہے مزید یہ کہ 08-2007 میں جاری شدہ تمام رقم مستحق طلباء کو ہی فراہم کی گئی ہے کسی دوسرے استعمال میں نہیں لائی گئی۔ ماسوائے ضلع اوکاڑہ کے ایک سکول (گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول رینالہ خورد) کے ہیڈ ماسٹر نے مستحق طلباء کو رقم تقسیم کرنے کی بجائے خُورد بُرد کر لی تھی اس کے خلاف انکوائری کے بعد انٹی کرپشن میں ایف آئی آر نمبر 2009/28 مورخہ 11-05-2009 کے تحت کیس رجسٹر کروایا گیا ہے۔

سال 09-2008 میں ضلع بہاولنگر کو زکوٰۃ فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3778: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 09۔2008 کے دوران ضلع بہاولنگر کو زکوٰۃ و عشر کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم ایڈمنسٹریشن پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم جہیز فنڈ کے تحت تقسیم کی گئی؟

(د) کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم lapse ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) سال 09-2008 کے دوران ضلع بہاولنگر کو زکوٰۃ و عشر کی ریگولر مدات (گزارا الاؤنس، دینی مدارس، صحت کے ادارہ جات، جہیز فنڈ و بحالی) کی مد میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی

ہے۔البتہ مذکورہ سال کے دوران تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل) اور انتظامی اخراجات کی مد میں مبلغ-/41,386,611روپے کی رقم موصول ہوئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	-/30,261,811روپے
انتظامی اخراجات	
تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	-/6,945,000روپے
چیئرمین الاؤنس	-/3,228,000روپے
پرنٹنگ	-/322,800روپے
سٹیشنری	-/538,000روپے
مرمت ٹرانسپورٹ	-/15,000روپے
مرمت فرنیچر	-/5,000روپے
پٹرول	-/39,000روپے
ٹیلیفون	-/20,000روپے
دیگر ومتفرق	-/10,000روپے
میزان	-/11,122,800روپے
کل رقم	-/41,384,611روپے

(ب) سال 09۔2008 کے دوران مبلغ ۔/30,261,000روپے کی رقم فنی تربیتی اداروں کے مستحق طلباء کے لئے فراہم کی گئی جبکہ انتظامی اخراجات کی مد میں مبلغ ۔/7,028,580روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	۔/6,940,000روپے
مرمت ٹرانسپورٹ	۔/14,699روپے
مرمت فرنیچر	۔/4,950روپے
پی او ایل	۔/38,978روپے
ٹیلیفون	۔/20,000روپے
دیگر ومتفرق	۔/9,953روپے

(ج) مالی سال 2008 کے دوران فنڈ فراہم نہ کئے جانے کی وجہ سے جہیز فنڈ کے تحت کوئی رقم تقسیم نہ کی گئی ہے۔

(د) مالی سال 09۔2008 کے دوران فنڈز موصول نہ ہونے کی وجہ سے کسی ہسپتال کو رقم فراہم نہ کی گئی۔

(ہ) زکوٰۃ فنڈز کی رقم lapse نہیں ہوتی۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ طریق کار کے تحت مالی سال کے اختتام کے بعد غیر مستعمل رقم مرکزی زکوٰۃ فنڈ کو واپس منتقل کر دی جاتی ہے ۔مالی سال09۔2008 میں ضلع زکوٰۃ فنڈ بہاولنگر کی غیر مستعمل رقم مبلغ 4,095,031/۔روپے مرکزی زکوٰۃ فنڈ کو منتقل کئے گئے جس کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	منتقل کردہ رقم
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	811/۔روپے
تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	5,000/۔روپے
چیئرمین الاؤنس	3,228,000/۔روپے
پرنٹنگ	322,800/۔روپے
سٹیشنری	538,000/۔روپے
مرمت ٹرانسپورٹ	301/۔روپے
مرمت فرنیچر	50/۔روپے
پی او ایل	22/۔روپے
دیگر اخراجات	47/۔روپے

سال2007-08 میں ضلع قصور میں زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*3806: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال2007-08 میں ضلع قصور کو زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی اور کتنی تقسیم کی گئی؟

(ب) اس رقم میں سے کتنے سرکاری اخراجات کئے گئے اور کتنی رقم مستحقین میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے خلاف خورد برد کے مقدمات درج کرائے گئے اور کتنے سرکاری اہلکاروں کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے؟

(د) کیا زکوٰۃ تقسیم کرنے کی بجائے حکومت اس رقم سے کوئی عوامی فلاح کا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ لوگوں کو ان اداروں میں ملازمتیں دے کر ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر کے ان کے معاشی حالات کو بہتر بنایا جاسکے؟

(ہ) ضلع قصور کے کتنے سماجی اداروں اور ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی جاتی ہے؟

(و) ضلع قصور میں کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ز) ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل کب تک متوقع ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) سال08-2007 میں زکوٰۃ کی مد میں ضلع قصور کو زکوٰۃ فنڈ کی مد میں مبلغ-/93758203 روپے کی رقم فراہم کی گئی جس میں سے مبلغ-/88925926 روپے کی رقم تقسیم کی گئی جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:-

مد	موصول شدہ رقم	خرچ کردہ رقم
گزارا الاؤنس	39,544,298/-	39,055,000/-
عید گرانٹ	4,805,000/-	4,805,000/-
تعلیمی وظائف (جنرل)	11,863,290/-	10,257,160/-
دینی مدارس	5,825,498/-	5,825,492/-
صحت کے ادارہ جات	3,954,430/-	2,442,000/-
سوشل ویلفیئر / چھوٹی بحالی	2,636,264/-	2,620,000/-
جہیز فنڈ	2,636,264/-	251,000/-
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	14,003,109/-	13,866,600/-

انتظامی اخراجات

تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	4,788,250/-	4,710,968/-
چیئرمین الاؤنس	2,883,000/-	2,784,000/-
پرنٹنگ	288,300/-	NIL
سٹیشنری	480,500/-	NIL
مرمت ٹرانسپورٹ	15,000/-	15,000/-
مرمت مشینری	5,000/-	4,900/-
پٹرول اینڈ سی این جی	15,000/-	14,812/-
دیگر و متفرق اخراجات	15,000/-	14,994/-
میزان	93,758,203/-	88,925,926/-

(ب) اس رقم سے سرکاری اخراجات پر مبلغ-/7544674روپے خرچ کئے گئے جبکہ مستحقین پر مبلغ-/81381252روپے خرچ کئے گئے جس کی مدوار تفصیل جز(الف) میں دی جا چکی ہے۔

(ج) کسی چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی اور سرکاری اہلکار کے خلاف زکوٰۃ کی رقم خُورد بُرد کے سلسلہ میں کوئی مقدمہ درج نہ کرایا گیا ہے۔

(د) قواعد زکوٰۃ کے تحت زکوٰۃ کی رقم سے کوئی ادارہ قائم نہیں کیا جا سکتا البتہ حکومت نے مستحقین زکوٰۃ کی فنی تربیت کے لئے (پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل(PVTC) کے تحت) ہر ضلع میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس(VTIs) قائم کئے ہوئے ہیں۔یہ ادارے زکوٰۃ کے مستحق ایسے افراد جو فنی تربیت حاصل کر سکیں کو مختلف فنی ہنر سکھا رہے ہیں۔ہر مستحق طالب عالم کو مبلغ-/500روپے ماہانہ وظیفہ کے علاوہ کورس سے متعلق کتب اور تربیتی مٹیریل کے لئے مبلغ-/1700 روپے اور کورس کی کامیاب تکمیل پر یکمشت -/5,000روپے برائے ٹول گرانٹ دیئے جا رہے ہیں تا کہ یہ مستحقین ہنر سیکھ کر اپنا روزگار خود حاصل کرکے معاشرے کے باعزت شہری کے طور پر اپنی زندگی گزار سکیں۔

(ہ) ضلع زکوٰۃ کمیٹی قصور کو کسی بھی سماجی ادارہ کی طرف سے زکوٰۃ فنڈ کے حصول کے لئے درخواست موصول نہ ہوئی تھی اور نہ ہی کسی ادارے کو کوئی رقم جاری کی گئی۔ہاں البتہ ضلع میں واقع ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کو امداد مہیا کی جاتی ہے۔

(و) ضلع قصور میں 961مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں واقع ہیں یہ کمیٹیاں اپنی مدت کار30۔جون2008 کو ختم ہو جانے کے بعد تاحال غیر فعال ہیں۔

(ز) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی میعاد کار تین سال ہے۔موجودہ ضلعی کمیٹیوں کی تشکیل مورخہ یکم نومبر2007کو ہوئی تھی اور یہ31۔اکتوبر2010تک کام کریں گی۔

سال09-2008میں زکوٰۃ فنڈز جاری نہ کرنے کی وجوہات

*3858: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں مستحق افراد کی مالی سال 09-2008 میں زکوٰۃ فنڈ سے امداد نہ کی گئی ہے اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو امداد نہ دینے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 09-2008 میں مستحق افراد نے زکوٰۃ فنڈ سے امداد کے لئے درخواستیں محکمہ کو جمع کروائی ہوئی ہیں، اگر جواب اثبات میں ہے تو ان درخواستوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے مستحق افراد کی کب سے امداد شروع کر دی جائے گی اگر شروع کی گئی ہے تو 09-2008 میں درخواستیں جمع کروانے والوں کو بھی امداد دی جائے گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں مستحق افراد کو مالی سال 09-2008 میں تعلیم وظائف (فنی) کے علاوہ زکوٰۃ کی دیگر مدات میں امداد مہیا نہ کی گئی۔اس کی وجوہات اس طرح ہیں کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں جو اپنی مدت 30۔جون 2008 کو پوری کر چکی ہیں دوبارہ تشکیل نہ کی گئیں۔معزز ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کے تحفظات کے پیش نظر موجودہ ضلعی و مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب میرٹ سے ہٹ کر ذاتی پسند و سیاسی بنیادوں پر کیا گیا ہے اور اس طرح سے زکوٰۃ کی تقسیم میں اصل مستحقین کی حق تلفی ہوئی ہے۔حکومت نے زکوٰۃ کے نظام کا از سر نو جائزہ اور اس میں بہتری کے لئے مرکزی اور صوبائی سطح پر چار وزراء پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی ہے اور صوبائی سیکرٹریز کی مرتب کردہ سفارشات مرکزی حکومت کی قائم کردہ کمیٹی کے زیر غور ہیں اور یہ کمیٹی نظام زکوٰۃ اور اس کی تقسیم کا جدید تقاضوں کی روشنی میں جائزہ لے رہی ہے۔موجودہ نظام میں تبدیلی کے بعد از سر نو لوکل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی اور مستحقین کو زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2008-09 میں براہ راست اور مختلف ذرائع جیسے صدر پاکستان، وزیر اعظم، وزارت زکوٰۃ و عشر اسلام آباد، وزیر اعلیٰ اور چیف سیکرٹری کی وساطت سے محکمہ کو درخواستیں وصول ہوئی ہیں جن کی تعداد 2382 ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں میں درخواستوں کی تعداد 1755 ہے۔

(ج) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے فعال ہونے اور نظام زکوٰۃ میں ضروری اصلاح کے بعد مستحق افراد کو امداد کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ گزشتہ سال کے درخواست دہندگان موجودہ سال درخواست دینے کے اہل ہوں گے اگر ان کا استحقاق بنتا ہے تو مقامی کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد فنڈ کی دستیابی پر امداد انہیں دی جائے گی۔

وفاقی حکومت سے ملنے والی زکوٰۃ کی رقم کی تفصیلات

*4272: جناب عبدالوحید چوہدری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2005-06 سے آج تک وفاقی حکومت سے زکوٰۃ کی مد میں سالانہ کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران ملتان اور خانیوال کو کتنی رقم ملی، سال وار تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران مذکورہ اضلاع کے کس کس ہسپتال کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ان اضلاع کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کو فراہم کی گئی؟

(ہ) ان اضلاع میں کتنی رقم خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا، تفصیل ضلع اور سال وار بتائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) مالی سال 2005-06 سے آج تک مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مبلغ -/10732122000 روپے کی رقم موصول ہوئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2005-06 سے آج تک ضلع زکوٰۃ کمیٹی ملتان اور خانیوال کو جو رقم ملی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ضلع ملتان سال	موصولہ رقم	ضلع خانیوال سال	موصولہ رقم
2005-06	113,184,210/-	2005-06	81,651,217/-
2006-07	119,354,927/-	2006-07	85,070,667/-
2007-08	101,630,016/-	2007-08	73,205,276/-
2008-09	16,053,672/-	2008-09	18,603,202/-
2009-10	5,367,385/-	2009-10	5,099,000/-
کل میزان	355,590,210/-		263,629,362/-

(ج) ان سالوں کے دوران ضلع خانیوال کے صحت کے ادارہ جات کو مبلغ-/7309900روپے کی رقم فراہم کی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام ادارہ	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	کل رقم
ڈی ایچ کیو ہسپتال خانیوال	1,372,500/-	905,000/-	905,000/-	0	3,182,500/-
ٹی ایچ کیو کبیر والا	493,500/-	325,800/-	325,800/-	0	1,145,100/-
ٹی ایچ کیو میاں چنوں	493,500/-	325,800/-	325,800/-	0	1,145,100/-
ٹی ایچ کیو جہانیاں	0	108,600/-	108,600/-	0	217,200/-
BHUs/ RHCs	70,000/-	50,000/-	1,500,000/-	0	1,620,000/-
میزان	2,429,500/-	1,715,200/-	3,165,200/-	0	7,309,900/-

جبکہ ضلع ملتان کے صحت کے اداروں کو مبلغ-/13450706روپے جاری کئے گئے جس کی تفصیل اس طرح ہے:-

نام ادارہ	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	کل رقم
چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان	547,500/-	2,190,000/-	2,190,000/-	0	4,927,500/-
سول ہسپتال ملتان	445,300/-	222,650/-	222,650/-	0	890,600/-
ٹی ایچ کیو شجاع آباد	328,500/-	0	0	0	328,500/-
B.H.Us/R.H.Cs ملتان	3,475,632/-	1,276,080/-	2,552,394/-	0	7,307,106/-
میزان	4,796,932/-	3,688,730/-	4,965,044/-	0	13,450,706/-

(د) مذکورہ مالی سالوں کے دوران ضلع خانیوال کے VTIs کو مبلغ-/47367000روپے فراہم کئے گئے جس کی ادارہ اور سال وار تفصیل اس طرح ہے:-

نام ادارہ	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	کل رقم
VTI خانیوال	9,330,700/-	6,999,800/-	4,404,400/-	7,605,400/-	28,340,300/-
VTI عبدالحکیم	3,910,700/-	3,452,800/-	1,977,000/-	3,572,200/-	12,912,700/-
TEVTA	2,926,000/-	2,448,000/-	580,000/-	160,000/-	6,114,000/-

میزان	16,167,400/-	12,900,600/-	6,961,400/-	11,337,600/-	4,736,700/-

نوٹ: TEVTA کے ادارہ جات کو جاری کردہ گرانٹ -/6114000 روپے کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ضلع زکوٰۃ ملتان کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کو جاری کردہ رقم مبلغ -/56618200 روپے کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام ادارہ	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	کل رقم
VTI ملتان	8426000/-	7231400/-	7376600/-	7488600/-	30522600/-
VTI شجاع آباد	504000/-	3671800/-	4307600/-	4974200/-	18037600/-
VTI (زنانہ)	0	0	4232800/-	3825200/-	8058000/-
کل میزان	13510000/-	10903200/-	15917000/-	16288000/-	56618200/-

(ہ) مالی سال 2007-08 میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خانیوال میں مبلغ -/487263 روپے کی خُورد بُرد کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ضلع خانیوال میں سال 2005-06 سے آج تک دیگر کسی ہسپتال میں کوئی خورد برد نہ ہوئی ہے۔تفصیل حسب ذیل ہے:-

مد	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09
گزارا الاؤنس	NIL	NIL	NIL	NIL
تعلیمی وظائف	NIL	NIL	NIL	NIL
دینی مدارس	NIL	NIL	NIL	NIL
شادی گرانٹ	NIL	NIL	NIL	NIL
چھوٹی بحالی	NIL	NIL	NIL	NIL
صحت	NIL	NIL	487263	NIL

جبکہ ملتان میں ان سالوں کے دوران کسی قسم کی خورد برد نہ ہوئی ہے۔

مد	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09
گزارا الاؤنس	NIL	NIL	NIL	NIL
تعلیمی وظائف	NIL	NIL	NIL	NIL
دینی مدارس	NIL	NIL	NIL	NIL
شادی گرانٹ	NIL	NIL	NIL	NIL
چھوٹی بحالی	NIL	NIL	NIL	NIL
صحت	NIL	NIL	NIL	NIL

لاہور میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کو زکوٰۃ کی مد میں دی جانیوالی رقم کی تفصیلات

*4273: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک زکوٰۃ سے کتنی رقم ضلع لاہور کے کس کس ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کو دی گئی ان کے نام مع رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) ان اداروں سے سالانہ کتنے بچے ٹریننگ حاصل کرتے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کس کس skill میں تعلیم ٹریننگ دی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں سے فیس وصول کی جاتی ہے اگر ہاں تو کورس وار فیس کی تفصیل بتائیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع لاہور کے 9 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کو ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور نے مبلغ -/98754800 روپے کی رقم جاری کی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں سے سالانہ 2496 بچے ٹریننگ حاصل کرتے ہیں جس کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں اس وقت جن شعبہ جات میں تعلیم دی جا رہی ہے ان کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں سے فیس وصول کی جاتی ہے لیکن اس فیس کی ادائیگی زکوٰۃ فنڈ سے ہوتی ہے۔ ہر کورس کی فیس۔/1700 روپے ماہانہ ہے جو متعلقہ ادارے کو ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ادا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں -/500 روپے ماہانہ دیگر تعلیمی اخراجات کے لئے طالب علم کو دیئے جاتے ہیں۔اس طرح ضلعی زکوٰۃ کمیٹی لاہور کی جانب

سے مبلغ -/2200 روپے ماہوار فی طالب علم کے حساب سے متعلقہ ادارہ جات کو فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔کورس وار تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2007، فیصل آباد زکوۃ فنڈز کی تفصیلات

*4286: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک ضلع فیصل آباد کو حکومت کی طرف سے سالانہ کتنی رقم زکوۃ کی مد میں ادا کی گئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم انتظامی اخراجات پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان ہسپتالوں کو یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

وزیر زکوۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک فیصل آباد کو مبلغ -/430866942 روپے زکوۃ فنڈ موصول ہوا جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2007 سے آج تک فیصل آباد کے غرباء میں مبلغ -/357705313 روپے خرچ ہوئے جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ انتظامی اخراجات پر مبلغ -/22684839 روپے خرچ ہوئے جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (ب-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یہاں پر اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ انتظامی اخراجات کی مد میں مختص کئے گئے زکوۃ فنڈ سے مستحقین زکوۃ کی مالی امداد نہیں کی جاتی۔

(ج) ان سالوں کے دوران تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری اور جڑانوالہ کو مبلغ -/1002800 روپے فراہم کئے گئے جن کی سال وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ رقم مستحق زکوٰۃ مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے فراہم کی گئی تھی ایسے مستحق مریض جو اپنے علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہوں اور مقامی زکوٰۃ کمیٹی نے ان کو مستحق زکوٰۃ کا سرٹیفکیٹ جاری کیا ہو۔

نوٹ: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو قومی سطح کا درجہ حاصل ہے اس لئے ان ہسپتالوں کو مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے براہ راست رقم کا اجرا ہوتا ہے لہذا ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد ان ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز جاری نہیں کرتی۔

فیصل آباد، ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4287: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کس کس skill سکیل میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں کی سال 08-2007 اور 09-2008 کی آمدن و اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ اور پتاجات مع ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) فیصل آباد میں اس وقت 9 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس چل رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں اس وقت 22 شعبہ جات میں تعلیم دی جا رہی ہے جس کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت اداروں میں 1359 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں کی سال2007-08 اور 2008-09 کی کل آمدن مبلغ -/87097148 روپے ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

نام ادارہ	2007-08	2008-09	کل آمدن
1 VTIفیصل آباد(مین)	8,705,548/-	8,778,600/-	17,484,148/-
2 VTIدھوبی گھاٹ فیصل آباد	5,925,200/-	4,864,200/-	10,789,400/-
3 VTIستارہ کالونی	4,236,400/-	3,491,000/-	7,727,000/-
4 VTIپیپلز کالونی ڈی گراؤنڈ	4,524,400/-	3,064,600/-	7,589,000/-
5 VTIجڑانوالہ	12,287,000/-	9,589,200/-	21,876,200/-
6 VTIستیانہ	4,249,400/-	5,621,800/-	9,871,200/-
7 VTIماموں کانجن	6,129,000/-	4,318,600/-	10,447,600/-
8 VTIچک نمبر76گ۔ب	1,312,6000/-	NIL	1,312,600/-
9 VTIکھرڑیانوالہ			
کل آمدن	47,369,148/-	39,728,000/-	87,097,148/-

نوٹ: (VTI چک نمبر76گ ب، VTIستیانہ کا سٹیلائیٹ کیمپس بنا دیا گیا ہے اس لئے VTI چک نمبر76گ ب کی رقم برائے سال2008-09 VTI ستیانہ کو جاری کی گئی ہے جبکہVTI کھرڑیانوالہ VTI جڑانوالہ کا سٹیلائیٹ کیمپس ہے لہذا اس VTI کی گرانٹVTI جڑانوالہ کو جاری شدہ گرانٹ میں شامل ہے)

سال2007-08 اور 2008-09 کے دوران ان اداروں کے کل اخراجات مبلغ -/83634233روپے ہیں جس کی تفصیل اس طرح ہے:۔

نام ادارہ	2007-08	2008-09	کل اخراجات
1 VTIفیصل آباد(مین)	8,705,548/-	7,572,200/-	16,278,748/-
2 VTIدھوبی گھاٹ فیصل آباد	5,925,200/-	4,635,400/-	10,560,600/-
3 VTIستارہ کالونی	4,236,400/-	3,491,000/-	7,727,000/-
4 VTIپیپلز کالونی ڈی گراؤنڈ	4,524,400/-	2,773,800/-	7,298,200/-
5 VTIجڑانوالہ	11,465,597/-	9,589,200/-	21,054,797/-
6 VTIستیانہ	3,555,288/-	5,621,800/-	9,177,088/-
7 VTIماموں کانجن	5,906,600/-	4,318,600/-	1,025,200/-
8 VTIچک نمبر76گ۔ب	1,312,6000/-	NIL	1,312,600/-
9 VTIکھرڑیانوالہ			
کل اخراجات	45,631,233/-	38,003,000/-	32,634,233/-

نوٹ: (VTI چک نمبر76گ۔ب،VTI ستیانہ کا سٹیلائیٹ کیمپس بنا دیا گیا ہے اس لئے VTI چک نمبر76گ۔ب کے اخراجات برائے سال09-2008 VTI ستیانہ کے اخراجات کی رقم میں شامل ہیں جبکہ VTI کھرڑیانوالہ VTI جڑانوالہ کا سٹیلائیٹ کیمپس ہے اس کے اخراجات کی رقم VTI جڑانوالہ کے اخراجات کی رقم میں شامل ہے)

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے کوائف تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سرگودھا ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*4655: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا اور ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال کو سال09-2008 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ب) یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) اس رقم سے کن کن مریضوں کا فری علاج کیا گیا؟

(د) اس رقم سے علاج کے لئے مریضوں کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس رقم کے خرچ کا آڈٹ ہوتا ہے تو کون سا ادارہ آڈٹ کرتا ہے؟

(و) ان ہسپتالوں کو فراہم کردہ کتنی رقم آڈٹ کے دوران خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے مالی سال09-2008 کے دوران صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بناء پر تمام مدات بشمول صحت (ماسوائے تعلیمی وظائف فنی) زکوٰۃ فنڈز مہیا نہیں کئے تھے جس کی بناء پر DHQ ہسپتال سرگودھا اور THQ ہسپتال بھلوال کو دوران09-2008 زکوٰۃ فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

موجودہ صوبائی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل سے پہلے قوانین زکوٰۃ اور اس کی تقسیم کار کے سلسلہ میں چند اہم ترامیم تجویز کی تھیں۔وفاقی حکومت نے اس سلسلہ میں وفاقی کابینہ کی ایک ذیلی کمیٹی بھی تشکیل دی تاکہ مجوزہ ترامیم کو زیر بحث لا کر فیصلہ کیا جا

سکے۔وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ بھی وفاقی کابینہ کی ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ بھی وفاقی کابینہ کی ذیلی کمیٹی کے ذمہ لگایا۔

وفاقی حکومت کے عدم تعاون کی وجہ سے صوبہ میں لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل نہ دی جا سکیں اور نہ ہی مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے سال 2008-09 میں زکوٰۃ فنڈز فراہم کئے۔ان تمام واجبات کی بناء پر صوبہ کے تمام ہسپتالوں بشمول متذکرہ ہسپتالوں کو دوران سال 2008-09 زکوٰۃ کی مد میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی۔

(ب) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے زکوٰۃ فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے زکوٰۃ کی کسی بھی مد یا مقصد (ماسوائے تعلیمی وظائف فنی) کے لئے رقم فراہم نہ کی جا سکی۔

(ج) چونکہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو 2008-09 کے دوران زکوٰۃ فنڈز فراہم نہ کئے تھے جس کی وجہ سے نہ تو متذکرہ ہسپتالوں کو دوران سال 2008-09 زکوٰۃ فنڈز فراہم کئے جا سکے اور نہ ہی مستحق مریضوں کا فری علاج کیا گیا۔

(د) زکوٰۃ کے فنڈز سے علاج کے لئے مریضوں کے چناؤ کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔

"مستحق مریض اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق فارم کی تصدیق کرواتا ہے اور بعد از تصدیق وہ فارم متعلقہ ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی میں جمع کرواتا ہے اور کمیٹی تمام ضروری کارروائی کرنے کے بعد زکوٰۃ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مریض کو زکوٰۃ فنڈز سے علاج کی سہولت باہم پہنچاتی ہے۔"

(ہ) اس رقم کے خرچ کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے اور یہ آڈٹ اسلام آباد کے زیر انتظام آڈٹ ٹیمیں کرتی ہیں۔

(و) چونکہ سال 2008-09 میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی لہذا ان کا آڈٹ ممکن نہیں تھا۔ہاں! البتہ ان ہسپتالوں کو گزشتہ 3 سالوں میں درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

سال	DHQ سرگودھا	THQ بھلوال
2006-07	32,18,400/-	3,24,000/-
2007-08	32,18,400/-	3,11,441/-
2008-09	Nil	Nil

محکمہ آڈٹ نے سال 07-2006 اور 08-2007 کے آڈٹ کے دوران نشاندہی کی ہے کہ DHQ ہسپتال سرگودھا نے 07-2006 اور 08-2007 کے دوران بالترتیب -/800214 روپے اور -/1066867 روپے اپنے منظور شدہ بجٹ سے زائد خرچ کئے۔ اس کی تحقیق کے لئے صوبائی زکوٰۃ کونسل میں رپورٹ پیش کرنے کے بعد باقاعدہ محکمانہ کارروائی شروع کی جائے گی۔THQ ہسپتال بھلوال کا محکمہ آڈٹ نے ان سالوں کا آڈٹ نہیں کیا۔

زکوٰۃ فنڈز سے طلباء کو وظیفہ و غریب بچیوں کو جہیز دینے کی تفصیلات

*4656: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت زکوٰۃ فنڈز سے مستحق طالب علموں کو وظیفہ اور غریب بچیوں کو جہیز کے لئے رقم فراہم کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے غریب و مستحق طالب علموں کو وظیفہ اور غریب بچیوں کو جہیز کے لئے رقم دینا بند کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت یہ دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ فنڈز سے مستحق طالب علموں کو وظیفہ اور مستحق بچیوں کو جہیز کے لئے رقم فراہم کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے غریب و مستحق طالب علموں کو وظیفہ اور غریب بچیوں کو جہیز کے لئے رقم فراہم نہیں کی جا رہی کیوں کہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت 30-6-2008 کو ختم ہونے کے بعد وفاقی حکومت نے فنڈ کا اجراء روک دیا۔ تاہم ووکیشنل ٹریننگ حاصل کرنے والے غریب طلباء اور طالبات کو زکوٰۃ سے وظائف کی ادائیگی کا سلسلہ جاری ہے۔ نئی مقامی زکوٰۃ کے قوانین اور تقسیم کے قواعد کا جائزہ لیا اور فیصلہ کیا کہ موجودہ قوانین کو قابل عمل بنانے، زکوٰۃ کی شفاف تقسیم

،بدعنوانیوں سے پاک اور جزا، سزا کا عمل شامل کرنے کے لئے، ترامیم ناگزیر ہیں۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت کو قابل عمل ترامیم بھیجی گئیں۔ وفاقی حکومت نے اس سلسلہ میں وفاقی کابینہ کی ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی جس کو یہ اختیار دیا گیا کہ موجودہ نظام زکوٰۃ میں ترامیم اور لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی از سر نو تشکیل کے معاملات طے کرے۔ حکومت پنجاب کی بارہا یاد دہانی کے باوجود نہ تو ذیلی کمیٹی کا کوئی اجلاس منعقد ہوا اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی پیشرفت ہو سکی ہے۔ وفاقی حکومت کے اس عدم تعاون کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر ہوئی تاہم حکومت پنجاب نے مستحقین زکوٰۃ کے وسیع تر مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں باقاعدہ پروگرام بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ ان کمیٹیوں کی تشکیل کے فوراً بعد مستحقین زکوٰۃ بشمول غریب اور مستحق طالب علموں کو وظیفہ اور غریب بچیوں کو جہیز کی رقم کی فراہمی کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) موجودہ حکومت غریب و مستحق طالب علموں کو وظیفہ اور غریب بچیوں کو زکوٰۃ سے جہیز کی رقم کی ادائیگی اپنا مشن اور مذہبی فریضہ سمجھتی ہے۔ نئی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے قیام کے فوراً بعد زکوٰۃ کی فراہمی کا سلسلہ تمام مستحق افراد کے لئے بحال کر دیا جائے گا۔

سال2009، سلانوالی ضلع سرگودھا میں زکوٰۃ کی تقسیم کی تفصیلات

*4666: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2009 سے آج تک سلانوالی ضلع سرگودھا کو کتنی رقم زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے وہاں کے چیئرمین کو دی گئی؟

(ب) جن لوگوں کو زکوٰۃ دی گئی ان کے نام، ولدیت اور رقم کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) مذکورہ زکوٰۃ و عشر کمیٹی کو اس عرصہ میں کتنی درخواستیں وصول ہوئیں، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جنوری2009 سے آج تک سلانوالی ضلع سرگودھا کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو زکوٰۃ کی کوئی بھی رقم جاری نہیں کی گئی کیوں کہ صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون2008 سے ختم ہو چکی ہے۔ نئی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل سے پہلے موجودہ حکومت نے قوانین زکوٰۃ اور تقسیم کے طریق کار کو شفاف اور قابل عمل بنانے کے لئے وفاقی حکومت کو ترامیم بھیجی تھیں۔وفاقی حکومت کی طرف سے تاحال ترامیم کے سلسلے میں کوئی مثبت جواب موصول نہیں ہوا۔صوبائی حکومت نے مزید تاخیر کئے بغیر نئی لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا کام شروع کر دیا ہے۔ان کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ سلانوالی کے کسی چیئرمین لوکل زکوٰۃ کمیٹی کو زکوٰۃ کی مد میں رقم جاری نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی فرد کو زکوٰۃ تقسیم ہوئی۔

(ج) چونکہ صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔جون2008 سے غیر فعال ہیں لہذا یکم جنوری2009 سے آج تک کوئی درخواست وصول نہیں ہوئی۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جی، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں ایک شعر آپ کی نذر کروں۔

لفظوں کے بیچتا ہوں پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو اجالے خرید لو
مجھ سے میر شہر کا ہو گا نہ احترام
میری زباں کے واسطے تالے خرید لو

جناب سپیکر! آج محکمہ زکوٰۃ وعشر سے متعلق سوالات پر محکمے نے جو جوابات دیئے ہیں، میں بڑے افسوس کے ساتھ منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خدارا! اپنا سیکرٹری change کر لیں۔

آپ پلیز اسے کبھی فرصت میں پڑھ لیجئے گا کہ جب 2007 کا آڈٹ تھا تو آج تک آپ کچھ ثابت ہی نہیں کر سکے۔اگر کہیں پوچھا گیا ہے کہ فلاں جگہ پر کتنے مستحقین کو فنڈ دیا تھا؟

جناب سپیکر: محترمہ!اس طرح اب بات نہیں ہو سکتی، پلیز اب چھوڑیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!اگر صرف یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنے لوگوں کو فنڈ دیا ہے تو محکمے نے جواب دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!پلیز تشریف رکھیں۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!آپ نے میری بات کو بھی رد کیا ہے۔منسٹر صاحب کے سیکرٹری نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ اس کو چھوڑیں، اچھا نہیں لگتا۔(قطع کلامیاں)

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے لیکن انہوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: براہ مہربانی، بات سنیں۔جس سوال کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ سوال آگے دور تھا۔میں کیا کر سکتا ہوں کہ جب وہ سوال ہی نہ آئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!انہوں نے سارے جواب غلط دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔سارے جواب غلط نہیں۔I disagree with you آپ تشریف رکھیں۔قائد حزب اختلاف بات کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر!میں اس بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں گزارش کر لوں ورنہ بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اب میں آپ کو کیسے کہوں؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! اصل میں یہاں پر جو ساری بات تکرار کے ساتھ ہو رہی تھی وہ صرف ایک بات تھی کہ ایک فقرہ تمام سوالوں کے اندر تھا یا تو یہ کتابت کی غلطی ہے یا پھر نااہلی ہے اور دو وزراء ایک محکمے کے سوالات کا جواب دے رہے تھے اصل میں انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ذرا بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): وزیر صاحب ایوان کی میز پر سوالات پھینک کر گئے ہیں رکھ کر نہیں گئے اور فوری طور پر یہاں سے تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کے سامنے گزارشات کرنی ہوتی ہیں اور ہاؤس میں ہی بات کرنی ہوتی ہے۔ ہاؤس میں کی ہوئی بات کو ہی میڈیا میں پذیرائی ملتی ہے ۔ آج ایک ہی جواب دیا گیا کہ جب تک مرکز amendment نہیں کرتا ہم اس محکمے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ دو سال سے زکوۃ کا اربوں روپیہ تقسیم نہ کرنے کی ساری ذمہ داری آج پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کے دونوں وزراء نے مرکز پر ڈالی ہے کہ ہمارا کوئی قصور نہیں۔ پنجاب کے لوگ جو مستحقین ہیں اور جنہوں نے بھوک برداشت کی ہے، جنہوں نے راتوں کو اپنے پیٹ پر پتھر باندھے ہیں اور سینئر منسٹر نے اس بات کو own کیا ہے کہ اس کی وجہ مرکز ہے، اس کی وجہ ان کے صدر ہیں، اس کی وجہ ان کے وزیر اعظم ہیں، یہ ٹھیک ہے لیکن جو لوگ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے دو سال تک اس محکمے میں کچھ بھی نہیں کیا ان کی کارکردگی زیرو ہے۔ اگر ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور حکومت نے وہاں پر رہتے ہوئے بھی اور ایک coalition government کے ہوتے ہوئے وہ یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں وہ تشریف لے گئے ہیں۔ ابھی کل ہی سینئر منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم حکومت میں نہیں ہیں۔ صدر صاحب کے حکم پر ہم لوکل باڈیز کا ووٹ دے رہے ہیں۔ حکومت میں نہ ہونے کے باوجود آج انہوں نے own کر لیا ہے۔ ہم تو یہ چاہ رہے تھے کہ مسلم لیگ (ن) کو گردانیں کہ انہوں نے دو سال گزرنے کے باوجود مستحقین کے لئے ایک پیسا بھی خرچ نہیں کیا لیکن انہوں نے سارا الزام مرکز پر لگایا اور سینئر منسٹر نے اس بات کو own کر لیا کہ ہاں یہ سارا قصور ہمارا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے مرکز پر الزام نہیں لگایا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ضمنی سوالات کرنا تو ان کا استحقاق تھا جو کہ نہیں سنا گیا۔ اگر آئندہ سنا جائے تو ہم مشکور ہوں گے۔ شکریہ

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور مجھے انتہائی دکھ ہے چودھری ظہیر صاحب ہمارے اپوزیشن لیڈر رہیں یہ خود پیپلز پارٹی میں رہے ہیں، پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر ایم پی اے بھی رہے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ زکوٰۃ کے جو چیئرمین بنے تھے یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ مسلم لیگ (ق) کی حکومت میں بنے تھے اور ہماری حکومت آنے کے بعد ہم انہیں نہیں ہٹا سکے اور اس کے لئے قومی اسمبلی میں ترمیم ہونی ہے اور اس ترمیم کے بعد ہمیں اختیار ملے گا اور پھر اس اختیار کے تحت ہم انہیں ہٹائیں گے، اس میں صدر صاحب کا کوئی تعلق نہیں ہے، ہم تو پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ چیئرمین مسلم لیگ (ق) نے بنائے تھے اور یہ سارے کے سارے پاکستان کے کرپٹ ترین لوگ ہیں جن کی یہ سرپرستی کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں احتساب کرنے دیں انشاء اللہ تعالیٰ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا اور یہ سارے جیلوں میں جائیں گے۔ یہ سارے کرپٹ ترین لوگ ہیں۔ چودھری ظہیر صاحب پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر ایم پی اے رہے ہیں اور آج اگر یہ وفاقی حکومت کی بات کرتے ہیں تو 70۔ ارب روپیہ محترمہ بے نظیر بھٹو انکم سپورٹس پروگرام سے غریبوں کے گھروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ کالے کرتوت کی بات کرتے ہیں، ان کے کالے کرتوت تو پوری قوم نے دیکھے، پوری قوم نے ان کو reject کیا اور پوری قوم نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ یہ [***] ہیں، انہوں نے پرویز مشرف کا ساتھ دیا ہے، یہ چودھری ظہیر اسی سیٹ پر کھڑا ہو کر کہتا تھا کہ میں اس کو دس بار وردی میں منتخب کراؤں گا۔ ان کو شرم آنی چاہئے۔ (شیم شیم) (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: [***] ان الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ راجہ صاحب! انہوں نے کسی پر الزام نہیں لگایا۔ انہوں نے تو صرف نشاندہی کی ہے کہ ان کو کتنی جلدی پکڑنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں کی ہے لیکن ایک دوسرے سے دلآزاری کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں کوئی متنازعہ بات نہیں کروں گا۔ سینئر منسٹر صاحب دو سال سے یہ ایک دو فقرے بار بار گردان کرتے ہیں تو میں اس پر بات نہیں کرتا۔ ہم اپنا mandate لے کر یہاں آئے ہیں اور اپوزیشن میں بیٹھے ہیں تو یہ بات کرتے رہیں گے۔ میری گزارشات کی آپ نے بھی تائید کی ہے۔۔۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ اس بات کو تسلیم کریں کہ یہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر ایم پی اے رہے ہیں اور ٹکٹ لینے کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو کے [***] (شور وغل)

جناب سپیکر: یہ نازیبا الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ان کے استعمال کئے گئے الفاظ آپ نے حذف کروا دیئے تو ان کا اخلاق اور ان کی سیاسی training جو۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! وہ اچھے اخلاق والے ہیں لیکن کبھی کبھی وہ ایسا کر جاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں ان کی training کی بات نہیں کرتا بلکہ انہیں زبان ہی یہی آتی ہے۔۔۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ وٹو کے ساتھ گئے، یہ نواز شریف کے ساتھ گئے اور یہ چودھری پرویز الٰہی کے ساتھ گئے۔ انہوں نے کوئی سیاسی جماعت نہیں

چھوڑی جس میں نہ گئے ہوں۔ انہوں نے وٹو کو حلف دیا کہ میں پارٹی کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس کے بعد یہ نواز شریف کے پاس گئے اور پھر یہ پرویز الٰہی کے ساتھ گئے اور اب میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ پرویز الٰہی کو چھوڑ کر (ن) لیگ میں جا رہے تھے لیکن پرویز الٰہی نے انہیں مجبوری کے تحت اپوزیشن لیڈر بنایا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: یہ الزامات غلط ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر یہاں پر مجھے بات نہیں کرنے دی جائے گی تو پھر اور بھی کوئی بات نہیں کر سکے گا۔ میں پہلے سینئر منسٹر کے طور پر ان کے متعلق بات کر رہا تھا لیکن اب میں کہتا ہوں کہ یہ شخص جو زبان استعمال کر رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! نہیں، نہیں ایسا نہ کریں۔ میں نے ان کے الفاظ بھی حذف کروائے ہیں۔ مجھے یہ الفاظ مناسب نہیں لگے اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ فراخ دلی کا ثبوت دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر آئین کے مطابق بات ہو رہی ہے اور آج یہاں اس issue اور subject پر بات ہو رہی تھی کہ دو وزراء نے مل کر یہاں سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔ ایک نے یہ کہا کہ ہم اس لئے کام نہیں کر سکتے کہ مرکز کی طرف سے ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور دوسرے نے own کیا۔ دوسری بات یہ جو کہتے ہیں کہ میں پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوتا رہا ہوں تو اب میں مسلم لیگ کی ٹکٹ پر منتخب ہوں۔ اس وقت میں وہاں کھڑا تھا اور آج یہاں پر کھڑا ہوں جسے میں own کرتا ہوں لیکن میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ یہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہونے کے بعد [******] پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر ووٹ لے کر۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم

جناب سپیکر: یہ نازیبا الفاظ بھی کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ چودھری صاحب! آپ کے نازیبا الفاظ کو کارروائی سے حذف کروا رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر!ان کے الفاظ بھی کارروائی سے حذف کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، دونوں طرف سے ایسے نازیباالفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آئندہ کے لئے یہ اپنی زبان پر قابو رکھیں ورنہ میں یہاں پر بھی اور باہر بھی اس کا جو حال کروں گا وہ دنیا دیکھے گی۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔No personal attack

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آئندہ اسمبلی میں یہ نظر نہیں آئے گا اور یہ اپنی زندگی کا آخری الیکشن جیت چکا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہم جمہوری لوگ ہیں اور اپنے لیڈروں کے جوتے اٹھاتے اور کھاتے رہیں گے جو کہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: غیر مہذب زبان استعمال کرنے سے تمام ارکان گریز کریں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ انہوں نے کورم point out کر دیا ہے۔ گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے اور کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں اور یہ تحریک پیر ولایت شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس کا آج منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ نے ruling دی تھی کہ کوئی ممبر کسی دوسرے پر personal attack نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی نہیں کرے گا اور جو کرتا ہے وہ غلط کرتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ٹائم نوٹ فرمالیں کہ تحاریک التوائے کار کا وقت اب شروع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں شیخ صاحب! 1:20 پر یہ شروع ہوا تھا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہاں پر جو بھی مسئلہ ہوتا ہے وہ عین تحریک التوائے کار پر ہوتا ہے اور یہ میرا ابھی پارلیمانی تجربہ ہے کہ آج تک دو تحاریک التوائے کار پر بھی معاملہ حل نہیں ہو سکا اور میں اپنے تمام بھائیوں سے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے مجھے تھوڑا سا کام کرنے دیں اور سن لیں کہ کتنے اہم مسائل ہیں۔ یہ PCS والا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں ابھی آپ کا نمبر نہیں آیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب آپ ٹائم نوٹ فرمالیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ٹائم تو noted ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: آپ کے 20 منٹ ضائع ہو گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو ٹائم ضائع ہوا وہ تحاریک التوائے کار میں نہیں تھا اور۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے پکارا تھا کہ اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر میں کل سے stopwatch لے کر آؤں اور آپ کے آگے رکھوں۔ میں فوراً time out لیا کروں؟

جناب سپیکر: چلیں! پھر اب سے شروع کر دیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترم پیر صاحب! آپ کی تحریک پڑھی گئی ہے۔

سرکاری ہسپتالوں کی ادویات مارکیٹ میں فروخت اور مستحق مریض محروم

(۔۔۔جاری)

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے لیکن میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے میری وزیر صحت صاحب سے بھی میٹنگ ہوئی ہے جس میں انہوں نے اتفاق کیا ہے کہ واقعی ایم ایس کا وہاں پر کوئی انتظام نہیں ہے، وہ corrupt ہے اور وہاں پر اس نے معاملات کو الجھایا ہوا ہے تو میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہ اس میٹنگ میں بھی شامل رہے ہیں کہ اس وقت آج بھی ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں اور مریضوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور یہ اس کی بدانتظامی کی ایک مثال ہے جس پر وزیر موصوف نے بھی agree کیا ہے تو اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہاں پر اس کی کرپشن کے بارے میں اخبار کے تراشے بھی لے کر آیا ہوں کہ اس سے پہلے یہاں پر کرپشن ہوتی رہی ہے اور یہ خبر جنگ "اخبار" میں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! اسے چھوڑیں کیونکہ وزیر صاحب نے آپ کی بات کا جواب دینا ہے۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ انہوں نے جواب دینا ہے لیکن میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسے رہنے دیں اور وزیر صاحب آپ کی بات کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صحت (ملک ندیم کامران): شکریہ۔ جناب سپیکر! پیر ولایت شاہ کھگہ صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب کل نہیں آیا تھا اور آج یہ موصول ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے آج صبح ہی میں نے ان کے ساتھ میٹنگ کی تھی اور اس کے بعد ایم ایس سے بھی رابطہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو بالکل حقائق پر مبنی ہیں۔ میں نے ان کو آج surety دی ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ان کا مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں پر پورا suffer department کر رہا ہے، پورا علاقہ suffer کر رہا ہے تو میں نے انہیں یقین دہانی کروا دی ہے اور مزید ہاؤس کو بھی کروا رہا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر یہ مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ میرے خیال میں اب اس پر کافی بات ہو گئی ہے اور انہوں نے ایک ہفتے کا ٹائم لیا ہے کہ ہم اس کو solve کر دیں گے۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: بہت مہربانی لیکن میں آپ سے گزارش کرتا چلوں کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ مجھے قبول ہے کہ وہاں پر اس کی مکمل انکوائری ہونی چاہئے لیکن انکوائری سے پہلے اس ایم ایس کو suspend یا وہاں سے remove کیا جائے۔ آپ مہربانی کر کے اس کی direction دے دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے ان کی بات سنی ہے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جی، سنی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ابھی کیا کہا ہے؟

وزیر صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں ان کی بات سے مطمئن ہوں اور یہ مسئلہ انشاءاللہ حل ہو جائے گا۔ (قہقہہ)

انہوں نے suspension کا کہا ہے تو suspension کی ابھی ضرورت نہیں ہے۔ میری ان سے بات ہو چکی ہے ایم ایس کو تبدیل کروا دیا جائے گا۔ آج ان سے بات بھی ہوئی ہے اور میں نے پیر صاحب کی ٹیلیفون پر بات کروانے کی کوشش کی انہوں نے کہا کہ میں نے بات نہیں کرنی ہے۔ چونکہ یہ معاملہ طے ہو چکا ہے اور یہ agree بھی کر چکے ہیں suspension کی ضرورت نہیں ہے۔ within 8 days یہ معاملہ طے ہو جائے گا اور اس کو تبدیل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ شاہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک 627 ہے۔ حضرت صاحب! کیا اس کو چھوڑ دیا جائے، pending کر دیا جائے یا کیا کر دیا جائے؟

محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اور اریگیشن کے تحت مکمل اور نامکمل منصوبہ جات میں ٹھیکیداروں کا افسران کی ملی بھگت اور جعلسازی کے ذریعہ مقررہ رقم سے زیادہ وصول کرنا

(۔۔۔جاری)

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب سپیکر! اس کو pending نہ کیا جائے۔ آج لاء منسٹر صاحب موجود ہیں اس پر میٹنگ ہو چکی ہے اور میں صرف آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب اور میں نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے میٹنگ کی تھی۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک سال تک محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ریلوے سے چھانگا مانگا flyover کا NOC نہیں لے سکا اور ایک معصوم سا ایم پی اے وہاں سے دس دن میں NOC لے آیا۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔

شیخ علاؤالدین: سی اینڈ ڈبلیو جو پورا ایک محکمہ ہے وہ ایک سال میں NOC نہیں لے سکا جس کی وجہ سے یہ پراجیکٹ delay ہوا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس پر یہ surety دے دیں، اب تو وہ کہہ کر گئے ہیں کہ مئی تک۔ آپ کو بھی سن کر خوشی ہوگی کہ یہ پراجیکٹ مئی تک مکمل کر دیں گے اور دوسرا میں یہ surety چاہتا ہوں کہ اس پر ٹھیکیدار کو کوئی escalation amount نہیں دی

جائے گی اور جتنی escalation ان contractor companies کو دی جا رہی ہے وہ اس کے بارے میں ایوان کو بتایا جائے گا۔ میں نے لاء منسٹر صاحب کو بتایا ہے کہ ان contractor companies کو escalation کی مد میں اربوں روپے دیا جا رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ایوان کو بتایا جائے کہ کیوں دیا جا رہا ہے؟ منسٹر صاحب جو مئی تک کا کہہ کر گئے ہیں یہ کہہ دیں کہ ہاں جی ٹھیک ہے مئی تک بن جائے گا اور یہ NOC ہو چکا ہے۔ پھر میں آگے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! مئی تک۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بات کو appreciate بھی کرنا چاہوں گا اور admit بھی کرنا چاہوں گا کہ شیخ صاحب کی اس تحریک التوائے کار کے ذریعے ڈیپارٹمنٹ کا کافی work ہوا ہے۔ اس کا کافی تفصیلی جواب آیا جو اس وقت میرے پاس ہے اور اس سے کافی چیزیں سامنے آئی ہیں۔ میں شیخ صاحب سے کہوں گا کہ اس جواب کی کاپی میں ابھی ان کے حوالے کر دوں گا وہ اس کو further probe کریں۔ اس میں دیکھیں کہ جو غلط قسم کی practice چل رہی ہے اس کو کس طرح سے، کس انداز سے اور کہاں کہاں روکا جا سکتا ہے یا ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کے لئے کیا guidance ہو سکتی ہے؟ باقی جو انہوں نے فرمایا ہے کہ مئی تک complete کر دیں گے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اور اس کے سیکرٹری صاحب نے میری موجودگی میں ان سے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ اس کو مئی تک مکمل کر دیا جائے گا اس لئے on behalf of the department میں ان کو assurance دیتا ہوں کہ مئی تک overhead bridge مکمل ہو جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے ٹریفک کی وجہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں divider لگوا دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ سارا کچھ کر لیں گے آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

حکومت سے بیوگان کی طرح غیر شادی شدہ خواتین کے لئے بھی سرکاری اداروں میں کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کے بعد اگلی تحریک نمبر 13 of 2010 وہی خواتین کے مسئلے والی ہے۔ اس پر بھی جناب نے اجازت دے دی تھی تو آپ اس کو بحث کے لئے منظور کر لیں تاکہ تمام اراکین اپنی رائے کا اظہار کریں اور اس کے لئے آپ جو بھی دن رکھنا چاہیں رکھ لیں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے کیا next Thursday رکھ لیں؟

شیخ علاؤالدین: ٹھیک ہے۔ میری طرف سے آپ جب چاہیں رکھ لیں۔

جناب سپیکر: اس کو تین دن کے اندر اندر بحث کے لئے رکھنا پڑے گا۔ کیا اس کو next Thursday کے لئے رکھ لیا جائے؟

معزز اراکین: رکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو بحث کے لئے رکھا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر: نہیں، No, no---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! صرف میری اتنی گزارش ہے کہ PCS والے معاملے کو کل لے لیا جائے کیونکہ اس میں لوگوں کے بہت برے حالات ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو کل لے لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ، بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2008

جناب سپیکر: اب باری آگئی ہے legislation کی۔

Now, we take up the Ali Institute of Education Lahore Bill 2008 (Bill No. 12 of 2008).

Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFIARS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the message of the Governor in respect of the Ali Institute of Education Lahore Bill 2008 be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Ali Institute of Education Lahore Bill 2008 be taken into consideration at once."

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جب پہلے یہ آیا تھا اس دن بھی میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ اگر Rules of Procedure کو دیکھا جائے تو اس میں بڑا واضح ہے۔Rule 113 کے تحت جو بل گورنر return کرے گا ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے پڑھتا ہوں:۔

113: BILLS RETURNED BY GOVERNOR:

(1) When a Bill passed by the Assembly is returned by the Governor to the Assembly with a message requesting that the Bill, or any specified provision thereof, be reconsidered or that any amendment specified in the message be considered, the Secretary shall circulate the message to the members and shall also send an

intimation to that effect to the Minister for Law and Parliamentary Affairs and to the Minister-in-charge.

(2) The Minister-in-charge or a member may give notice in writing to the Secretary for reconsideration of the Bill or any provision thereof or any amendments suggested therein on the basis of the message.

(3) The Secretary shall, as soon as may be, include the item of reconsideration or consideration, as the case may be, in the List of Business.

(4) On the day on which such a motion is fixed, the Minister-in-charge or the member concerned shall move that the message may be taken into consideration at once.

(5) When after reconsideration or consideration, as the case may be, the Bill is again passed by the Assembly, it shall be dealt with in accordance with rule 111.

جناب والا! اب میں rule 111 پڑھتا ہوں۔

111. **ASSENT BY GOVERNOR:** When a Bill is passed by the Assembly, an authenticated copy thereof signed by the Speaker and, in the case of a Money Bill, along with a certificate signed by him under clause (5) of Article 115 of the Constitution, shall be transmitted to the Governor by the Secretary for action under Article 116 of the Constitution.

جناب سپیکر: یہ کون سا بل ہے جس کے بارے میں آپ پڑھ رہے ہیں؟ ذرا یہ rules دوبارہ پڑھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ rules میں دوبارہ پڑھتا ہوں۔

111. **ASSENT BY GOVERNOR:** When a Bill is passed by the Assembly, an authenticated copy thereof signed by the Speaker and, in the case of a Money Bill, along with a certificate signed by him under clause(5) of Article 115 of the Constitution, shall be transmitted to the Governor by the Secretary for action under Article 116 of the Constitution.

جناب سپیکر! اب میں Article 116 of the Constitution آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: Article 116 of the Constitution کہتا ہے کہ:

GOVERNOR ASSENT TO BILL:

(1) When a Bill has been passed by the Provincial Assembly, it shall be presented to the Governor for assent.

(2) When a Bill is presented to the Governor for assent, the Governor shall, within thirty days.

(a) Assent to the Bill; or

(b) In the case of a Bill other than a Money Bill, return the Bill to the Provincial Assembly with a message requesting that the Bill, or any specified provision thereof, be reconsidered and that any amendment

specified in the message be considered.

(3) When the Governor has returned a Bill to the Provincial Assembly, it shall be reconsidered by the Provincial Assembly and, if it is again passed, with or without amendment, by the Provincial Assembly, by the votes of the majority of the members…

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ بہت اچھا پڑھ رہے ہیں لیکن یہ دیکھیں کہ آپ پڑھ کیا رہے ہیں؟

You are reading about the Money Bill.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! No sir, I am not وہ کہتا ہے کہ پھر Money Bill کے لئے دوسرا سرٹیفکیٹ ساتھ دینا ہے کوئی بھی بل۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے Rule 115 پڑھا ہے، کیا پڑھا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کو پھر سے پڑھ کر سنا دیتا ہوں، میری انگریزی بہت کمزور ہے یا پھر میں سمجھا نہیں سکا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں آپ کی انگریزی کی تو بات نہیں کرتا۔

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Mr. Speaker! In case of Bill other than the Money Bill, return the Bill to the Provincial Assembly with a message requesting that the Bill, or any specified provision thereof, be reconsidered and that any amendment specified in the message be considered.

وہ واپس بھیج سکتا ہے اور اس کے بعد

(3) When the Governor has returned a Bill to the Provincial Assembly, it shall be reconsidered by the Provincial Assembly and, if it is again passed, with or without amendment

اس کیamendments آپ نے مانی ہیں یا نہیں مانی لیکن پھر سے اسمبلی کو پاس کرنا ہے۔

By the Provincial Assembly, by the votes of the majority of the members of the Provincial Assembly present and voting, it shall be again presented to the Governor and the Governor shall not withhold assent there from.

(4) When the Governor has assented to a Bill, it shall become law and be called an Act of Provincial Assembly.

میری یہ عرض تھی کہ جب گورنر صاحب نے یہ بل واپس بھیجا ہے تو اس کوreconsider ہونا ہے، اس کو دوبارہ ہاؤس سے پاس ہونا ہے اور اس کو پاس ہونے کے لئے جو کہ کسی بھی Bill کو پاس ہونے کی جو شرائط ہیں ان شرائط کو پورا ہونا ہے، یہ بات بالکل بڑی واضح ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں Bill کو پاس کرنے کا طریقہ بھی پڑھ کر سنا دیتا ہوں لیکن اتنی لمبی ساری reading کرنے کا میرا جو مقصد ہے اور میری جو گزارش ہے وہ یہ ہے کہ اس کا وہ پورا process follow کیا جائے۔ اگر اس کا process follow کریں گے اور اس کو اسمبلی کی کمیٹی کے پاس بھیجیں گے اس میں سے ہو کر آئے گا۔ ویسے تو آپ اسمبلی کی کمیٹی میں سے پانچ منٹ میں پاس کروا لیتے ہو تو اس طرح پانچ منٹ وہاں کا پھیرا لگا کر آجائے اور اس کے بعد ہو تو اس میں constitutional اور rules کی violations نہیں ہو گی۔ Ali Institute کو تین دن کے اندر کوئی فرق نہیں پڑے گا تو میری گزارش ہے کہ اس کو اس طرح کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں، وہ کمیٹی کس نے بنائی ہے؟ اس معزز ہاؤس نے بنائی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! تو اگر اس کو incorporate نہیں کیا جا رہا تو یہ اس کمیٹی کا breach of privilege ہے۔ میرا آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے ایک اور سوال بھی ہے کہ پہلے کتنی دفعہ یہ ہوا ہے کہ گورنر نے Bills واپس بھیجے ہوں اور جب گورنر نے Bills بھیجے ہیں تو ان کو کس طرح پاس کروایا گیا؟

MR.SPEAKER: This is not question hour.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مہربانی کر کے اس میں تھوڑی سی میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے اس میں تھوڑی سی ریسرچ کی ہے کہ:

1. The Islamia University of Bahawalpur (Amendment) Bill, 1989.
2. University of the Punjab (Amendment) Bill, 1989.
3. UET Lahore (Amendment) Bill, 1989.
4. Baha-Ud-Din Zakaria University (Amendment) Bill, 1989.
5. University of Agriculture, Faisalabad (Amendment) Bill, 1989.

یہ اسمبلی نے 28۔جون 1989 کو پاس کئے اور یہ گورنر نے 24۔جولائی 1989 کو واپس بھیج دیئے تھے۔ اس وقت کیا procedure adopt کیا گیا تھا؟ ہم غلط precedent نہ set کریں۔اس کو اسمبلی کی کمیٹی میں سے پاس ہو کر آنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! precedent آپ غلط پیش کر رہے ہیں یا وہ غلط پیش کر رہے ہیں۔ Precedent آپ میں سے کون غلط پیش کرنا چاہتا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ Bills واپس آئے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ شاید محترم لغاری صاحب کو یہ بات clear نہیں ہو پا رہی ۔ اس میں دیکھیں کہ جو Bill جس message کے ساتھ گورنر refer back کرتا ہے اس نے (113) under rule کے تحت deal ہونا ہے اور اس میں باقاعدہ طور پر یہ درج ہے کہ:

"Be reconsidered or that any amendment specified in the message be considered. "

آگے پورا طریق کار دیا ہے کہ the Secretary shall یہاں پر shall کا لفظ ہے۔

"The Secretary shall circulate the message to the members and shall also send intimation to that effect to the Minister for Law and Parliamentary Affaires.

اب اس Bill کا جو message ہے وہ آگیا اس کے بعد سب سے پہلے یہ ہونا ہے کہ سیکرٹری نے تمام ممبران کو اور لاء منسٹر کو intimate کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ 12/09 کو بھیج دیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): یہ intimation ہو چکی ہے اور اس کے بعد

2. The Minister-in-charge or a member may give notice in writing to the Secretary for reconsideration of the Bill or any provision thereof or any amendments suggested therein

اب یہ ہاؤس میں ہونا ہے۔ جو منسٹر انچارج نے in writing نوٹس دینا ہے وہ ہو چکا ہے۔ اب اس کے بعد

The Secretary shall, as soon as may be, include the item of reconsideration or consideration, as the case may be, in the List of Business.

اب List of Business, Standing Committee کا business نہیں ہے اور List of Business کبھی بھی Standing Committee کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے بلکہ ہاؤس کے لئے تیار ہوتا ہے یہ بھی ہو چکا ہے اور اس کے بعد آج motion move ہوئی ہے اس لئے اس کا ان rules کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے یہ independence rules ہیں اور اس میں تمام تر طریق کار درج ہے اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس motion کا question put کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں کوئی وکیل نہیں ہوں لیکن رانا صاحب وکیل ہیں شاید وہ۔۔۔

جناب سپیکر: shall اور may، میں بہت فرق ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! reconsider کا مجھے مطلب بتا دیں کہ Bill کس طرح reconsider ہوتا ہے؟ اسمبلی کی committees کیا کرتی ہیں، کیا وہ اس Bill کو اپنی کمیٹی کے اندر consider کرتی ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔ آپ بھی مکمل طور پر سمجھ رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نہیں، میں نہیں سمجھ رہا مجھے سمجھا دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے سمجھا دیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ یہ precedent set کر رہے ہیں۔

MR.SPEAKER: No.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں کہ جو پرانے Bills اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے آئے تھے ان کے ساتھ کیا گیا تھا، کیا انہیں اسی طرح ایک دن اسمبلی میں رکھ کر اسی وقت پاس کیا تھا؟

جناب سپیکر: وہ Bill اسمبلی میں آیا نہیں تھا اور Bill پاس ہی نہیں ہوا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ Bills پاس ہوئے ہیں اور 28-06-1989 کو اسمبلی میں پاس ہوئے ہیں اور گورنر نے یہ 24۔جولائی کو واپس بھیجے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں اب آپ نے کافی بات کر لی ہے I disagree with you, gentleman!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بلز 28-06-1989 کو پاس نہیں ہوئے اور گورنر سے 24۔جولائی 1989 کو واپس نہیں آئے؟

جناب سپیکر: یہ مجھے بتایا گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!یہ پاس ہوکر واپس آئے ہیں یا تو پھر آپ categorically کہہ دیں کہ Bills پاس ہو کر واپس نہیں آئے۔

جناب سپیکر:دوبارہ ادھر نہیں آئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!میری تحقیق کے مطابق گورنر نے 24۔جولائی کو واپس کئے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ کی تحقیق کا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ Bills گورنر سے واپس نہیں آئے۔

جناب سپیکر:آپ لاء منسٹر کی بات سنیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!جو نقطہ نظر محسن لغاری صاحب نے پیش کیا ہے اس کو پورے ہاؤس نے سنا ہے اور جواباً جو میں نے عرض کیا ہے کہ Rule 113 کے تحت جو بھی updated procedure ہونا ہے وہ اس میں درج ہے تو اس لئے آپ put questions کریں اور ہاؤس کی رائے لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!آپ یہ ruling دے دیں کہ گورنر سے Bills واپس آئے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،آپ کو پتا نہیں ہے کہ اسمبلی dissolved ہوئی تھی جس وقت کی آپ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!جب گورنر نے یہ Bills واپس کئے تھے تو کیا اس وقت 24۔جولائی کو اسمبلی dissolved ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، بس جو بات rule 113 میں لکھی ہوئی ہے وہ آپ kindly پڑھ لیں وہ ہمیں یہاں تک ہی رکھتا ہے کہ یہ ہاؤس میں پاس ہو گا جس طرح سے message آیا ہے اس کو سیکرٹری نے convey کرنا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس Bill کو بھی reconsider کرنا ہے۔

جناب سپیکر: No, no سیکرٹری نے آپ سب کو rule 113 کے تحت اس کی اطلاع 09-12-09 کو دے دی تھی اس کے بعد اب منسٹر صاحب نے اس کو پیش کرنا ہے اور وہ پیش کر رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ ایسے پاس نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی، rule 113 کے تحت آپ کو اطلاع دے دی گئی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہاؤس میں بل کو دوبارہ پاس ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں ہو سکتا ہاؤس میں وہ بات آ رہی ہے ناں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بل کو پاس ہونا ہے اور اس کا ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس میں matter آ رہا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بل ہاؤس میں clause by clause reconsider ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، اگر آپ اس میں کوئی objection لاتے تو ہم ضرور دیکھتے۔ No, no, this is not right. You have lost the time.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس پر کوئی amendment نہیں آتی اس کو بھی clause by clause consider کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم اس کو clause by clause لیتے ہیں۔ اب ہم اس کو clause by clause لے چکے۔ اس میں صرف ایک word کی بات ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: چاہے ایک comma کی بات ہو اس کو دوبارہ آنا ہو گا۔

جناب سپیکر: ہم اس میں ہاؤس کی مرضی کے مطابق ترمیم کریں گے۔ وہ ہاؤس کی مرضی سے ہو گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: ہاؤس کی مرضی سے نہیں rules کے مطابق ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ابھی میں اس پر question put کرتا ہوں۔ آپ ذرا غور سے سُنیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم آپ کے اس رویے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرا رویہ آپ سے کبھی غلط ہوا ہے نہ ہو گا۔ آپ نے ویسے اپنی مرضی کرنی ہے تو آپ کی مرضی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس بل کو bulldoze کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، there are rules اور میں rules کے مطابق چل رہا ہوں۔ I am doing according to the rules my dear. I am fulfilling this.

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم۔

جناب سپیکر: No, no آپ تشریف رکھیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Mr. Speaker! This is the constitution and these are the relevant rules.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہم آپ سے request کر رہے ہیں کہ اس بل کو bulldoze کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات بڑے آرام سے سُنی ہے اور اب اگر آپ کے مؤقف میں مضبوطی نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اسے ہاؤس میں put کریں۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس میں put کروں گا، آپ بیٹھیں۔ پھر ذرا face دیکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ قانون اور آئین کے مطابق نہیں ہے بلکہ قانون کے خلاف بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: میں قانون اور آئین کے مطابق جا رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: میں اس سے مطمئن ہوں۔ چودھری صاحب! ان کو بٹھائیں یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ غلط ہے میں اس کو نہیں مانتا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔ معزز و محترم لغاری صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: تین دن اس کا انتظار کر کے ایک غلط precedent کو follow کر لیا جائے تو میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے کہ میں غلط precedent follow نہیں کر رہا۔ یہ precedent اسی طرح ہے جس طرح سے میں کر رہا ہوں۔ شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد محسن خان لغاری احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

The motion moved and the question is:

"That the message of the Governor in respect of the Ali Institute of Education, Lahore Bill, 2008, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Minister for Law may move the motion for amendment in the Bill.

میرے خیال میں اتنی دیر میں ان کو بلوا لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! نہیں، یہ کوئی رویہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ بس بات ہو گئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کوئی رویہ نہیں ہے کہ آپ rules کے مطابق اپنی بات کریں اور جب دوسری طرف سے اس کا جواب آ جائے تو پھر بھی وہ اس

بات پر بضد ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے اور پورے ہاؤس کو مجبور کیا جائے کہ جو میں کہہ رہا ہوں اس کو تسلیم کیا جائے یہ کوئی رویہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پھر بھی ہمیں ان کو منانا ہو گا۔ اولکھ صاحب! آپ ان کو منا کر لائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): وہ آپ بالکل منائیں۔ پارلیمانی روایات ہیں اس کے مطابق آپ دوستوں کی ڈیوٹی لگائیں ان کو بھیجیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی motion پڑھیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That for the word "Chancellor", wherever occurs in the Bill, the word "Patron" shall be substituted."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That for the word "Chancellor", wherever occurs in the Bill, the word "Patron" shall be substituted."
>
> Now, the motion moved and the question is:
>
> "That for the word "Chancellor", wherever occurs in the Bill, the word "Patron" shall be substituted."

(The motion was carried)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہاں پر معزز ممبران کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پورا بل after consideration، پاس ہونے کے بعد گورنر صاحب کو submit کیا گیا۔ اس میں صرف اتنی بات تھی کہ کیونکہ اس Institution کے Executive and Administrative Head کا نام Vice-Chancellor کی بجائے Rector تھا تو اس لئے وہاں سے یہ اعتراض ہوا اور یہ message آیا کہ Rector کے ساتھ Patron tally نہیں کرتا تو Chancellor کے لفظ کو Patron سے تبدیل کر دیا جائے۔ اتنی بات کے اوپر سارے بل کو reconsider کرنا یہ کہاں کا اصول تھا؟

(اس مرحلہ پر جناب محمد محسن خان لغاری اپنا احتجاج ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ کے تشریف لانے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the Ali Institute of Education, Lahore…

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھی نے جو point out کیا تھا وہ ٹھیک تھا۔ آپ کے پاس اختیار ہے اور لاء منسٹر صاحب بھی اس پر suggestion دے سکتے ہیں۔ Rules suspend کرنے کا اختیار آپ کے پاس ہے اور پہلے بھی rules suspend کئے جاتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم نے rules suspend نہیں کئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): اگر آج rules suspend کر کے اسے take up کر لیتے تو زیادہ اچھا تھا ورنہ ان کا objection valid تھا۔ میں نے یہی گزارش کرنی تھی کہ اگر suspend rules کر کے پاس کروا لیتے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ اب rules کو درخور اعتنا بھی نہیں سمجھا گیا rules suspend بھی نہیں کئے گئے۔ ہم نے اتنی استدعا کرنی تھی باقی آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: I did according to rules. جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کیونکہ یہ تمام معاملہ according to rules ہے اس لئے rules suspend کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

Sir, I move:

"That the Ali Institute of Education, Lahore Bill, 2008, as amended be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ali Institute of Education, Lahore Bill, 2008, as amended be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Ali Institute of Education, Lahore Bill, 2008, as amended be passed."

(The motion was carried)

(The Bill as amended is passed)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ 2010

MR. SPEAKER: Now, we take up another Bill No. 11 of 2010.

Minister for Law to introduce the King Edward Medical University (Amendment) Bill, 2010.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move to introduce the King Edward Medical University (Amendment) Bill, 2010.

MR. SPEAKER: The King Edward Medical University(Amendment) Bill, 2010 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report up to 15th March 2010.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ سے ایک قرارداد out of turn پڑھنے کے لئے request کی تھی وزیر قانون صاحب نے بھی اس کی اجازت دے دی ہے۔ اگر آپ بھی اجازت دے دیں تو میں آپ کی بڑی شکر گزار ہوں گی۔

جناب سپیکر: دیکھیں محترمہ! بات یہ ہے کہ اب اس کا ٹائم نہیں ہے۔ اگر ٹائم ہوتا تو میں یقیناً آپ کو موقع دیتا۔ آپ اگر اس وقت مجھے point out کرتیں تو میں یقیناً آپ کو اس کے لئے اجازت دیتا۔ صبح آپ اسے لے آئیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! یہ out of turn ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کے لئے تو rules suspend کرنے پڑتے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! قاعدہ 115 کے تحت میں آپ سے request کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: اب اس کا موقع کل آئے گا۔ اب تو وہ ٹائم نہیں ہے۔ کل آپ پیش کر لیں اس کو دیکھ لیں گے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: اگر آپ اجازت دے دیں تو پھر میں کل اسے پیش کر دوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اسے کل کر لیا جائے۔ اسی قسم کا ایک اور مسئلہ بھی تھا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! وہ میری ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی نہیں ہے وہ اور ہے اور ان سے میں committed ہوں۔ Let me start now. اب legislation ہو رہی ہے۔

Now take up the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill 2009 (Bill No. 30 of 2009).

Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill 2009, as recommended by

the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch, Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: I move:

"That the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2010."

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! آپ اسے پہلے پڑھیں گے۔

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2010."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اس ہاؤس کے سامنے ہماری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ ہم ایک اتنا خرچہ کرنے جارہے ہیں، ایک چیز پر اتنے پیسے خرچ کر رہے ہیں جو کہ شاید پنجاب کی تعلیم کا جو باقی بجٹ ہے اس سے بھی کہیں زیادہ اس پر خرچ کر رہے ہیں۔ ہم ہر تحصیل لیول پر اس کو introduce کر رہے ہیں اور claim یہی کر رہے ہیں کہ ایچی سن کالج بنا رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس قسم کے سکول ہر جگہ قائم کر سکیں لیکن پیسے کا اتنا زیادہ استعمال اور وہ بھی public participation کے بغیر، لوگوں کی input لئے بغیر کر رہے ہیں۔ اس وقت ہماری تعلیم کا جو حال ہے وہ آپ کو معلوم ہے اور جہاں تک دانش سکول کا تعلق ہے یہ محدود لوگوں کو تعلیم دے گا اور یہ مخصوص لوگوں کے لئے بنے گا۔ اس میں بہت اچھی اچھی باتیں کی گئی ہیں کہ غریب نادار لوگوں کو اس سے تعلیم دی جائے گی۔ کیا سارے غریبوں کو تعلیم دی جا سکے گی، کیا سارے نادار لوگوں کو اس سے تعلیم دی جا سکے گی؟ اس وقت ہمارے education system کا جو حال ہے ہم کم از کم ان لوگوں سے پوچھیں تو سہی کہ تم نے دانش سکول بنانے ہیں یا تمہارے پرائمری سکول کے اندر جو استاد نہیں ہیں، تمہارے پرائمری سکول کے اندر بیٹھنے کے لئے فرنیچر نہیں ہے، بلیک بورڈ نہیں ہے، کتابیں نہیں ہیں اور وہ چاہئیں۔ غرضیکہ جو کمیاں کوتاہیاں ہیں اس سسٹم کو ہم نے overall ٹھیک کرنا ہے یا آپ نے اتنے سارے پیسے اس ترجیحات پر لگانے ہیں۔ ہر تحصیل کے اندر دانش سکول بنانے کے لئے اربوں روپے چاہئیں جو کہ ایک محدود تعداد کے بچوں کو تعلیم دے سکیں گے اس لئے ہماری گزارش یہ ہے کہ اس کو circulate کر کے لوگوں کی اس پر opinion لے لی جائے تاکہ لوگوں کو ایک sense of

participation ہو کہ ہم بھی اس حکومت کے فیصلہ سازی کے عمل میں شریک ہیں۔ اتنی سی ہماری گزارش ہے اور میرے خیال میں یہ بڑی جائز ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! کوئی صاحب اس پر بولنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: ایک ایک کر کے بات کرتے ہیں تاکہ اس پر زیادہ وقت ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا! محسن لغاری صاحب کا بہت شکریہ کہ انہوں نے اس بل کو پڑھا اور اس پر اظہار خیال کیا ہے اور اس پر بہت اچھی باتیں کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ صرف ارادہ ہی نہیں بلکہ ہم ان چیزوں کو implement کریں گے اور quality education صرف امیروں کا حق نہیں ہے یا صرف ان لوگوں کا حق نہیں ہے جو بڑے سکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کروا سکیں۔ یہ ان لوگوں کا بھی حق ہے جن کے پاس بڑی فیس ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں اور یہ دانش سکول ہم تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر شروع کر رہے ہیں۔ یہ درست بات ہے کہ ہم first phase میں ہم ہر تحصیل میں دانش سکول قائم نہیں کر سکیں گے لیکن second and third phase میں انشاءاللہ تعالیٰ ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہم ہر تحصیل میں پہنچیں گے اور ہر جگہ پر ان بچوں کو جو quality education لینے کی اہلیت رکھتے ہیں، جن کا میرٹ بنتا ہے لیکن اس وجہ سے ان بڑے سکولوں میں داخل نہیں ہو سکتے کہ ان کے ماں باپ کے پاس اتنی فیس بھرنے کے پیسے نہیں ہیں۔ ان بچوں کے لئے یہ ایک اچھا منصوبہ شروع ہونے جا رہا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں اور اس کے بعد پھر پاکستان میں کیونکہ جو لوگ پنجاب سے پڑھ لکھ کر آگے بڑھیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ نہ صرف صوبہ پنجاب بلکہ ملک کی خدمت بھی کریں گے۔ یہ منصوبہ تعلیم کے میدان میں ایک بنیادی تبدیلی کا حامل ثابت ہو گا۔

اس میں جہاں تک ان کا یہ معاملہ ہے کہ public opinion کے لئے بھیجا جائے۔ یہ ہاؤس public opinion ہی ہے اور اس کا بھی ایک طریق کار ہے، سٹینڈنگ کمیٹی ہے وہاں پر جس opinion کا اظہار کیا گیا ہے، جس رائے کا اظہار کیا گیا ہے وہ بالکل public opinion ہے، آئین اور قانون کے مطابق اس

معزز ہاؤس اور اس سے آگے جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے وہ بالکل ایک competent institution ہے جو کہ public opinion کو اس کے ذریعے سے reflect ہونا ہوتا ہے۔اس پر بالکل consideration ہوئی ہے اور اب اس میں further public opinion کی ضرورت نہیں ہے۔

MR SPEAKER: Now the amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2010."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: Now the second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch, Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> "That the Punjab Danish Schools of Centres of Excellence Authority Bill, 2009 as recommended by the Standing Committee on Education be referred to a Select Committee consisting of the following members with instruction to report by 28th March 2010.

Mr. Shahid Mehmood Khan, Malik Muhammad Aamir Dogar, Dr. Farukh Javed, Malik Muhammad Nawaz, Malik Khuram Ali Khan, Mr. Shahan Malik, Qazi Ahmed Saeed, Ms. Fouzia Behram, Mrs. Amna Ulfat, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Danish Schools of Centres of Excellence Authority Bill, 2009 as recommended by the Standing Committee on Education be referred to a Select Committee consisting of the following members with instruction to report by 28th March 2010.

Mr. Shahid Mehmood Khan, Malik Muhammad Aamir Dogar, Dr. Farukh Javed, Malik Muhammad Nawaz, Malik Khuram Ali Khan, Mr. Shahan Malik, Qazi Ahmed Saeed, Ms. Fouzia Behram, Mrs. Amna Ulfat, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I oppose.

MR. SPEAKER: **Opposed.**

ڈاکٹر سامیہ امجد: محترم سپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ جب بھی کوئی حکومت آتی ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے ایجوکیشن اور ہیلتھ کو improve کرنے کے لئے سوچے، سمجھے اور اقدامات اٹھائے- یہاں پر بھی حکومت کی نیک نیتی تو شامل ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس سیکٹر میں جس میں بچوں کی ایجوکیشن ہے اس کو approach کرے- صرف اتنی بات کرنے والی ہے کہ پچھلی حکومت نے دسویں جماعت تک ساری تعلیم مفت کی تھی- کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ لوگ بی اے تک مفت تعلیم کرتے ، جتنا پیسا اس source پر خرچ کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ سکولز کے standard کو uplift کیا جائے ، گورنمنٹ سکولز کے بچوں کو سہولیات دی جائیں، استادوں کو پورا کیا جائے، مفت کتب دی جائیں، وظائف دیئے جائیں اور اس حکومت کی اس effort کو پوری دنیا میں quote کیا جاتا ہے کہ وہ ایک amendable effort تھی اور اسے internationally ہر forum پر quote کیا جاتا تھا- یہ جو

ایک اتنی بڑی رقم سے ایک parallel system سوچنے کی دانشمندی یا کسی دانشمند نے اسے شروع کیا ہے۔اس کی بجائے جو already پیسا خرچ کیا جا چکا ہے اسی کو strengthen کیا جاتا، infrastructure اور لڑکیوں کو وظائف دیئے گئے does and don't وظائف دیئے گئے، مفت کتب دی گئیں وہ اس میں شامل کی گئیں اس میں addition خوراک اور meals کی گئی ہے کہ ان بچوں کو داخل کیا جائے گا اور ان کو خوراک بھی دی جائے گی۔فرق صرف اتنا ہے کہ دانش سکول نے ابھی شروع ہونا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ ایکڑوں کے حساب سے زمینیں allocate ہوئی ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ اس کا build infrastructure کرنے کے لئے کروڑوں اور اربوں روپیہ خرچ ہونا ہے، فرق یہ بھی ہے کہ اس parallel system پر نئے سرے سے خرچ کرنے کی کیا دانشمندی ہے؟ میرے خیال میں اسے اس طرح سے دوبارہ consider نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ یہ بل ایک سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے اور اس فلسفے کو revise کیا جائے کیونکہ ان کی statement of objects and reason میں یہ واضح لکھا ہوا ہے کہ:

> There is to improve the standards of the existing schools and to update the infrastructure and human resource in order to build a strong foundation for the national buildings.

اس کا مطلب ہے کہ اس حکومت کو احساس ہے کہ already infrastructure جو کروڑوں اربوں کے 62 years کے بجٹ پر based ہے اس سے اتنی ناامیدی کیوں اور ان کا ان سے اس طرح trust کیوں اٹھ گیا ہے، وہ استانیاں جو پڑھا رہی ہیں کیا آپ نے ان سب کو فیل کر دیا ہے کہ وہ Centres of Excellence نہیں بن سکتے؟ کیا یہ failure کا اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم ان سکولوں کو ٹھیک ہی نہیں کر سکتے؟ حالانکہ یہ واضح ہے اور internationally renowned تھا کہ جو efforts ہماری حکومت نے کیں اس سے نہ صرف بچوں کی enrollment زیادہ ہوئی، نہ صرف استانیاں زیادہ ہوئیں بلکہ یہ claim جو اس document میں، یہ خواہش جو اس document میں یہ حکومت کر رہی ہے اسے پورا کیا گیا۔UNO سے لے کر ہر اس ادارے نے جس نے اس کے لئے رقم دی، جتنا بھی انٹرنیشنل ادھار آیا، وہ اس گورنمنٹ سکول سسٹم کو strengthen کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔اقرار بھی کیا

ہے کہ اسی infrastructure کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس حکومت نے ایک نئے سسٹم کے بارے میں کیا سوچا ہے اور اس میں کیا دانشمندی ہے کہ یہ سسٹم ایک بھاری رقم سے بنایا جائے گا اس کی کیا ضرورت تھی ؟ پھر ایک جملے میں اس چیز کو negate کر دیا گیا اور پرائیویٹ سکولوں کی بہت زیادہ تعریف کر دی گئی ہے کہ پرائیویٹ سکول سسٹم excellence ہے۔ ایک اور semi private ڈی سی اوز کے under جو کچھ بھی شرائط لکھی ہیں مفت تعلیم، غریب کے بچے یہ اس میں ڈال کر انہیں excellence کہہ دیں گے۔یہ ایک انتہائی مہنگی اور انتہائی imperceptible چیز ہے۔کتنے اضلاع ہیں جن میں آپ پرائیویٹ سکولوں کو pilot کر کے شروع کر لیں گے، already حکومت کے پاس کتنی زمین موجود ہے جس میں یہ دوبارہ infrastructure بنالیں گے اور اس میں کیا دانشمندی ہے ؟ یہ باتیں reconsider کرنے کے لئے میں ہاؤس سے اپیل کروں گی کہ اگر سٹینڈنگ کمیٹی نے اس ہاؤس کی sense لی ہے سر آنکھوں پر لیکن وہاں پر بھی جو ووٹ دینے اور representation کا مختلف سیاسی جماعتوں کی percentage ہے اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں positive criticism incorporate ہو گئی۔اسی طرح لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں چار ساڑھے چار گھنٹے کی بحث کے بعد بھی اس ایوان اور سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی logical باتوں کو نہیں مانا گیا تھا اور اس میں بھی کوئی خاص امید نہیں، یہ تو سیاست کی بات ہی نہیں بلکہ یہ تو بچوں کے مستقبل کی بات ہے۔بچوں کو excellence میں لے جانا اور اپنے existing schools کو آگے تک لے جانا ہی عقلمندی ہے۔کیا ہی اچھا ہوتا ہے کہ ہم کہتے کہ ہاں اس گورنمنٹ نے challenge meet کئے ہیں اگر ہم میٹرک تک تعلیم مفت کر سکتے تھے اور اسے چلا سکتے تھے اور international repute لے سکتے تھے تو یہ حکومت اپنے سٹوڈنٹس کو higher یا بی اے تک تعلیم مفت کرتی اور انہیں facilitate کر کے internationally compete کراتی لہذا میں اس ہاؤس سے استدعا کروں گی کہ in the good sense and for the sake future of their children of the پنجاب کے اس ٹیچنگ سسٹم کو یہ سزا نہ دیں۔جب پوری دنیا نے مانا کہ یہ سسٹم بہتر ہوا ہے تو آج اس دانش سسٹم کو establish کر کے ایک practical جواب دے رہے ہیں کہ آپ میں existing government system کو improve کرنے کی کوئی خواہش نہیں ہے بلکہ ان سے compete کرنے کے لئے ایک دانش سکول سسٹم introduce کرایا جا رہا ہے اس طرح اپنے

ہی گھر میں دوclasses بن رہی ہیں۔ آپ جس چیز کوdiscourage کرنے کاclaim کر رہے ہیں آپ اسے اپنے عمل سےnegate کر رہے ہیں۔اگر آپ سوچیں تو کہیں بھی دانشمندی نہیں ہے۔ایک سکول میں بھی نہیں تھا کہO level اور میٹرک رکھا جائے تمام چیزوں کو ایک سطح پر رکھا جائے لیکن آپ تو پورا سکول سسٹم قائم کرنے چل پڑے۔ یہ کس قسم کی دانشمندی ہے پھر انگلیاں اٹھیں گی کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے انہیں یہ مشورے دیئے۔وہinternational study and national اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے جو فلسفےestablish کئے ان کوfailure کی طرف دھکیلنے میں یہ ایک بہت بڑا قدم ہو گا۔ گورنمنٹ سکولوں کو اس طرح اندھیروں میں دھکیلنے میں کوئی بھی عقلمندی اور دانشمندی نظر نہیں آتی۔ تمام والدین جو اپنے بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لیتے ہیں اور غریبوں کے بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں،جو مساوات کی بات کرتے ہیں،جو equality of education کی بات کرتے ہیں اور جو یہ بات کرتے ہیں کہ پنگھوڑے اور تعلیمی اداروں میں classification نہیں ہونی چاہئے۔یہ Bill لا کر ان سب کی نفی کی گئی ہے۔یہ دانش سکولز اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یہ حکومت ایک نئےschool system and class system کو establish کرنے چلی ہے۔اسBill کے حق میں جو بھی ووٹ پڑے گا وہ اسی چیز کے اوپر پڑے گا کہ انہوں نےclass within a class create کر دی ہے۔یہ ان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہclass within a class create کریں لہٰذا میں اس ایوان سےappeal کروں گی کہ اس Bill کوreconsider کرنے کے لئےSelect Committee میں بھیج دیں۔یہی وہ وقت ہے کہ جس میںbrain storming کی جائے،یہی وہ وقت ہے کہ جس میں بات کی جائے،یہی وہ وقت ہے کہ جس میں نئےhorizons کھولے جائیں اور یہی وہ وقت ہے کہ جس میں class within a class کی فلاسفی کوnegate کیا جائے۔اگر یہschool system قائم ہو گیا تو پھر یہ حکومت کا ہی قدم ہو گا کہ وہ اپنےexisting system پر اعتماد نہیں کرتی اور ایک نئی چیز کوcreate کر رہی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!اسBill کوSelect Committee کے سپرد کیا جائے کیونکہ اس پر تھوڑی سی مزید سمع خراشی کرنے کی ضرورت ہے۔اس میں ایک بہت important matter بھی چھپا ہوا ہے جو کہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔سب سے پہلی بات تو یہ ہے

کہ Centres of Excellence بنانے کے لئے already جو سکول exist کرتے ہیں ان کو کیوں upgrade نہیں کیا جاتا، ان میں missing facilities کو کیوں پورا نہیں کیا جاتا اور ان میں second shift شروع کروا کر تعلیم سے محروم رہ جانے والے بچوں کو موقع کیوں فراہم نہیں کیا جاتا؟ اس وقت دانش سکول کے لئے جو غیر دانش مندانہ اقدامات کئے گئے ہیں، اس کی ذرا حالت زار ملاحظہ فرمائیں کہ اس پراجیکٹ میں 350 ملین روپے فی سکول کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور اس کے اوپر ہر سال 65 ملین روپے خرچ آئیں گے۔ ایک طرف حالت یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے ہم 175۔ارب روپے میں سے صرف 120۔ارب روپے لے رہے ہیں۔ ہمارا صوبہ پہلے ہی 75۔ ارب روپے overdraft میں جا رہا ہے اور اس رقم کو loan میں convert کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ابھی 21۔ارب روپے کا overdraft باقی ہے جبکہ 27۔ارب روپے ہمارے پاس آخری limit ہے۔ ذرا سوچئے کہ ہمارے پاس صرف 27۔ارب روپے کی آخری limit ہے اور اس میں سے ہم اتنے مہنگے projects لگانے جا رہے ہیں۔ یہ projects صرف limited area کو cover کر سکیں گے۔ کیا اس سے مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکیں گے، کیا ہر بچہ اس کے اندر fall کر سکے گا اور کیا تمام area کے لوگوں کو یہ سکول cater کر سکے گا؟ اس ایک دانش سکول پر 350 ملین روپے خرچ آئیں گے اور 65 ملین روپے اس کے سالانہ اخراجات ہوں گے۔ صوبہ اس وقت خسارے میں جا رہا ہے، overdraft لینا پڑ رہا ہے اور اس overdraft کو loan میں convert کرایا جا رہا ہے تو ایسی صورتحال میں یہ کیسے ممکن ہے کہ اس project کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے گا، اتنی بڑی بڑی رقوم کہاں سے آئیں گی؟ پہلے سے موجود سکول خالی پڑے ہوئے ہیں، ان میں استاد موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے بچے تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں۔ اگر پہلے سے موجود سکولوں کو تھوڑا سا بہتر کر لیا جاتا، یہ اخراجات ان سکولوں پر کر لئے جاتے تو زیادہ بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لہذا میرا یہی خیال ہے کہ اتنے heavy اخراجات کرنے کی ضرورت بالکل نہیں ہے۔ شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس Bill کو Select Committee کے سپرد کرنے کی بات ہو رہی ہے تو اس حوالے سے میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ دانش سکولوں کے قیام سے اگر حکومت یکساں تعلیمی نظام رائج کرنا چاہتی ہے---

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا نام اس amendment کے movers میں نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا نام movers میں ہے۔ یقین کریں کہ جب آپ بات کرتے ہیں تو میں بڑے غور سے سنتی ہوں۔ آپ نے خود میرا نام پکارا تھا اور میں نے سنا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، میں معذرت چاہتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں عرض کر رہی تھی کہ اگر دانش سکول کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ صوبے میں ایک یکساں تعلیمی نظام رائج کیا جائے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ دانش سکول نہیں بلکہ یہ ایچی سن revival programme ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ایک طرف تو ہم دانش سکول کی بات کر کے دانش اور عقل والی باتیں کرتے ہیں لیکن جنہوں نے ہماری یہ گزارشات سنی ہیں، یعنی وزیر تعلیم صاحب، وہ یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں۔ تو پھر یہ کس قسم کی عقل و دانش کی باتیں کی جا رہی ہیں؟ اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس دانش سکول سسٹم کا بھی وہی حشر ہو جو کہ سستی روٹی کا ہوا ہے تو پھر ہم کیا کہہ سکتے۔ اگر ہم واقعی seriously یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آنے والی نسلوں کے لئے کچھ بہتر کام کرنا ہے ان کو ایک تعلیم یافتہ اور مہذب معاشرے میں convert کرنا ہے تو پھر ہم حکومت کے ہر اس اقدام کو appreciate کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے اپنے پچھلے tenure میں ایک third party evaluation کروا کر گھوسٹ سکولوں کو identify کروایا تھا، missing facilities کو پورا کروایا تھا۔ ہم حکومت کے ان اقدام کو appreciate کرتے ہیں لیکن اس دانش سکول سسٹم کی باگ ڈور پھر اسی بیوروکریسی کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے، پھر مجھے سفارش کے لئے بیوروکریٹ کے پاس جانا پڑے گا، پھر مجھے اپنے بچے کو داخل کروانے کے لئے ڈی سی او کے دفتر میں جا کر لمبی قطار میں لگنا پڑے گا اور کہنا پڑے گا کہ براہ مہربانی آپ میرے بچے کا یہاں پر admission کر دیں۔ یہ کس طرح سے یکساں تعلیم کا نظام رائج ہو گا؟ وہ سرکاری سکول جو کہ کئی سالوں سے exist کر رہے ہیں، وہاں پر بچے آج بھی زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں، جہاں پر bathrooms کی سہولت نہیں ہے، جہاں پر اساتذہ نہیں ہیں، بچیوں کے ایسے سکول بھی ہیں کہ جہاں پر ریاضی اور

سائنس پڑھانے کے لئے استاد موجود نہیں ہیں۔ قوم کے ان نونہالوں کا کیا قصور ہے؟ میں on the floor of the House یہ بات کہنا چاہتی ہوں اور یہ history کی بات ہے کہ ہمیشہ وہی بچہ یا بچی اول، دوم یا سوئم آئی ہے کہ جس نے سرکاری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے۔ جب یہ بچے پہلی ، دوسری یا تیسری پوزیشن میں آتے ہیں تو ان کو دو، تین یا پانچ لاکھ روپے مل جاتے ہیں لیکن باقی بچوں کا کیا قصور ہے، ان کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ حکومت پہلے ان existing سکولوں میں missing facilities کو پورا کرتی، پہلے ان سکولوں کو upgrade کیا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ان سکولوں اور ہمارے بچوں کے مستقبل کو تو انہوں نے این جی اوز کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ این جی اوز زکوٰۃ کی مد سے یا ادھر اُدھر، بین الاقوامی طور پر ہمارے بچے دکھا کر امداد کی صورت میں پیسے حاصل کر رہی ہیں۔ کیا ہمارے بچے ان سرکاری سکولوں میں اس زکوٰۃ یا امداد والی کمائی سے پڑھیں گے، کیا حکومت کوئی ایسے اقدامات کر رہی ہے کہ ان تمام سرکاری سکولوں کے بچوں کو ان دانش سکولوں میں convert کر دیا جائے گا؟ میں جانتی ہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔ اگر انہوں نے کوئی عقل و دانش کی بات کرنی تھی، اگر دانش نام اتنا ہی پیارا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیہر صاحب! یہ بتائیں کہ بی بی نے کیا بات کی ہے؟

جناب احمد حسن ڈیہر: جناب سپیکر! جو اچھا کام کرتا ہے اس کی یہ مخالفت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے یہ نہیں کہا very sad بڑا افسوس ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں کہ:

طعنے میں ان کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

جناب سپیکر! یہ اپنی خُو نہ بدلیں گے میں اپنی وضع کیوں چھوڑوں؟ اگر "دانش" نام رکھ دینے سے دانش مندی، عقل اور فہم آجاتی ہے تو حکومت سرکاری سکولوں کے نام بدل کر دانش سکول رکھ دیتی، جو کہ بہت سالوں سے exist کر رہے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ ایک نیا ڈرامہ

create کر کے، ایک سیاسی شعبدہ بازی کر کے تنور لگا کر آپ حق دار کو اس کے حق سے محروم کر رہے ہیں یہ کس قسم کی عقل و دانش کی بات ہے؟ آپ دیکھیں کہ اس میں beneficiaries کتنے ہیں اور جو طبقہ اس سے محروم ہو رہا ہے ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے۔ انہوں نے پچھلے سال جب بجٹ میں فنڈز رکھا تھا تو یہ انہی کی رپورٹ ہے کہ یہ اس کا صرف 27% utilize کر سکے ہیں اس دانش سکول کے فنڈز میں محض 27 فیصد پیشرفت ہوئی ہے باقی سارا فنڈ unutilized رہا تو جب آپ کے پاس vision ہی نہیں ہے، ایک thought ہی نہیں ہے، ایک plan ہی نہیں ہے تو یہ بل لا کر اس کو 10 منٹ میں پاس کروائیں یا اس کو دو سال میں پاس کروائیں اس کا کیا فائدہ ہے؟ ہم قوم کو اس طرح کی باتوں سے تعلیم یافتہ نہیں کر سکتے۔ یہ اسمبلی ہے اس کا ایک تقدس ہے یہاں پر بیٹھا ہر معزز ممبر چاہے وہ elected ہے یا وہ reserve seats پر آیا ہے وہ لوگوں کی ترجمانی کر رہا ہے۔ ہم ہر بات پر دیکھتے ہیں کہ امریکہ میں کیا ہو رہا ہے، یورپ میں کیا ہو رہا ہے ہم نے ان کی اچھی باتیں کبھی adopt نہیں کیں وہاں پر اگر کوئی legislation ہوتی ہے اس پر 4/4 سال لگتے ہیں۔ وہاں پر scoring point نہیں ہے کہ 2 سال میری حکومت رہی اور میں نے 50 بل پاس کئے، 3 سال اس کی حکومت رہی وہ ہار گیا کیونکہ اس نے 29 بل پاس کئے۔ یہ قوم کا مستقبل ہے جو آج یہاں پر decide ہونا ہے تو کیا یہی ہو گا کہ سستی روٹی اور کچی آبادی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس بارے میں بات کریں جو اس وقت زیر بحث ہے، آپ اس amendment پر بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اسی بارے میں بات کر رہی ہوں اس کو کمیٹی میں کیوں نہ دیں؟

جناب سپیکر: میں اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ جنگل کے بادشاہ ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو نہیں ٹوکا، جب تک آپ relevant رہیں گی میں نہیں ٹوکوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ ذرا ہاؤس کو in order کریں کیونکہ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: Order, order. حضرت! آپ مجھ سے بات کریں۔ آپ بیٹھیں، بیٹھیں۔ جی، بیٹھیں No, no. please آپ کی بڑی مہربانی۔ No. No point of order (قطع کلامیاں)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہی ہوں کہ اس بل کو دوبارہ Select Committee کے سپرد کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس دن اس House میں کچی آبادی کا بل اسی طرح سے پاس ہو گیا تھا ہمارے honourable Parliamentary Secretary "سماء" ٹی وی کے ایک پروگرام میں بیٹھے تھے اور مہر بخاری ان سے کچی آبادی کے اس بل کے بارے میں پوچھ رہی تھی تو He was black.

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں ورنہ میں مائیک بند کرتا ہوں آپ دانش سکول کے بارے میں بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں دانش سکول کے بارے میں ہی بات کر رہی ہوں۔ اس کو اتنی جلدی decide نہ کریں اس کو کمیٹی میں لے جائیں جو لوگ اس شعبہ سے متعلقہ ہیں ان کو on board لیا جائے، اس honourable House میں تمام متعلقہ political parties کو on board لیا جائے۔ یہ کوئی چھوٹا سا issue نہیں ہے یہ ہماری قوم کا مستقبل ہے جو یہاں decide ہونے جا رہا ہے۔ جب تک ہمارے بچے زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہوں گے اس وقت تک ہماری قوم کس طرح سے ترقی کرے گی اور ہمیں اچھے اور بُرے کی تمیز کا کس طرح سے پتا چلے گا؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر! آپ نے بھی مہربانی کر کے دانش سکول کی حد تک ہی رہنا ہے کسی اور طرف نہ نکلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسی حد تک رہوں گا کیونکہ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ کافی لمبا بل ہے اور ہم نے اس کو انشاء اللہ تعالیٰ آج ہی پاس کرنا ہے۔ میں اپوزیشن کے معزز بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ ہم existing

systemکے parallelکوئی نظام نہیں لا رہے انہوں نے existing systemکی جو حالت بتائی ہے میں اس کو contradictنہیں کرتا بلکہ میں اس کو welcomeکرتا ہوں اور appreciateکرتا ہوں کہ چلئے ہمیں تو دو سال پہلے پتا چل گیا تھا کہ یہ حالت ہے لیکن آج انہیں بھی معلوم ہو گیا کہ existing systemکی یہ حالت ہے اس لئے یہ اب ان لوگوں سے پوچھنے والے بنیں گے جو لوگ یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم نے existing systemکو بہت improveکر لیا ہے۔ Existing system جس طرح کا ہے جس طرح سے انہوں نے بیان کیا ہے ہم اس کو competeیا replaceکرنے نہیں جا رہے، ہم اسی کو رکھیں گے اور improveکریں گے وہی آگے چل کر لوگوں کے معاملات کو بہتر کرے گا۔ ہمارے دینی مدارس میں اس وقت thousands hundredبچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اس کے متعلق consensusہے کہ وہاں پر جس قسم کا mind setباہر آ رہا ہے اس میں تھوڑی سی softness، دنیا اور عصر حاضر کے تقاضوں کی آمیزش بڑی ضروری ہے اس کے لئے ہم دو طرح سے کام کر رہے ہیں۔ ایک تو ہم نے یہ کیا ہے کہ دینی مدارس کے منتظمین سے رابطہ کیا ہے، ان کا ایک علیحدہ بورڈ بنا رہے ہیں اور انہیں اس طرف لا رہے ہیں کہ آپ ان مدارس میں کمپیوٹر، سائنس اور باقی جدید تعلیم بھی دیں تاکہ وہاں پر پڑھنے والا بچہ صرف امام مسجد یا کوئی مولوی نہ بنے بلکہ وہ کلرک بھی بن سکے، آفیسر بھی بن سکے، وہ فوج میں بھی جا سکے، وہ انجینئر بھی بن سکے اور وہ میڈیکل کالج میں بھی داخلہ لے سکے۔ اس کے ساتھ ہی ہم priority firstکے طور پر ان غریب علاقوں میں جہاں ماں باپ اس بات پر مجبور ہیں کہ وہ اپنے بچے کو عام سکول میں بھیجنے کی بجائے مدرسے چھوڑ آتے ہیں کیونکہ وہاں پر اس کی روٹی، پانی، خرچہ اور ہر چیز مفت ہوتی ہے وہ چونکہ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے وہ بچے کو وہاں بھیج دیتے ہیں ان کو ایک متبادل فراہم کرنے کے لئے یہ سسٹم launch کیا جار ہا ہے اور nationally اور internationally بھی اس کی بڑی ضرورت سمجھی گئی ہے اور یہ سسٹم ان غریبوں کے بچوں کے لئے ہے جو اپنے بچوں کی تعلیم کا خرچہ برداشت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں ان کو وہاں پر ایک متبادل سسٹم فراہم کیا جائے گا جہاں پر ان کے بچے دینی اور دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم بھی حاصل کر سکیں گے اور وہاں پر ان کا کھانا، پینا، پہننا، فیس، ہر چیز گورنمنٹ کے ذمے ہو گی۔ جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ اتنا بڑا خرچہ، میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس وقت جس مشکل میں ہیں اور جن حالات سے

دوچار ہیں اس کی کوئی بھی قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ ہمیں ان غریب علاقوں میں ایک parallel system لانا ہو گا اور اس کے لئے جو بھی قیمت ادا کرنی پڑے ہمیں ادا کرنی ہو گی اور ان لوگوں کو ایک متبادل سسٹم فراہم کرنا ہو گا تاکہ وہ اپنے بچوں کو اِس جگہ پر پڑھائیں یا اُس جگہ پر پڑھائیں اور ان کی یہ مجبوری ہے کہ وہ ان کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے۔ انہیں کپڑا دے سکتے، ان کی فیس دے سکتے اور نہ ہی انہیں کھانا دے سکتے ہیں تو یہ چیز انہیں ایک مخصوص طرف جانے پر مجبور نہ کرے اس لئے یہ سسٹم existing system کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ ایک دوسری طرح کا سسٹم ہے جسے ہم بہتر کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک متبادل فراہم کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

Now, the amendment moved and the question is:

"That the Punjab Danish Schools of Centres of Excellence Authority Bill, 2009 as recommended by the Standing Committee on Education be referred to a Select Committee consisting of the following members with instruction to report by 28th March 2010.

Mr. Shahid Mehmood Khan, Malik Muhammad Aamir Dogar, Dr. Farukh Javed, Malik Muhammad Nawaz, Malik Khuram Ali Khan, Mr. Shahan Malik, Qazi Ahmed Saeed, Ms. Fouzia Behram, Mrs. Amna Ulfat, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority Bill, 2009 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once.''

(The motion was carried)

جناب محمد محسن خان لغاری: ہماری آواز اونچی تھی۔

جناب سپیکر: آواز کی بات نہیں اکثریت کی بات ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری آواز اونچی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کی آواز ماشاءاللہ بڑی سریلی ہے۔

CLAUSE-3

MR. SPEAKER: The second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause.

Now, clause 3 of the Bill is under consideration. There are four amendments in this motion. The first amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

کورم کی نشاندہی

MR SHER ALI KHAN: Mr. Speaker! Before I move this amendment, legislation is a serious business

اور ہمارا primary reason to be here is legislation. میرے خیال میں یہاں کورم ہی نہیں ہے۔ یہاں پر لوگ serious ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے، کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب شیر علی خان: میں اپنے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں کہ وہ seriously legislation میں حصہ لے رہے ہیں۔

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

(---جاری)

جناب سپیکر: جی۔

MR SHER ALI KHAN: Sir, I move:

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (4), for Para (b), the following be substituted:-

"(b) Five members of the Provincial Assembly of the Punjab…"Members" of which two shall be nominated by the Government, two by the Speaker and one by the Leader of the Opposition.

Explanation: While nominating members of the Assembly, due representation shall be given to the women members."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (4), for Para (b), the following be substituted:-

(b) Five members of the Provincial Assembly of the Punjab…"Members" of which two shall be

nominated by the Government, two by the Speaker and one by the Leader of the Opposition.

Explanation: While nominating members of the Assembly, due representation shall be given to the women members. "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I oppose it.

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! جو original Bill پیش کیا گیا تھا۔ اس میں propose تھا کہ اتھارٹی میں چیف منسٹر پنجاب، چیف سیکرٹری پنجاب، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو، سیکرٹری ایجوکیشن، سیکرٹری فنانس اور مینجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ اس میں کمیٹی نے جو recommend کیا ہے کہ:

Chief Minister of the Punjab, three members of the Provincial Assembly of the Punjab nominated by the Speaker of the Assembly, Chief Secretary Punjab, Senior Member of the Board of Revenue, Punjab, Secretary to the Government, Education Department, Secretary to the Government, Finance Department, Managing Director.

جناب سپیکر! میں نے جو amendment propose کی ہے اس میں صوبائی اسمبلی کے پانچ اراکین اس لئے propose کئے ہیں کہ بل میں چار وزیر اعلیٰ سمیت اراکین ہیں اور پانچ بیوروکریٹ ہیں۔ میرے خیال میں جس طرح ہم نے لوکل گورنمنٹ میں بھی بیوروکریٹس کو ہر چیز دے دی ہے تو کم از کم ان سکولوں کی جو اتھارٹی ہم بنانے جا رہے ہیں اس میں زیادہ تعداد Legislators کی ہونی چاہئے۔ اس میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی طرف سے ایک نمائندہ اور دو سپیکر صاحب کے نامزد اور دو حکومت کی طرف سے ہونے چاہئیں اور اس میں خواتین کی نمائندگی کو بھی لازم کیا گیا ہے۔ اگر یہ ترمیم لائی جائے گی تو ہم supremacy of the Parliament کو ensure کریں گے۔ ہم جب legislation کر رہے ہیں تو ہم اس کے لئے بیوروکریسی کے dependent ہیں۔ ہمیں یہ روش ختم کرنی چاہئے کہ بیوروکریسی ہی ہر چیز کر سکتی ہے۔ میرے خیال میں ہم Legislators جو قانون بنا سکتے ہیں وہ اس پر عمل بھی بہتر طریقے سے کرا سکتے ہیں۔ اس بل میں پہلے لکھا ہے کہ:

Town or Tehsil means a Town or Tehsil as defined in the Punjab Local Government Ordinance, 2001.

اس میں یہ عرض ہے کہ Local Government Ordinance, 2001. بھی repeal ہونے جارہا ہے۔ آپ اس میں پھر amendments لائیں گے۔ This legislation is bad legislation ہمارا اس ترمیم کو لانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اس اتھارٹی میں وزیراعلیٰ سمیت اسمبلی کے 6 نمائندے ہوں اور 5 Government functionaries ہوں اور Legislators کو dominate کرنا چاہئے۔ اس کے نیچے لکھا ہے کہ:

(5) The Chairperson may co-opt any Government servant or any person from the private sector with experience in the field of business, education, literature, academia, fine arts, public service, social work or development sector, as member of the authority for a meeting or for a specified period.

جناب سپیکر! جب چیئرپرسن کو آپ اتنا اختیار دے رہے ہیں کہ وہ کسی کو co-opt کرلے تو بہتر نہیں ہے کہ Legislator کو ہی co-opt کرلیا جائے اور ہم پہلے ہی Legislators کو اس اتھارٹی میں ڈال دیں۔ جہاں تک رانا صاحب نے یہ فرمایا کہ ہم parallel system نہیں بنانے جا رہے تو parallel system کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت مزید ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! جب کوئی existing system کے ساتھ ایک نیا سسٹم رائج کیا جائے تو وہی parallel system ہوتا ہے۔ انہوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مدرسوں کے حوالے سے فرمایا ہے تو ہم modern قسم کے مدرسے بنانے جارہے ہیں جس کا نام تو انہوں نے دانش سکول رکھا ہے اور متبادل یہ مدرسوں کا بنا رہے ہیں۔ یہ ایک confusing statement ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ دانش سکول propose کررہے ہیں کیونکہ backward areas میں چونکہ غریب لوگ ہوتے ہیں جو مدرسوں میں چلے جاتے ہیں اور ان کے والدین ایجوکیشن afford نہیں کرسکتے اس لئے یہ اُن کے لئے

بنائے جارہے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایچی سن کالج کی طرز پر یہ سکول بنائے جائیں گے۔ ایچی سن کالج تو انگریز نے مال روڈ پر بنایا تھا لیکن یہ دانش سکول جہاں پر بنارہے ہیں وہاں پر تو مفرور رہتے ہیں۔ ان کے Consultant نے اسے unfeasible کر دیا ہے لیکن یہ پھر بھی جنگل کے اندر بنائے جارہے ہیں حالانکہ میلوں میل وہاں پر بجلی ہے نہ پانی ہے۔ آپ جا کر وہ جگہ visit کریں تو آپ حیران پریشان ہوں گے کہ یہاں کون آئے گا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ سکول مدرسوں کے متبادل لارہے ہیں۔ مدرسے بھی main roads پر بنے ہوئے ہیں اور ایچی سن کالج بھی مال روڈ پر بنا ہوا ہے جس کو یہ replace کررہے ہیں تو جنگل اور بیابان میں کوئی سکول نہیں چلتا۔ جس طرح آرمی کو بلا کر انہوں نے گھوسٹ سکول identify کرائے تھے تو ultimately اب یہ نئے گھوسٹ سکول بنانے جارہے ہیں جو صرف پیسا ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ میں ان کی نیت پر شک نہیں کرتا کیونکہ ان کا ارادہ اچھا ہوگا لیکن اُس کی کم از کم situation تو ایسی بنادیں جہاں پر لوگ اپنے بچوں کو بھیجنے کو تیار ہوں۔ لوگ جنگل میں اپنے بچے کیسے بھیجیں گے؟ جہاں پر بھی انہوں نے یہ دانش سکول propose کئے ہیں،

کم از کم ہمارے ضلع میں جہاں یہ بننے جارہے ہیں وہ جگہ کسی لحاظ سے بھی رہائش کے قابل یا تعلیم کے حصول کے لئے موزوں نہیں ہے۔ یہ اتھارٹی جو آپ بنارہے ہیں اس میں اگر آپ Legislators کو زیادہ نمائندگی دیں گے تو وہ اپنے علاقوں کی بہتر نمائندگی کرسکتے ہیں۔ ہر علاقے سے اگر ایک نمائندہ ہوگا تو وہ اس علاقے کو بہتر طور پر identify کرکے بتا سکتا ہے کہ کس جگہ پر یہ دانش سکول ہونے چاہئیں؟ اگر اس طرح اسے بیوروکریسی کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ خود ہی identify کریں، خود ہی پیسے لگائیں، خود ہی سکول بنائیں اور خود ہی سکول چلائیں تو میرے خیال میں ہم اسمبلی کی طرف سے بہت بُرا قانون پاس کرنے جارہے ہیں۔ انہی گزارشات کے ساتھ میں ختم کروں گا اور پھر سے کہوں گا کہ اس اتھارٹی میں ہمارے Legislators کی زیادہ نمائندگی ہونی چاہئے اور خواتین Legislators کی بھی نمائندگی ہونی چاہئے۔ کم از کم ایک خاتون ممبر اس اتھارٹی کی ممبر ضرور ہو۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ میں سے کوئی اور بولے گا؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: نہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! شیر علی صاحب نے ایک چیز کی نشاندہی کی ہے کہ ایسی جگہ پر سکول بنائے جا رہے ہیں جہاں بجلی، نہ پانی ہے اور نہ کوئی approach ہے تو آپ اس چیز کا تھوڑا سا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو فرمایا ہے جس کی آپ نے بھی نشاندہی کی ہے تو بات یہ ہے کہ جب وہ سکول بنے گا تو وہاں پر بجلی، پانی اور ہر سہولت مہیا ہو گی۔ کیا یہ چاہتے ہیں کہ اس طرح کی چیز صرف شہروں کے ارد گرد اور چند شہروں میں بنائی جائے اور backward areas میں کوئی چیز نہ بنے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Daanish Schools and Centres of Excellence بالکل اسی طرح دُور دراز اور backward علاقوں میں بننے چاہئیں۔ ان کو تو اس بات کی تعریف کرنی چاہئے نہ کہ یہ کہنا کہ یہ دُور دراز اور backward علاقوں میں کیوں بنائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہاں پر ممبرز کی تعداد تین کی بجائے پانچ کر دی جائے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس طرح کی جو مختلف authorities ہوتی ہیں اُن کے 15/20/25 اور 30/30 تک ممبرز ہوتے ہیں اور یقیناً وہاں پر تین یا پانچ کی تعداد میں اس ہاؤس کے معزز ممبران کی presence رکھی جاتی ہے۔ اس میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ کم سے کم تعداد رکھی جائے اور اس وقت ٹوٹل چھ لوگ propose کئے گئے ہیں جو ممبر ہیں، ان میں وزیر اعلیٰ صاحب، چیف سیکرٹری، سیکرٹری ایجوکیشن، سیکرٹری فنانس یعنی یہ بالکل محکمے سے متعلقہ لوگ ہیں اور اگر متعلقہ محکموں کے علاوہ کوئی دوسرے ممبر ہیں تو وہ اس ہاؤس کے معزز ممبران ہیں جن کی تعداد تین رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ایسا آدمی جس کا کسی بھی field میں تجربہ ہو اور اس سے استفادہ کیا جا سکے تو پھر اس اتھارٹی کو empower کیا گیا ہے کہ اُس آدمی کو کچھ عرصے یا کچھ میٹنگوں کے لئے opt کر لیا جائے تاکہ اُس کی صلاحیتوں سے رہنمائی اور استفادہ حاصل کیا جا سکے۔ باقی ہم نے اس میں تخصیص نہیں کی کہ مرد کتنے ہوں گے اور عورتیں کتنی ہوں گی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ہاؤس میں بیٹھا ہر ممبر چاہے وہ male ہے یا female تمام

معزز ممبران ہیں۔ اُس میں تین معزز خاتون ممبران بھی ہو سکتی ہیں، یہ نہیں کہ صرف ایک عورت کو شامل کیا جائے۔ اُس اتھارٹی میں تینوں ممبر عورتیں بھی ہو سکتی ہیں اور تینوں مرد بھی ہو سکتے ہیں، اس کے علاوہ ایک دو کا difference بھی ہو سکتا ہے۔ جو ممبر بہتر طور پر وہاں پر serve کر سکے گا اسے حکومت اس اتھارٹی کا ممبر نامزد کرے گی۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:-

"That clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (4), for Para (b), the following be substituted:-

"(b) Five members of the Provincial Assembly of the Punjab Members" of which two shall be nominated by the Government, two members by the Speaker and one by the Leader of the Opposition.

Explanation: While nominating members of the Assembly, due representation shall be given to the women members."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The second amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:-

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, for the sub-clause (4), the following be substituted:-

" (4) The Authority shall consist of-

(a)	Chief Minister of the Punjab;	Chairperson
(b)	Three members of the Provincial Assembly of the Punjab nominated by the Government;	
(c)	Chief Secretary of the Government;	Member
(d)	Senior Member, Board of Revenue	Member

of the Government;

(e)	Secretary to the Government Education Department	Member
(f)	Secretary to the Government Finance Department	Member
(g)	Managing Director.	Member”

MR SPEAKER: The motion moved is:-

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, for the sub-clause (4), the following be substituted:-

“(4) The Authority shall consist of-

(a)	Chief Minister of the Punjab;	Chairperson
(b)	Three members of the Provincial Assembly of the Punjab nominated by the Government;	
(c)	Chief Secretary of the Government;	Member
(d)	Senior Member, Board of Revenue of the Government;	Member
(e)	Secretary to the Government Education Department	Member
(f)	Secretary to the Government Finance Department	Member
(g)	Managing Director.	Member”

MR SHER ALI KHAN: Sir, I oppose.

جناب سپیکر: جی، اگر آپ oppose کر رہے ہیں تو بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب جواب دیں گے کہ وہ اس کو کیوں لانا چاہ رہے ہیں؟ پھر ہم اُس پر بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم جو یہ amendment کرنی چاہتے ہیں اس کے متعلق جو پہلی ترامیم ہیں ان میں کافی بحث ہو گئی ہے۔ اب یہ جو بات یا پوائنٹ اٹھایا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ پنجاب کا لفظ ہونا چاہئے۔ میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں کہ definition clause میں گورنمنٹ کی definition دی گئی ہے۔ اس بل میں جہاں بھی گورنمنٹ کا لفظ استعمال ہو گا اس کا meaning Government of the Punjab ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شیر علی صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ جو amendment انہوں نے لائی ہے اس سے پہلے میں نے گزارش کی تھی کہ تین ممبران کی جگہ پانچ ممبران ہونے چاہئیں۔ رانا صاحب نے اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ تینوں خواتین ہو سکتی ہیں، جس طرح خواتین کو یونین کونسل سے لے کر نیشنل اسمبلی، سینیٹ تک اور صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی دی گئی ہے اسی طرح اگر یہ اس phenomena اور اس concept کے خلاف ہیں تو وہ ایک الگ بات ہے مگر جس طرح ان کو ہر جگہ نمائندگی دی گئی ہے میں نے اس context میں یہ کہا تھا اور اس کی explanation بھی ہم نے اس لئے لکھی تھی کہ ان پانچ ممبران میں at least ایک خاتون ممبر ہو اور جس طرح یہ propose کر رہے ہیں کہ تین ممبران ہوں ان میں بھی اگر ایک خاتون ممبر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوسری بات یہ کہ انہوں نے کہا کہ یہ سکول ہم دور افتادہ علاقوں میں بنا رہے ہیں اور ان کو شکر گزار ہونا چاہئے تو میں رانا صاحب کا شکر گزار ہوں، وزیر تعلیم تو تشریف نہیں رکھتے کہ وہاں پر جہاں مفرور رہتے ہیں وہاں پر انہوں نے سکول اور بچوں کی رہائش گاہیں بنانی شروع کر دی ہیں۔ ان کے لئے بڑی اچھی جگہیں ہوں گی جہاں پر رہیں گے اور وہاں پر کسی اور کو آنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ رانا صاحب! وزیر قانون ہیں کم از کم یہ اس جگہ کا visit ہی کر لیں تو ان کو پتا چل جائے گا کہ وہاں پر law and order کی کیا صورتحال ہے۔ یہ کہہ دینا تو بہت آسان ہے میں نے اسی لئے یہ مثال دی تھی کہ یہاں پر جو بھی educational institution جس کی مثال دی جائے گی کہیں بھی دنیا میں کوئی ایسا educational institution بتا دیں جو جنگل میں بنا ہوا ہے اور اس کی تعریف ساری دنیا کرتی ہو۔ کم از کم میرے علم میں تو ایسا کوئی institution نہیں ہے۔ رانا صاحب اگر میرے علم میں اضافہ کر دیں گے تو میں ان کا شکر گزار ہوں گا۔ یہاں پر یہ کہہ دینا کہ دور افتادہ جناب میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ اس تحصیل سے ہی باہر لے جائیں اس تحصیل میں ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں پر یہ institute بنایا جا سکتا ہے جو آبادی سے قریب ہے اور جہاں پر لوگوں کی access آسان ہے۔ اگر مدارس مین روڈ پر بنائے جا سکتے ہیں، اسلام آباد کے سب سے اچھے سیکٹرز میں مدارس بنے ہوئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ یہ جو دانش صاحب ہیں یہ جنگل میں جا کر تعلیم دینا بہتر سمجھتے ہیں۔ یہ کوئی درویش تو نہیں ہیں کہ یہ جنگل میں رہیں گے۔ یہ دانش صاحب ہیں ان کو چاہئے کہ شہر کے قریب رہیں۔

جناب سپیکر: زیادہ بستیاں اور زیادہ شہر بنانا اچھی بات ہے بری بات نہیں ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! شہر بنائیں، درویشوں کو جنگلوں میں نہ بھیجیں اور ہمارے بچوں کو درویش نہ بنائیں۔ دانش صاحب کو دانا کام کرنے چاہئیں، میں نے یہ گزارش کی تھی مگر رانا صاحب اس کو کسی اور طرف لے گئے۔

جناب والا! consultants نے کہا ہے کہ This is unfeasible اس کے باوجود وہ بن رہا ہے۔ آپ اس کی رپورٹ منگوا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے اس بل کو کس لئے oppose کیا تھا؟ میں نے اس بل کو اس لئے oppose کیا تھا کہ جس وقت یہ بل ہماری Standing Committee میں بھیجا گیا تھا تو اس میں یہ کہا گیا تھا کہ جو ممبرز ہوں گے:

> Three members of the Provincial Assembly of the Punjab nominated by the Speaker of the Assembly.

جناب والا! اگر یہ as it is ہوتا تو میں اس کو کبھی بھی oppose نہ کرتی کیونکہ آپ کا office neutral ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس پر کسی کو بھی اعتراض نہ ہوتا۔ انہوں نے اس کو بھی تبدیل کر کے کہہ دیا کہ نہیں ان تین ممبران کو حکومت ہی nominate کرے گی تو جناب کس چیز کی insecurity ہے؟ آپ جتنے ہمارے سپیکر ہیں میں سمجھتی ہوں کہ ان سے زیادہ حق آپ پر میرا ہے۔ میں اپوزیشن میں ہوں۔ اگر میرا حق ہے تو ان کا بھی آپ پر اتنا ہی حق ہے۔ ہم اس Chair پر پورا اعتماد کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ کس قسم کی amendment دی ہے کیا انہیں اپنی کمیٹی پر بھروسہ نہیں ہے یا اس Chair پر ان کو بھروسہ نہیں ہے؟ میں اس کو condemn کرتی ہوں اور میں اس پر احتجاج بھی کرتی ہوں اور میں اس کو اس وقت تک oppose کرتی ہوں اور میں اس کو oppose کرتی رہوں گی جب تک یہ اپنی amendment change نہیں کریں گے۔ یہ اس Chair کی توہین ہے، یہ اس ہاؤس کی توہین ہے، یہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہر معزز ممبر کی توہین ہے۔

جناب والا! آپ اس ہاؤس کے Custodian ہیں، ہم ہر فیصلے کے لئے، ہر انصاف کے لئے ، ہر بات کے لئے اس Chair کی طرف دیکھتے ہیں۔ جب اس Chair کو ہی تبدیل کر دیا جائے گا تو پھر ہمیں انصاف کہاں سے ملے گا۔ یہ کس قسم کی amendment ہے کیا اس کمیٹی کی کوئی worth نہیں ہے کہ کمیٹی کے فیصلے کو overrule کر دیا جاتا ہے۔ اگر ہر فیصلہ فرد واحد نے ہی کرنا ہے یا ایک فرد واحد کو خوش کرنے کے لئے ہر فیصلہ کرنا ہے، ہر جگہ پر آٹا بیچے گی تو حکومت بیچے گی، گھی بیچے گی تو حکومت بیچے گی، کمیٹی کوئی فیصلہ کرے گی تو حکومت تبدیل کر دے گی، Chair کے فیصلے کو حکومت تبدیل کر دے گی تو پھر ان سیاسی شعبدہ بازیوں کی کیا ضرورت ہے، اس ہاؤس کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر ہمارے بیٹھنے کا مقصد بھی ہمیں بتا دیں کہ اگر Chair کی رولنگ اور اس کمیٹی کے فیصلے کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو پھر میری، ان کی اور یہاں پر جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں تو ہماری کون سنے گا؟ ہم اپنی بات کرنے کے لئے کس کے پاس جائیں گے؟ اس کو انہیں تبدیل کرنا چاہئے کیونکہ اس میں کوئی سیاست نہیں ہے، یہ ایک اصول کی بات ہے، اس پارلیمنٹ کی supremacy کی بات ہے۔ وزیر قانون صاحب کو اپنی اس ترمیم کو پھر amend کرنا چاہئے اور یہ اس کو دوبارہ لے کر آئیں تو I swear کہ میں اس amendment کو دوبارہ کبھی oppose نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ایک محاورہ ہے کہ اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں اپنوں کو دے۔

جناب سپیکر: یہ ایسے نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب! ایسے ہی ہے۔

جناب سپیکر: اپنوں اپنوں کو دے نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہاونڈے ریوڑیاں مڑ مڑ اپنیاں نوں

جناب سپیکر: نہیں، نہیں ایسے نہیں مڑ مڑ گھر دیاں نوں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ جو بنایا گیا ہے اس میں دیکھئے کہ:

Three Members of the Provincial Assembly of the Punjab nominated by the Government.

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ House کا time تو آپ extend کر رہے ہیں تو بھوک کا ٹائم بھی extend کر دیں۔ کم سے کم اتنا تکلف تو ہونا چاہئے کہ حکومت اتنی بھی گئی گزری نہیں تو آپ light refreshment کا کچھ کر دیں۔ میرا مطلب ہے کہ کم از کم یہ تو ممبران کے لئے ہونی چاہئے۔ اب آپ ٹائم دیکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آئندہ جب ایسا ہو یعنی قانون سازی میں دیر ہو گئی تو پھر ہم اس کا انتظام کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن چیمبر میں کھانے کا انتظام کیا ہوا ہے جو ممبران کھانا چاہیں وہ تشریف لے آئیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تمام معزز ممبران بشمول اپوزیشن کے لئے کھانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ جسے اپوزیشن سمجھتے ہیں تو اس کا کھانا آپ سپیکر چیمبر میں بھجوا دیں۔ ٹھیک ہے لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے پہلے دعوت دی ہے اور آپ ہمارے پاس آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ میں آپ کے پاس آ جاؤں گا اور بتائیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر!

کبھی گریبان کے تار گنتے کبھی صلیبوں پہ جان دیتے
گزر گئی زندگی ہماری سدا یہی امتحان دیتے

جناب سپیکر! انتظام کیا جا رہا ہے تو یہ کب ہو گا؟ میں اب کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی ہو رہا ہے، ابھی ہو رہا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

جناب سپیکر! یقیناً کبھی نہ کبھی تو ہماری پرواز ضرور ہو گی۔ میں یہ بتاتی چلوں کہ محترم وزیر قانون صاحب نے ریوڑیاں بانٹنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس میں اگر یہ کام ہمارے دور حکومت میں ہو تا تو اس لئے جائز تھا کہ ہمارا صوبہ اس وقت سر پلس تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ادھر کی بات نہ چھیڑیں بلکہ ترمیم کے حوالے سے بات کریں کیونکہ پھر ادھر سے بھی بات شروع ہو جائے گی اور میرے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے بات کر رہی ہوں۔ یہ صوبہ surplus نہیں ہے بلکہ یہ صوبہ defaulter ہے اور ایسے میں۔۔۔۔

معزز اراکین: جناب سپیکر! کھانے کا وقفہ کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب کو بھوک لگی ہوئی ہے اور ان کا احتجاج بھوک کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: جنہوں نے کھانا ہے وہ کھا آئیں۔ میں انہیں نہیں روکتا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس میں یہ mention کر دیا جاتا کہ دو ممبر گورنمنٹ کے ہوں گے تو ایک آدھا اپوزیشن کے بارے میں بھی لفظ بیچ میں ڈال دیا جاتا تو میں سمجھتی کہ حکومت نے واقعی کوئی فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے لیکن اس میں categorically ہر جگہ صرف گورنمنٹ کے نمائندے، وزیر اعلیٰ کے نمائندے اور وزیر اعلیٰ کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، کہیں پر بھی اپوزیشن کے لوگوں یا ممبران کو عزت دینے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! یہ کیا خوف اور ڈر ہے کہ اگر کمیٹی بنا بھی رہے ہیں تو درمیان میں اگر تناسب کے حساب سے اپوزیشن کے لوگوں کا بھی ذکر کر دیا جاتا اور اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تو میں سمجھتی ہوں کہ بڑی ہرزہ سرائی ہوتی لیکن ہمیں انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وزیر قانون جب بھی بات کرتے ہیں تو بہت ہی کنجوسی سے کرتے ہیں۔ کوئی ترمیم بھی لاتے ہیں تو اس میں بھی کسی فراخ دلی کا مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ہمارا یہ استحقاق ہے کہ اپوزیشن کو بھی تسلیم کیا جائے اور ہمارے نام کو بھی بیچ میں شامل کیا جائے۔ یہ اپوزیشن ہی ہے جو یہاں پر عوام کا ایک سے ایک نیا مسئلہ نکال کر آپ کے گوش گزار کرتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم لگا تار ان چیزوں اور عوام کے مسائل کی طرف نشاندہی کرتے ہیں۔ اپوزیشن ہی جمہوریت کا اصل حسن ہوتی ہے اگر آپ اسے ہی بالکل دل سے نکال کر پھینک دیں گے، کتابوں سے نکال کر پھینک دیں گے اور اپنے تمام تر documents میں سے اس لفظ کو minus کر دیں گے تو پھر اس سے کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں رہے گا، کوئی بات کرنے والا نہیں رہے گا، کوئی issues کو raise کرنے والا نہیں رہے گا اور پھر one man show ہوگا اور پھر وہی ہوگا کہ ایک ڈکٹیٹر ہے جس نے وردی پہنی ہوئی ہے یا نہیں لیکن وہ ڈکٹیٹر ہی ہے۔ ڈکٹیٹر اور آمرانہ بات صرف سوچ کی ہے اور رویوں کی ہے۔ یونیفارم پہننے اور اتارنے یا نہ پہننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شکریہ

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے اور کارروائی شروع کی جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! دروازے بند کئے جائیں اور پھر گنتی کی جائے کیونکہ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ قواعد وضوابط پڑھیں، آپ اسے چیلنج کر بھی نہیں سکتے اور دروازے بند کرنے کی بات بھی آپ نہیں کرسکتے ماسوائے اس دن کے جس دن آپ کا کوئی الیکشن ہو۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کورم کو تو چیلنج کرسکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں کرسکتے اور میں آپ کو ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اب اس بات کو جانے دیں۔ میرا اور اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! محسن لغاری صاحب اور اپوزیشن کے معزز ممبران کی خدمت میں دو چیزیں گوش گزار کرنی ہیں کہ ایک تو میرے خیال میں آج چھٹی یا ساتویں دفعہ کورم کی نشاندہی کی ہے اگرچہ ان کا حق ہے اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے---

جناب سپیکر: آپ مان گئے ہیں تو پھر کیا بات کرنی ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں کہ میں آگے کیا بات کرنے لگا ہوں کہ ان کا حق ہے لیکن انہیں بار بار شکست ہونے پر تھوڑی سی شرمندگی بھی محسوس کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ---

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: وہ اپنی cause کے لئے fight کر رہے ہیں۔ آپ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور میری بات سنیں کہ آپ نے کورم کی نشاندہی کی تو Chair نے گنتی کروائی۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! نہیں کروائی۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ میں نے گنتی کروائی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گنتی صحیح نہیں ہوئی اور میں دوبارہ کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے اور ہاؤس میں اس وقت 111 ممبران موجود ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

(۔۔۔جاری)

MR. SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the clause 3 of the Bill as amended by the Standing Committee on Education, for sub-clause (4), the following be substituted:

"The Authority shall consist---

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کلاز 3 کی سب کلاز 6 ابھی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے مجھے پتا چل گیا ہے۔

"(4) The Authority shall consist of-

(a)	Chief Minister of the Punjab;	Chairperson
(b)	Three members of the Provincial Assembly of the Punjab nominated by the Government;	
(c)	Chief Secretary of the Government;	Member
(d)	Senior Member, Board of Revenue of the Government;	Member
(e)	Secretary to the Government Education Department	Member
(f)	Secretary to the Government Finance Department	Member

(g) Managing Director. Member”

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Now, the third amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi.

اس کو کون move کرے گا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کا خادم حاضر ہوں۔

Sir, I move:

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (6), the words “all or”, appearing in line 1, be deleted."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (6), the words “all or”, appearing in line 1, be deleted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I oppose.

MR. SPEAKER: Oppose. Now, you start your speech my dear.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جو بل کمیٹی کو گیا تھا وہ یہ گیا تھا کہ:

The Chairperson may delegate all or any of the functions to Vice Chairperson of the Authority.

میں کمیٹی والوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بل پر بہت محنت کی ہے۔انہوں نے اس میں ایک تبدیلی کر کے بھیجی ہے کہ:

The Chairperson may delegate all or any of the functions to any of the members of the Authority.

انہوں نے وائس چیئرمین کی بجائے any of the members کر دیا۔ اس سے یہ ہوا کہ اسمبلی کے اراکین کے پاس بھی یہ اتھارٹی آسکتی ہے۔ بہتر انگلش کا structure یہی ہو گا

The Chairperson may delegate any of his functions to any of the members of the Authority.

اس طرح انگریزی بہتر ہو جائے گی۔ all or any of انگریزی الفاظ سمو دیئے ہیں۔اس بل کے اندر کافی ساری انگریزی کی structural غلطیاں ہیں۔ بجائے اس کے کہ گورنر صاحب انگریزی درست کرنے کے لئے یہاں بھیج دیں ہم اس کو بہتر کر لیں۔ میری گزارش ہے کہ ہماری چھوٹی سی amendment کو قبول کرنے سے اس کے مطلب، متن اور functions میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!جب یہ کہہ دیتے ہیں کہ:

The Chairperson may delegate all or any of his functions

اگر Chairperson نے اپنے تمام اختیارات اسی طرح سے کسی نہ کسی کے سپردہی کرنے ہیں تو بہتر ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: معزز ممبران یہ تماشا نہ بنائیں، ذرا خیال کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!جب ہم دوبارہ سے کورم point out کریں گے تو سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب ہمیں اخلاقیات کا لیکچر سنائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ!یہ آپ کا حق ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں، آپ بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! اگر کوئی ہمیں "شیم" کہے گا تو جب کورم point out ہوتا ہے تو یہ شیم گورنمنٹ کے لئے ہوتی ہے اپوزیشن کے لئے نہیں ہوتی، کیونکہ کورم پورا کرنا ان کا کام ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس amendment میں جب یہ کہا جا رہا ہے کہ چیئرپرسن اپنے تمام اختیارات یا کچھ اختیارات کسی بھی ممبر کو سونپ دے گا۔ اس کا بھی پھر وہی حال ہو گا جو باقی چیزوں کا ہو رہا ہے کہ ہر جگہ پر one man show چلا دیا جائے گا۔ اس پر یہ provision دی جا رہی ہے کہ چونکہ اتھارٹی چیئرپرسن کے پاس ہے اور وہ جسے چاہیں گے اختیار دے کر فارغ ہو جائیں گے کیونکہ اس میں یہ موجود ہے کہ "تمام یا کوئی" بھی اختیار دیا جا سکتا ہے۔ اگر چیئرپرسن نے خود کام نہیں کرنا اور وہ capable نہیں ہے تو بہتر ہے کہ جو انہوں نے چیئرپرسن کی definition دی ہوئی ہے یہ اس کو change کر دیں۔ یہ اختیارات کو تقسیم کیوں نہیں کرتے، لوگوں کو کیوں participate نہیں کراتے اور کیوں اختیارات کا منبع ایک ہی شخص کو بنا دیا جاتا ہے؟ پھر وہ overburden ہو جاتا ہے اور کام نہیں کر پاتا۔ آخر وہ ایک انسان ہے اس لئے اس کے حال پر رحم کرتے ہوئے انہیں اس کو change کرنا چاہئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر تمام اختیارات کسی کو دے دیئے جائیں تو پھر یہی ہو گا جیسے یہاں ایک بندہ چار چار منسٹریاں لے کر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے حوالے ایک اور دانش سکول کر دیا جائے گا۔ یہ تعلیم، پڑھائی اور لکھائی کا مسئلہ ہے۔ میں یہاں آپ کے توسط سے ایک بات تمام ممبران کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ میرے جیسا کوئی شخص امتحان دینے کے لئے بیٹھا اور آمنہ آپا سے request کی کہ پلیز، آپ مجھے بوٹی بنا کر دے دیجئے گا۔ آمنہ آپا نے جلدی سے ایک میڈیکل کی prescription کی back پر میرے سوال کا جواب بنا دیا۔ میں چونکہ عام بندہ تھا میں نے اپنے سوال کاپی کرنے کے بعد تمام دوائیاں اور قیمتیں بھی کاپی کر لیں لہذا خدارا اس کا وہ حال نہ کیا جائے۔ پلیز، اس کے اختیارات کو distribute کیا جائے۔ ایک بندے کو اختیار دے کر پھر وہی one man show جس one man show نے صوبے کا بیڑا غرق کر دیا ہے، اب کیا اس ایجوکیشن میں بھی تباہی لانی ہو گی؟ میری گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس amendment کو consider کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس ترمیم کے ذریعے سے اپوزیشن ممبران نے جس معاملے کی نشاندہی کی ہے اس کو ہم نے next amendment میں take care کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آگے چلنا چاہئے۔

The amendment moved and the question is:

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (6), the words "all or", appearing in line 1, be deleted."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the forth amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, for the sub-clause (6), the following be substituted:-

"(6) The Government may nominate one of the members as Vice Chairperson of the Authority and Chairperson may delegate any of his powers or functions to the Vice Chairperson."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, for the sub-clause (6), the following be substituted:-

"(6) The Government may nominate one of the members as Vice Chairperson of the Authority and Chairperson may delegate any of his powers or functions to the Vice Chairperson."

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I oppose.

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا الفاظ میں یعنی ممبران اور وائس چیئرمین کا تھوڑا سا فرق ہے اور بنیادی طور پر وہی بات ہے جو ابھی vote out amendment ہوئی ہے۔ اس میں اپوزیشن ممبران نے جو بات کی ہے ہم نے اسے amendment کے ذریعے اس Bill کا حصہ بنایا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ clause تو لے آئے ہیں اور اس میں انہوں نے کہا ہے کہ The Government may nominate one of the members بات بار بار جو گزشتہ دو سال سے کہی جارہی ہے وہ یہ ہے کہ somehow یہ political will اور political body کی جو supremacy ہے اس کو چھوڑ کر the Government کا نام بار بار رکھا جارہا ہے۔ یہ چیز ہر جگہ پر ہے کہ کوئی بھی اتھارٹی ہو، پانچ بندوں کی ہو یا چار بندوں کی ہو اس کو ایک internal democracy دینے کے لئے ووٹ کیا جاتا ہے۔ چیئرمین بھی ووٹ کیا جاتا ہے، وائس چیئرمین بھی ووٹ کیا جاتا ہے، لیکن یہ اتنا lack of confidence اس گورنمنٹ نے show کیا ہے کہ ہر جگہ گورنمنٹ انہیں بتائے گی کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا؟ اور جب یہ بیوروکریسی کی supremacy کے لئے ہی ہر قدم اسی طرح اٹھاتے رہیں گے تو مجھے افسوس ہے کہ یہ جو اس گورنمنٹ نے political کمزوری کی کمر باندھی ہوئی ہے کہ سیاست دانوں کو پیچھے کرو، جمہوریت کو دور کرو اس سے ان کو اتنا نقصان ہو رہا ہے جو کہ یہ قدم قدم پر mistake کررہے ہیں۔ ایک institution کی بنیاد رکھی جارہی ہے اور وہ بھی گورنمنٹ سے پوچھ کر، ایک institution کو autonomy دی جارہی ہے اور اس میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ

institution اپنا چیئرمین اور وائس چیئرمین بنانے کے قابل ہی نہیں ہے اور opinion دینے کے قابل نہیں ہے یہ کمزوری اس موجودہ گورنمنٹ کی ہے اور کل کو اس سے باہر ہو کر کہیں گے کہ جی بوٹوں والوں اور فلاں، فلاں نے takeover کر لیا۔ اسی کمزوری کی طرف جاتی ہوئی اور تیزی سے گرتی ہوئی گورنمنٹ کا یہ ایک اور نمونہ ہے۔ ایک منٹ پہلے اس ہاؤس نے ناں کی کہ ہم ان all powers and any power کو اور اس چیز کو delete کر رہے ہیں اور ساتھ ہی لاء منسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ نے اس میں جو amendment لائی ہے .We have taken care of it کیا آپ لوگوں میں اتنی بھی بردباری نہیں ؟ کہ اپوزیشن کی ایک لفظ کی جو amendment ہے اس کو delete کر کے فوراً ہی لاء منسٹر صاحب کی طرف سے ایک نئی amendment وہی والی آگئی ہے۔ اب اسی پر یہی اسمبلی اسی منہ سے ہاں کرے گی، اس قول و فعل اور اتنی چمچہ گیری اور اتنا مک مکا یہ تو اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں اس چیز کو voice کر رہی ہوں کہ ابھی ایک لمحہ پہلے اپوزیشن کی لائی ہوئی اس بات کو اس اسمبلی نے بہت اونچے ناں یا no کیا ہے۔ اب وہ کس منہ سے اسی amendment کو ہاں کہیں گے اور yes کہیں گے ؟ یہ آپ کا رویہ self destructive ہے، یہ suicidal ہے۔ آپ لوگ کس طرف جا رہے ہیں اور یہ کیا روایت قائم کر رہے ہیں ؟ ایک تو بیوروکریسی کی supremacy اور اس کے بعد ایک ادھر سے آواز جو ہے وہ ادھر نہیں، میں شکر گزار ہوں کہ راجہ ریاض صاحب اندر آ رہے ہیں تھوڑی دیر کے بعد باہر جاتے ہیں پھر پتا نہیں وہاں پر اور پھر اندر آ کر کیا ہوتا ہے ساروں کو چار پانچ سنا دیتے ہیں۔ امید ہے کہ ذرا سکون سے آئے ہوں گے۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: لیکن اب میں کیا کہوں کہ پھر آپ کہتے ہیں کہ کورم کی بات نہ کیا کرو ادھر پھر کورم نہیں ہے ؟

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہذا کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!وزیراعلیٰ کے چیمبر میں کھانے کا بندوبست ہے اور میں معزز اپوزیشن کے ارکان کو دعوت دیتا ہوں کہ میرے ساتھ چلیں اور ادھر کھانا کھائیں۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب!ایک میری عرض سن لیں، یہاں پر legislation میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا genuine ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس موقع پر پوائنٹ آف آرڈر جتنا مرضی genuine ہو legislation کے اندر نہیں ہو سکتا۔ بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

(جاری۔۔۔)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!یہ بات اس amendment کی ہو رہی تھی، اب پھر خواتین باہر تشریف لے جا رہی ہیں اور ووٹ کرتے وقت وہ مکھی پر مکھی ماریں گی اور یہاں پر کچھ نہیں کریں گی۔ مجھے اتنا افسوس ہے کہ یہاں ان کی کوئی ذمہ داری ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No, this is again wrong. جب آپ amendments پر بات کرتی ہیں You have to be very precise. Try to be articulate.

ڈاکٹر سامیہ امجد: fine Sir ٹھیک ہے۔ بات یہ ہو رہی تھی کہ ابھی پچھلی ہی amendment میں۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!نماز کا آرڈر تو ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں ابھی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ آرڈر کر دیں میں چلی جاؤں گی۔

DR SAMIA AMJAD: Mr. Speaker! The House is not in order.

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House.جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بات یہی ہو رہی تھی کہ چند لمحے پہلے ایک amendment پر جو پوائنٹ اپوزیشن نے دیا اس پوائنٹ کو اس پورے ہاؤس نے بغیر سُنے باہر لابی سے اندر سے آ کر 'نہ' کر دی۔ اب وہی amendment لاء منسٹر صاحب ایک سانس کے بعد لا رہے ہیں تو اسی منہ سے یہ سارے بغیر سُنے شاید اس پر 'ہاں' کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ہاں، ہاں کی نعرہ بازی)

یہ دہرا معیار اور ڈھٹائی زیب نہیں دیتی یہ کسی بھی پارلیمانی رواج کے مترادف نہیں۔ یہ بیوروکریسی کو supremacy دینے کا رواج کہ ایک internally Vice Chairman وغیرہ کو elect کرنے کا یا process کو overrule کرنے کا کہا گیا ہے کہ The Government will nominate گورنمنٹ کیا کیا کرے گی؟ گورنمنٹ ان کے لئے سب کچھ کرے گی یہ لوگ کچھ نہیں کریں گے نہ اس میں انہوں نے members ڈالنے دیئے اور اپنی ہی اتھارٹی کو overwrite کیا، یہ historical ہے کہ اس اسمبلی نے ہر قدم پر، اس گورنمنٹ نے ہر قدم پر اپنے ہی پیر پر کلہاڑی مارنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔ میں شدید الفاظ میں اس amendment کی مخالفت کرتی ہوں اور میں sense in a good ہر شخص کو کہتی ہوں کہ آپ لوگ اس چیز کو سوچیں کہ آپ اس ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں؟ پھر سب سے پہلے آپ کا نعرہ لگتا ہے کہ ہمیں فلاں ڈکٹیٹر نہیں چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ہاں، ہاں کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! Cross talk سے منع کریں۔

MR. DEPUTY SPEKAER:No, this is wrong. No cross talk. Order in the House.

جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جیسا کہ ہماری محترم ممبر ڈاکٹر سامیہ صاحبہ بات کر رہی تھیں یہی انگریزی کے sentence کی درستی ہم نے اس سے پہلے دی تھی لیکن اس کو نہ کر دیا گیا۔ میں تو صرف یہی کہوں گا یہ فیض کا ایک شعر ہے۔

وہ جن کا دیں پیروی کرب و ریا ہے
ان کو ہمت کفر ملے جرأت تحقیق ملے

انہیں چاہئے کہ سوچ سمجھ کر ووٹ کریں صرف ہاتھ دیکھ کر ووٹ نہ کریں کہ کہاں لاء منسٹر صاحب نے 'ہاں' کے لئے ہاتھ اُٹھایا اور کہاں لاء منسٹر صاحب نے 'نہ' کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

جناب سپیکر! legislation ایک serious business ہے۔ آپ میری اس بات پر agree کریں گے کہ جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ ہمارے Legislators توجہ نہیں دیتے اور ہم بہت ساری چیزوں میں جہاں ہماری کمیاں ہیں، legislation میں seriousness ہونے میں بھی ہماری کمیاں ہیں۔ پچھلی term میں جس وقت میں حکومت کے benches پر بیٹھا کرتا تھا تو جب legislation ہوتی تھی اپوزیشن کی طرف سے کبھی اتنی serious effort ہم نے نہیں دیکھی کہ انہوں نے Law کو باقاعدہ پڑھا ہو۔ اس دفعہ ہم اپوزیشن میں کوشش کر رہے ہیں ابھی بھی ہماری بہت کمیاں، کوتاہیاں ہو ں گی، کہیں ہماری drafting کی غلطی بھی ہو گی لیکن ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ Law کو اچھی طرح سے پڑھیں اور اس کے اندر constructive amendments لائیں۔ ہمارے ممبران کو مہربانی کرکے یہ چیز باور کرا دیں میں آپ کے توسط سے ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر ہماری کوئی بات مناسب ہے تو اسے مان لینے میں کوئی بُرائی نہیں ہے۔ اس طرح اب پر crossing floor کی شق بھی نہیں ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): نہیں، مناسب نہیں ہیں۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر ایک اچھی روایت قائم ہو گی کہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی مثبت suggestion آئی تو اس کو incorporate کر لیا گیا شاید یہ پہلے کبھی نہ

ہوا ہو لیکن ایک اچھی روایت قائم کرنے اور اچھے قدم لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کسی بھی وقت پہلا قدم لے لیا جائے تو وہ قابل تعریف ہے۔ میری ان سے یہی گزارش ہے کہ ووٹنگ کرتے ہوئے مہربانی کر کے یہ پڑھ لیں کہ کیا کہا گیا تھا اور اسمبلی کی طرف سے کمیٹی کو کیا referہوا تھا؟ اور اس particular caseمیں اگر میں ایجوکیشن کمیٹی کو خراج تحسین نہ پیش کروں تو I will be failing in my duty. They have thoroughly looked into the Bill.انہوں نے اس کو بہت اچھی طرح debateکیا اور بہت ساری changesلائے ہیں لیکن ہماری جو تجاویز آ رہی ہیں جیسے یہ انگریزی کی درستی کی بات تھی اس قسم کی چیزوں کو incorporateکرنے سے پالیسی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی میری آپ سے گزارش تھی۔ بہت، بہت شکریہ

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! آخر میں چند الفاظ میں بھی کہنا چاہوں گی کہ:

کفر ٹوٹا خُدا خُدا کر کے

جناب وزیر قانون نے کسی بات کو اس طریقے سے مانا کہ:

میں مانتا بھی ہوں لیکن نہیں مانتا

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): مٹی پاؤ، مٹی پاؤ۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Now the motion moved and the question is:

> "That in clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, for the sub-clause (6), the following be substituted:-
>
> (6) The Government may nominate one of the members as Vice Chairperson of the Authority

and Chairperson may delegate any of his powers or functions to the Vice Chairperson."

(The motion was carried)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now the motion moved and the question is:

"That clause 3 of the bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-4

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, clause 4 of the Bill is under consideration. There are five amendments in it. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR. FAIZA ASGHAR: Sir, I move:

"That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in Para (e), after the word "inspect" appearing at the beginning, the words "at least after at interval of three months'' be added.''

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in Para (e), after the word "inspect" appearing at the beginning, the words "at least after at interval of three months'' be added.''

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں ایوان کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ یہ sentence ہی تھا کہ اتھارٹی Daanish Schools and Centres of Excellence کو inspect کرے گی۔ اب یہاں inspection کے بارے میں تو لکھا ہوا ہے لیکن کوئی مدت نہیں بیان کی گئی کہ inspection کب ہو گی؟ جس طرح لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے لئے بھی کوئی ٹائم نہیں دیا تھا کہ مقررہ تاریخ کے کتنے عرصے بعد الیکشن ہوں گے اسی طرح یہاں بھی inspection کے لئے کوئی date نہیں ہے کہ inspection کب ہو گی، اب یہ schools کے شروع ہونے کے دس سال بعد بھی ہو سکتی ہے یا اس کے اور بھی بعد ہو سکتی ہے؟ اور یہ جو اتھارٹی ہے اس پر کسی قسم کا check and balance نہیں ہے کہ ان لوگوں نے schools کی inspection کی ہے یا نہیں کی۔ ہم یہ تو کہنے جا رہے ہیں کہ یہ Centres of Excellence ہیں لیکن جب ہم ان پر check and balance ہی نہیں رکھیں گے ان کی inspection ہی نہیں کروائیں گے کوئی مدت یا ٹائم مقرر نہیں کریں گے، سب کچھ ہم اتھارٹی پر چھوڑ دیں گے کہ جب ان کو فرصت ملے گی وہ inspection کر لیں گے اور اگر وہ نہیں چاہیں گے تو سالہا سال کسی سکول کی inspection ہو گی اور نہ کوئی پوچھنے والا ہو گا تو پھر اس Excellence کا جو مقصد ہے اس کو attain کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا۔ اگر واقعی یہ spirit ہے کہ یہ Schools and Centres of Excellence ہوں تو پھر inspection ایک مقررہ مدت کے اندر ہونی چاہئے۔ یہی میری گزارش ہے اور دوسری بات میں صرف یہی کہنا چاہوں گی کہ جیسا کہ پہلے بھی treasury benches کی عادت ہے کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی بھی suggestion آئے چاہے وہ کتنی بھی اچھی ہو چاہے وہ ان کے دماغ اور دل کو بھاتی ہو کہ ہاں یہ چیز صحیح ہے لیکن وہ صرف مخالفت برائے مخالفت کرنے

کے لئے، اس کو oppose کرنے کے لئے وہ ہمیشہ اس کو نہ کر دیتے ہیں۔ ابھی ہمارے ایک سینئر وزیر صاحب نے کہا کہ اپوزیشن کو اپنی شکست ماننی چاہئے کہ جب ان کی ہار ہوتی ہے تو ایک اچھی بات پر ہار نہ ماننا یہ ہار اپوزیشن کی نہیں بلکہ یہ treasury benches کی ہار ہو گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! Centre of Excellence کو proper طریقے سے بنانے کے لئے ترمیم دی گئی ہے۔ جب inspection نہیں ہو گی میں نے نہیں دیکھا کہ آج تک کوئی institution یا کوئی سکول اس وقت تک اپنے مقاصد حاصل کر سکے اور ترقی کی منازل طے کر سکے اور اپنے آپ کو مستند ثابت کر سکے جب تک کہ وہاں پر check and balance نہ ہو۔ اس بات کو ماننے میں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! اس میں مضائقہ نہیں ہے کہ اسے ایک اچھا ادارہ بنانے کے لئے اس کی inspection ضروری ہے۔ Check and balance تو ہر ادارے کے لئے ضروری ہے اور تعلیم تو کسی بچے کو اچھا انسان بنانے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے اس لئے اگر تعلیم جیسے ادارے پر check and balance نہیں ہو گا اس پر inspection نہیں ہو گی تو ہم مطلوبہ نتائج کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ اس طرح اس سے مطلوبہ نتائج نہیں نکل سکتے جب تک کہ اس پر inspection نہیں ہو گی۔ اس سلسلے میں میری درخواست یہی ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے اور اس کو مان لینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ یہ ایک اچھی suggestion ہے اور صرف اس لئے کہ ہم نے اسے نہیں ماننا تو اس لئے اس کو شامل نہ کیا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر کفر ٹوٹا ہی تھا اور کوئی بات مانی ہی گئی تھی تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی مان لینے میں کوئی حرج نہیں اس سے اداروں کے مستحکم ہونے کے بہت زیادہ chances ہیں اور ان کے results بھی اچھے نکلنے کے chances ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اب کوئی ممبر نہیں؟ ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ اور بڑھایا جاتا ہے چیمہ صاحب!

کورم کی نشاندہی

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں کورم پورا نہیں ہے پہلے کورم کو پورا کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی ہوئی ہے گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔کارروائی جاری رکھی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

معزز اراکین حزب اقتدار: شیم، شیم۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں کوئی shame والی بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک اچھی بات ہے چونکہ اس وقت legislation ہو رہی ہے اور قانون سازی تمام ممبران کا حق ہے۔ اسی لئے ممبران عوام سے ووٹ لے کر ان اسمبلیوں میں آئے ہیں۔ کھانا کھانے کے لئے اسمبلیوں میں نہیں آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جس طرح پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں ہو سکتا اسی طرح legislation پر بھی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

(---جاری)

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میں بھی اسی پر بات کر رہا ہوں۔ The authority shall inspect the Danish School اب اس میں یہ ترمیم لائے ہیں کہ Shall inspect the Danish School یعنی کوئی اتھارٹی کس وقت دانش سکولوں کی انسپکشن کرے گی۔ یعنی ان کو اس ترمیم کے ذریعے اتنا بے لگام کیا جا رہا ہے کہ ان کا جو بورڈ آف گورنرز ہو گا ان کی جو اتھارٹی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! آپ ماشاءاللہ seasoned Parliamentarian ہیں Rule 203 اور 206 کو پڑھ لیں already یہی پوائنٹ لغاری صاحب اور ڈاکٹر صاحبہ نے بھی اٹھایا ہے۔ No cross talk. اگر آپ کوئی نئی بات کرنا چاہتے ہیں---(قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میں اس پر نئی بات ہی کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! بات کرنے سے پہلے کچھ تمہید باندھی جاتی ہے۔ ابھی تو میں اسی فقرے پر ہوں۔ ابھی تو میں چلا ہی ہوں، شروع ہوا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Rule 203 کو پڑھیں تو...You have to be مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر irrelevancy نہیں ہو سکتی، just amendment ہے اس پر آپ بات کریں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میں اس میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ دانش سکولوں کا ہم نے ایک سلسلہ بنایا ہے۔ اب دانش سکولوں کو بھی کسی کے تحت ہی بنایا گیا تھا، کوئی ذہن میں رکھ کر بنایا گیا تھا یہ ذہن میں رکھ کر کہ یہ دانش سکول ایسے علاقوں میں بنائے جائیں گے جہاں پر غریب غرباء کو---

جناب ڈپٹی سپیکر: sorry اب دیکھیں ناں---

چودھری عامر سلطان چیمہ: نہیں۔ جناب! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھ سے زیادہ آپ سمجھتے ہیں۔ آپ اس کی بات کریں کہ اس پر آپ کا کیا پوائنٹ ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: اس میں میرا point of view یہ ہے کہ اس میں ایک period کا تعین کر دیا جائے اور ہم نے یہ کہا ہے کہ تین ماہ کے اندر ان کی inspection کی جائے تو میری گزارش یہ تھی کہ تین ماہ بعد یہ inspection کریں تاکہ ان سکولوں کی کارکردگی بہتر ہو اور اسی کارکردگی کی بناء پر efficiency بڑھے اور سکولوں کا ایک اچھا---(قطع کلامیاں)

جناب والا! ہاؤس کو in order کیا جائے یہ تو کوئی تک نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آفیسر گیلری کی طرف کون صاحب ہیں؟ ادھر آپ تشریف رکھیں۔ This is no way.(قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میری آپ کو اب سمجھ آئی ہے تو میرا مقصد یہ ہے کہ اس سے کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔ آپ چیک کر لیں کارکردگی کے حوالے سے کسی نے اس طرح بات نہیں کی۔ کارکردگی سکولوں کی بہتر ہوگی تو naturally حکومت کی کارکردگی بہتر ہوگی۔ کیونکہ موجودہ گورنمنٹ کا ایک baby ہے جس کو شہباز شریف صاحب لائے ہیں اس لئے لائے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! amendment پر جب بات ہوتی ہے تو you have to be very specific.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب میں اسی پر بات کر رہا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد محسن خان لغاری: رانا صاحب جب بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! آپ ہمیں تو بار بار ٹوکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ This is no the way.

چودھری عامر سلطان چیمہ: نہیں۔ جناب! This is the way.

MR DEPUTY SPEAKER: What is this way?

آپ کیا بات کرتے ہیں؟(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حکومتی اراکین چودھری عامر سلطان چیمہ کے رویہ پر احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

Chair کے ساتھ آپ ایسے بات نہیں کر سکتے۔ میں rules کی بات کر رہا ہوں۔

This is no way. This is no way.Cheema Sahib this is no way Order in the House. Order in the House.

اگر ہاؤس کے decorum کا آپ خیال نہیں رکھنا چاہتے تو میں آپ کو اس بات کی بالکل اجازت نہیں دوں گا۔ Chair دیکھ رہی ہے اس کو، آپ لوگوں کا کام نہیں ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جو specific بات ہے آپ وہ کریں۔(قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب! میں specific بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ specific بات نہیں کر رہے، already یہ بات ہو چکی ہے اور آپ اس کو repeat کر رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: repeat کہاں کر رہا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اور آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: آپ وہاں پر دیکھیں میں نے کیسے repeat کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اس کی اپنی importance یہ ہے کہ کارکردگی کو بڑھایا جائے۔ آپ خواہ مخواہ bias ہو رہے ہیں۔ جب رانا صاحب بات کرتے ہیں اس وقت تو آپ ان کو کچھ نہیں کہتے۔ آپ کو تو نہیں ڈانٹتے ہمیں آپ سمجھتے ہیں کہ ہم پانچ چھ آدمی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ irrelevant بات کر رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: ہم relevant بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ نے اس پر بات کرنی ہے تو کریں نہیں تو میں آپ کا time cut کر رہا ہوں

۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: آپ میری بات کیوں کاٹیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل میرے پاس right ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: آپ کے پاس کوئی right نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں نہیں بیٹھوں گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para (e), after the word "inspect" appearing at the

beginning, the words "at least after an interval of three months" be added.

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhry, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch, Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS SEEMAL KAMRAN: Sir, I move:

"That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para (e), after the word "excellence" appearing at the end, the words "and prepare a report of its visit for record" be added."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:-

"That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para (e), after the word "excellence" appearing at the end, the words "and prepare a report of its visit for record" be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں ایک بات بتا دوں Kindly rules 203 and 206 کو پڑھ لیں۔ Chair پر اس طرح bias کا الزام لگانا .It's most unfortunate ہمیشہ ٹائم بھی دیا جاتا ہے اور سارا کچھ کیا جاتا ہے۔ But now I have to follow the rules.

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ جب آپ کی باری آئے گی اس وقت بات کر لینا۔ جب ہم کسی منسٹر کو بات کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: ہم بات نہ کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سے relevant بات کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کر لیں یا وہ کر لیں لیکن باری باری بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ہم ہمیشہ Chair کا احترام کرتے ہیں، ہم ہمیشہ rules follow کرتے ہیں لیکن ہماری یہی گزارش ہوتی ہے کہ جب ہمارے منہ پر تالے لگائے جاتے ہیں، جب ہمیں بات نہیں کرنے دی جاتی اور حکومتی بنچوں کی طرف سے کبھی سینئر وزیر صاحب آ کر کچھ کہہ جاتے ہیں اور کبھی کوئی کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: decorum of the House آپ کے لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی ہے اور Chair کا کام ہے کہ اس decorum کو maintain رکھے۔ پلیز میری بات سنیں۔ آپ amendment پر کھڑی ہیں آپ کی جو بھی بات ہے وہ کریں لیکن اس کی relevancy دیکھنا Chair کا کام ہے۔ اگر relevant بات نہیں ہو گی تو پھر Chair کے پاس یہ right ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آج ہم قانون سازی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: پھر Chair کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اگر ایک ممبر کورم پوائنٹ آؤٹ کرتا ہے۔ چونکہ میں اپوزیشن میں ہوں اور یہ میرا حق ہے۔میں حکومت میں نہیں ہوں کہ لوگوں کو لا کر یہاں بٹھانا اور کورم پورا کرنا میرا کام ہے۔ہمارے لئے جو شیم شیم کی آوازیں لگائی جاتی ہیں پھر Chair اس کو monitor کیوں نہیں کرتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: Chair بالکل دیکھتی ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہوتا۔صرف آپ کو یہ بتانے کے لئے میں ابھی دوبارہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرتی ہوں۔جب آپ دوبارہ لوگوں کی پلیٹیں چھڑوا کر انہیں لا کر یہاں بٹھائیں گے تو پھر دیکھیں کہ یہ شیم کریں گے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: میں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

اس وقت ایوان میں 196 ممبران تشریف فرما ہیں لہذا کورم پورا ہے۔کارروائی جاری رکھیں۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ شور شرابہ یہ ثابت کر رہا ہے کہ میں صحیح تھی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

پلیز! تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ چیز آپ کے knowledge میں لانے کے لئے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا تھا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت مائیک کس کے پاس ہے؟ مائیک ان کے پاس نہیں ہے بلکہ آپ کے پاس ہے۔ان کی بات کارروائی کا حصہ بن رہی ہے ان کی نہیں بن رہی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہم کورم پوائنٹ آؤٹ کر کے کسی کو embarrass نہیں کرنا چاہتے لیکن میں آپ کے knowledge میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے۔اس amendment کے متعلق جو بات ہے اب آپ وہ کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ House in order نہیں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ جب اس طرح سے ہلڑ بازی ہو گی تو پھر یہاں پر قانون سازی نہیں ہو سکتی۔تیسری بات یہ ہے کہ آپ جس tone میں مجھ سے بات کر رہے ہیں You are most welcome لیکن اگر آپ وہاں بھی اسی tone سے بات کریں تو پھر مجھے کیا میرے ساتھیوں کو بھی یہ بات کرنے کی نوبت نہ آئے۔ Sir, this is wrong. قانون سب کے لئے برابر ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو قانون کے مطابق بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جب وہ قانون کے مطابق بات نہیں کرتے تو پھر ان کے لئے آپ کیوں نہیں کہتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ خاموش بیٹھے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: وہ اس وقت خاموش ہیں چونکہ میں چیخ رہی ہوں۔جس وقت میں بات کرتی ہوں یا ہمارے دوسرے ممبران بات کرتے ہیں۔ابھی دیکھیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House

محترمہ! پلیز اب آپ amendment پر بات کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): مٹی پاؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ غلط بات ہے No cross talk. جی محترمہ!

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

(---جاری)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہم نے اس amendment میں یہ propose کیا ہے کہ:

"and prepare a report of its visit for record" be added.”

جب کسی بھی چیز کو، کسی بھی کام یا کسی بھی محکمے کو بغیر دیکھے بغیر identify کئے اس پر check and balance رکھے بغیر چھوڑا جائے گا تو definitely ہم اس سے expect نہیں کر سکتے کہ وہ اچھا perform کرے، نہ ہی اس میں بہتر یا changes کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے۔ جب اس پر قانون سازی ہو رہی ہے اور اس پر اتنی محنت کی جا رہی ہے۔ ہمارے بچوں کا، صوبہ پنجاب کی عوام اور ہم سب کا future اس پر depend کر رہا ہے تو پھر اس اتھارٹی اور تمام چیزوں پر ایک check and balance کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ ہم رپورٹ بنانے کی request اس لئے کر رہے ہیں کہ جب تک یہ رپورٹ نہیں بنے گی تب تک کسی بھی کارکردگی کا جائزہ نہیں لیا جائے گا---

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جب تک کوئی رپورٹ نہیں بنائی جائے گی، کہیں پر یہ write down نہیں کیا جائے گا اس کو کارروائی کا حصہ نہیں بنایا جائے گا تب تک کوئی بھی کسی کو answerable نہیں ہو سکتا۔ جہاں کہیں کوئی غلطی ہو رہی ہو گی، کوئی کمی کوتاہی ہو رہی ہو گی اسے identify نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں پر improvement کی گنجائش ہے وہاں اسے بہتر نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ کوئی بندہ آپ کو answerable نہیں ہے اور آپ کسی کو پوچھ نہیں سکتے۔ ان چیزوں سے ہی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں، انہی چیزوں سے ہی ایسی create misunderstandings ہوتی ہیں کہ وہ ایک پورے کا پورا شعبہ، پورے کا پورا بل جسے ہم قانون بنا رہے ہیں وہ خود doubtful ہو جاتا ہے لہذا ان تمام چیزوں کو transparent کرنے اور شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے تمام points پر، ہر جگہ جہاں کہیں کوئی confusion create ہو سکتی ہے وہاں پر ایک اور check and balance لا کر بٹھانا چاہئے۔ جب تک اس کی رپورٹ نہیں بنے گی یا یہ کارروائی کا حصہ نہیں بنے گی تو اس میں کوئی بہتری نہیں کی جا سکتی اور جو چیز اس پورے سسٹم کو harm کر رہی ہے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: مسلمانوں نماز کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت آنے والی ہے زمین میں دفن ہو جانا ہے، مٹی میں سو جانا ہے وہاں بھائی کام آئے گا نہ باپ۔مسلمانوں نماز قائم کرو۔نماز زندہ باد۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! میں نماز کے وقفہ کے لئے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاید آپ بھی نماز کے لئے جانا چاہ رہی ہیں۔جو نماز پڑھنا چاہتے ہیں وہ پڑھ لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نماز کے لئے وقفہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں ہم کارروائی کو چلا رہے ہیں آپ بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نماز کے لئے ٹائم دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ باری باری نماز پڑھ آئیں۔ لغاری صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی ہے۔ابھی ٹائم ہے اور دوست نماز پڑھ لیں گے۔ محترمہ سیمل کامران صاحبہ اپنی بات جاری رکھیں۔Order in the House جی، پلیز۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہی تھی کہ ہر چیز پر balance check and ہونا چاہئے۔ اس میں بھی میری یہی گزارش ہے کہ اس visit کی ایک رپورٹ بنائی جائے کیونکہ جب تک وہ رپورٹ نہیں بنے گی تو آپ یہ judge نہیں کر سکتے کہ کہاں پر کیا flaws ہیں اور کس چیز میں improvement کی گنجائش ہے؟ Let us suppose جیسے ہمارے سرکاری سکولوں میں ہو تا رہا ہے کہ ہمارے دیہی علاقوں میں سائنس اور ریاضی پڑھانے کے لئے ٹیچرز بھی available نہیں ہوتے۔ یہ بات بہت دفعہ ہوتی ہے، لوگ اور طالب علم احتجاج بھی کرتے ہیں لیکن چونکہ monitoring کا کوئی ایسا system موجود نہیں ہے، کوئی check and balance نہیں ہے جس کی وجہ سے کبھی بھی یہ چیزیں in time rectify نہیں ہوتیں اور resultantly یہی ہو تا ہے کہ وہاں پر بچیاں جاتی ہیں، اپنا وقت ضائع کرتی ہیں اور واپس آ جاتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ کسی بھی چیز میں اگر ہم یہ کہیں کہ ٹھیک ہے، یہ اب نہیں تو پھر کبھی ہو جائے گا لیکن اس میں ایسی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ وہ چیزیں

ہیں کہ جن کو ہمیں urgently اور ایک positive نظر کے ساتھ دیکھنا ہے کہ جہاں پر کوئی ایسی چیز ہے جو کہ واقعی harm کر رہی ہے، جو واقعی effect کر رہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کو admit کر لینا ایک بڑا پن ہو گا کیونکہ ہم سب یہاں پر بچوں والے بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم یہاں پر اپنے لوگوں کو represent کر رہے ہیں۔ آج جس حوالے سے ہم debate کر رہے ہیں یہ ہمارے ہی بچوں کا future ہے اس لئے کسی اچھی چیز کو مان لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ آج at least اپنی سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر تعلیم کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ بحیثیت مسلمان جو پہلا لفظ کہا گیا وہ "اقراء" تھا یعنی پڑھ۔ کہا گیا ہے کہ "ماں کی گود سے لے کر قبر تک تعلیم حاصل کرو" آج ہم اسی نظام تعلیم پر debate کر رہے ہیں۔ آج ہم اس کے لئے ایک نیا نظام نافذ کرنے جا رہے ہیں تو اس نظام کے حوالے سے ہماری طرف سے اگر کوئی اچھی تجاویز دی گئی ہیں جو کہ واقعی effective ہیں تو میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون اور اس ہاؤس سے یہ گزارش ہے کہ ان کو ضرور consider کیا جائے۔ ان کو محض اپوزیشن سمجھ کر ignore نہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری نہایت مختصر سی گزارش ہے کہ یہ جو رپورٹ بنانے کے لئے کہا جا رہا ہے یہ اس لئے کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک ریکارڈ بن جائے گا، وہ reference ہو گا اور پھر اسے monitor کیا جا سکے گا کہ اس میں یہ کمی، کوتاہی سامنے آئی تھی اور اس کو کس طرح درست کیا گیا تھا۔ ساری دنیا میں یہ ایک standard procedure ہے کہ ہر visit کی report بنائی جاتی ہے اور اس کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے تاکہ ان پر عمل کیا جا سکے اور اگر کہیں پر کوئی اچھی practice ہے، اگر کوئی good practice کہیں پر نظر آتی ہے تو اس کو دوسری جگہ replicate کیا جا سکے۔ میرے خیال میں ہماری ایک نہایت ہی مناسب سی amendment ہے اگر اس کو carry کر لیں تو آپ لوگوں کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! دانش سکولوں کا اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ ہر ایک سکول پر 350 ملین روپے کی لاگت آئے گی اور اس کا سالانہ expenditure بھی 65 ملین روپے سے زیادہ ہو گا۔ اگر

اتنے بڑے پیمانے پر کام ہو رہا ہے اور پھر اس کی رپورٹ بھی نہ بنے تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ میں سمجھتی ہوں کہ اس رپورٹ کو properly اسمبلی میں پیش ہونا چاہئے تاکہ اداروں کو مزید مستحکم کرنے کے لئے تجاویز دی جا سکیں۔ ان reports پر ہی انحصار کیا جاتا ہے، یہ رپورٹ check and balance رکھنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اس سے اداروں پر ایک pressure رہتا ہے کہ ہم نے زیادہ سے زیادہ بہتر کارکردگی show کرنی ہے اور اپنے معیار کو بہتر رکھنا ہے کیونکہ ہمیں اس کی باقاعدہ رپورٹ پیش کرنی ہو گی تو اس معیار کو بہتر کرنے کے لئے یہ رپورٹ پیش کی جانی بہت ضروری ہے۔ ان projects پر کثیر رقم خرچ کی جا رہی ہے لہذا بہت ضروری ہے کہ اس کی inspection ہو اور اس کی باقاعدہ ایک رپورٹ مرتب کی جائے اور پھر یہ رپورٹ اسمبلی میں آئے تاکہ دانش سکولوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس ترمیم میں یہ کہا گیا ہے کہ "and prepare a report of its visit for record" اس حوالے سے میں محسن لغاری صاحب کی خدمت میں یہی عرض کروں گا کہ ٹھیک ہے کہ اپوزیشن کو ایک staff کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے بھی یہ کام سالہا سال کیا ہے۔ جب ان کا staff اس طرح کی ترامیم اکٹھی کر کے لائے تو آپ خود بھی ذرا ان کو پورے غور سے دیکھ لیا کریں۔ یہ معاملہ legislation سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ rules سے متعلقہ ہے۔ اس سے پہلے آپ نے یہ کہا کہ جو visit ہے وہ "at least after an interval of three months" بھئی! وہ authority ہے اس کے لئے three months کی پابندی کیوں وہ ایک ماہ بعد کیوں نہیں، ایک ہفتے بعد کیوں نہیں؟ اور اس visit کی رپورٹ for record نہیں ہو گی بلکہ for implementation ہو گی تو یہ ساری چیزیں rules میں بنتی ہیں یہ legislation کا حصہ نہیں ہیں۔ آپ اپنے staff سے کہیں کہ جب وہ ترامیم یہاں پر جمع کروائیں تو اس سے پہلے وہ آپ کو دکھایا کریں، آپ ان کو اچھی طرح سے دیکھا کریں اور جو ترامیم matter کرتی ہوں ان کو آپ ہاؤس میں لایا کریں۔ شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وزیر قانون کا اس طرح کا رویہ مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔بات صرف اتنی سی ہے کہ اس کا بُرا ابھی نہ منایا کریں چونکہ یہ rules کے اندر لکھا ہے۔آپ کو اپنی ترمیم پر بات کرنے کا پورا right ہے اور اس کے بعد reply کا right متعلقہ وزیر کے پاس ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر ہم پر personal attack کیا جائے گا تو کیا ہمیں اس کا جواب دینے کا right نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ آپ نے اپنی ترمیم پر بات کی اور وزیر قانون صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔اب اس پر ہاؤس کی sense لے لیتے ہیں۔جب اگلی amendment آئے گی تو اس پر آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para (e), after word "excellence" appearing at the end, the words "and prepare a report of its visit for record" be added."

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: The third amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab

Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS. SAMINA KHAWAR HAYAT: Sir, I move:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), after para (n), the following new para (nn) be added:-
>
> "(nn) examine existing strength of teachers and staff and reasons for non-completion of vacancies in various school and colleges and to make a report to the government for necessary action."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), after para (n), the following new para (nn) be added:-
>
> "(nn) examine existing strength of teachers and staff and reasons for non-completion of vacancies in various school and colleges and to make a report to the government for necessary action."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I oppose.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس amendment میں ہم نے یہ propose کیا ہے کہ staff and teachers کی تعیناتی، ان پر check and balance رکھنے اور ان کی monitoring کرنے کے لئے ایک اتھارٹی بنائی جائے۔ جنگل کا قانون نہیں ہونا چاہئے کہ اپنی مرضی سے جس کو چاہیں رکھ لیں یا نکال دیں۔ ایک ایسی authority ہو جو کہ ان ساری چیزوں کو monitor کر سکے اور make sure کر سکے کہ کوئی ایسا قانون یا rules نہ بنائے جائیں کہ جن کی وجہ

سے ان کی مرضی یا من مانی چل سکے کہ ہم اس کو رکھتے ہیں یا اس کو نکالتے ہیں۔ میں یہ تجویز کروں گی کہ تعیناتی کا ایک طریق کار طے کر کے اس کی رپورٹ بنا کر گورنمنٹ کے حوالے کی جائے۔ شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! again وہی بات آ رہی ہے اور پھر یہی ہو جائے گا کہ یہ clerical mistake ہے لیکن ہر چیز پر ایک check and balance ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمارے سرکاری سکولوں کا جو احوال ہے، honourable وزیر قانون نے خود agree کیا ہے، یہ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں کہ اس صوبے میں آج بھی بہت سے ایسے سکول ہیں کہ جہاں پر English and Mathematics کے استاد ہی available نہیں ہیں۔ تو کیا وہ بچے suffer نہیں کر رہے؟ ہمارے وزیر تعلیم صاحب بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں، although وہ باتوں میں مصروف ہیں لیکن وہ بھی یہ جانتے ہیں کہ بہت سی کوتاہیاں، کمیاں اور flaws ہمارے تعلیمی نظام کا حصہ ہیں۔ کیا کوئی بھی حکومت ان کو overcome کر سکی ہے؟ نہیں کر سکی، جہاں کہیں پر کوئی missing facilities ہیں وہ اسی طرح موجود ہیں اور وہ آج تک remove نہیں ہوئیں۔ بہت کم ایسے cases ہیں کہ جہاں پر upgradation کی گئی ہے یا ان facilities کو cover کیا گیا ہے۔ کیا ہم ہمیشہ ایسے ہی چلتے رہیں گے، کیا ہم آگے ترقی کی طرف نہیں جائیں گے اور کیا ہم صرف تنزلی کے راستے پر ہی چلتے جائیں گے؟ ہم تنزلی کے راستے پر چلتے ہوئے اپنے پرانے یا نئے نظام کو مزید تباہی اور بربادی کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جب ہم اس honourable House میں on the floor of the House کوئی بھی بات کرتے ہیں تو وہ ریکارڈ ہوتی ہے، وہ proceeding کا حصہ بنتی ہے لیکن still جب وہ ایسی بات کر جائیں جو قوانین، rules یا ایک ایسی بات ہو جو اس شعبے کے متعلق غلط جواب ہو تو ہم اسی کارروائی کا سہارا لیتے ہیں اور اس honourable Minister کے خلاف Privilege Motion move کرتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس کارروائی کا کوئی ریکارڈ موجود نہ ہو تو ہم بے بس ہیں ہم سچے ہو کر جھوٹے ہوتے ہیں اس لئے میں پھر وہی کہوں گی کہ آپ جب بیٹھتے ہیں تو مجھے یہ شعر یاد آتا ہے کہ:

میں سچ کو سچ بھی کہوں گی پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

مجھے وہ ریکارڈ لا جواب بنا تا ہے جو رکھا جاتا ہے اور دنیا میں ہر جگہ پر یہی ہوتا ہے۔ یہ کوئی اچنبے والی بات نہیں ہے کہ اگر یہ کہا جا رہا ہے کہ ہر چیز کا record feed کیا جائے تو یہ کوئی unusual سی چیز نہیں ہے۔ تمام سکول بے شک وہ دانش سکول ہیں ان کی record keeping کی جائے کہ کہاں پر کون سے ٹیچر تعینات ہیں، نہیں ہیں، کون سے ٹیچر کہاں سے salary draw کر رہے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سیکرٹری صاحب کی ملی بھگت سے اساتذہ 2/2 سال کی leave پر چلے جاتے ہیں اور وہ وہاں سے salary بھی draw کر رہے ہوتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا حل یہی ہے otherwise ہم بعد میں اسی floor پر کھڑے ہو کر کہیں گے کہ آپ نے ایک غلط قانون بنایا ہے تو آج وہ وقت ہے کہ ہم مل بیٹھ کر یہ decide کریں کہ ہاں! یہ چیز غلط ہے، reports کی اہمیت ہے ہم اس کو مانیں اور اس پر عملدرآمد کریں۔ شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اس پر مختصر سی بات کروں گا ہم یہ amendment لا رہے ہیں کہ teachers and staff کی efficiency and administration کے حوالے سے posts create کی جائیں تو اس میں ہماری amendment کا مقصد یہی ہے کہ دانش سکولوں میں teachers تعینات کر دیئے جائیں گے اور پھر وہاں پر جو خالی vacancies رہ جائیں گی ان کے حوالے سے assure کیا جائے کہ ان خالی اسامیوں کو بروقت پُر کیا جائے تاکہ ان کی efficiency بڑھ سکے تو مختصر عرض یہی ہے کہ اس amendment کو add کر لیا جائے کیونکہ اس سے دانش سکولوں کی کارکردگی بہتر ہو سکے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! آپ مختصر بات کرتے کتنے اچھے لگتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے مجھے سکھایا تھا کہ یہ غلط ہے، میں ابھی legislation سیکھ رہا ہوں وہ بہت زیادہ تجربہ کار ہیں ان کے پاس پورا Law Department ہے اور لاء منسٹر صاحب جس کی بات کر رہے تھے وہ بندہ ہمیں صرف type کر کے دیتا ہے کیونکہ ہمیں انگریزی یا اردو type نہیں آتی اس لئے وہ ہماری مدد کرتے ہیں۔ ہم اپنی عقل اور اپنے فہم کے مطابق یہ چیزیں کرتے ہیں شاید میری سمجھ میں کچھ کمی ہوگی کیونکہ باقی ساری چیزیں بھی rules کے اندر جا سکتی تھیں یہ legislation میں کیوں آئی ہیں یا تو مجھے legislation and rules کے درمیان کا فرق بتا دیں، ابھی

نہیں کسی اور وقت مجھے یہ سمجھادیں کہ legislation اور rules بنانے کے درمیان کیا فرق ہے۔ مجھے تو یہ سمجھ تھی کہ جس طرح یہ باقی چیزیں لکھی گئیں کہ Supervise in the discipline of control students. یہ rules میں نہیں آسکتا، اس میں لکھا گیا ہے Promote extra curriculum activities. یہ rules میں نہیں آسکتا؟ Rules کیا ہیں اور legislation کیا ہے یہ تو ایک بڑی thin line ہے اگر کوئی ہے جس کو میں نہیں سمجھتا تو ہم نے جو باتیں کی تھیں وہ بھی rules میں نہیں آتیں وہ بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح website بناؤ اور اس کو weekly update کرو اگر web site کو weekly update کرنا ہے تو reports بنا کر کیوں نہیں رکھی جاسکتیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کافی بات ہو گئی ہے اب آپ اس amendment کی طرف آجائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس amendment کے بارے میں ہمارے ساتھیوں نے بات کرلی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں مختصر سی بات کرنا چاہوں گی جس طرح محسن صاحب نے بات کی ہے کہ اگر ہم کسی چیز کو اپنے قانون میں شامل کرلیں گے کہ رپورٹ بنے گی تو اس کے اندر rules and regulations بعد میں متعین کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف اتنی سی بات ہے کہ جب ہم amendment کی بات کرتے ہیں تو We have to be very specific and relevant. اگر آپ نے اس amendment کے بارے میں کوئی بات کرنی ہے تو وہ آپ ضرور کریں لیکن اگر آپ نے overall بات کرنی ہے تو پھر آپ کے پاس سارا ٹائم ہے لیکن آپ اس میں overall بات نہیں کرسکتیں۔ جی، ڈاکٹر فائزہ اصغر!

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! اس بل میں clause ہے کہ teachers کے لئے نئی create jobs کی جائیں گی اور ابھی ہمارے وزیر قانون نے کہا کہ ہم سکولوں کا ایک parallel system نہیں کررہے، ہم existing system کو improve کرنا چاہ رہے ہیں اور ان کو بھی excellence کے level پر لانا چاہ رہے ہیں تو ابھی اس وقت آپ دیکھیں کہ posts of teachers خالی پڑی ہوئی ہیں اور ان کی recruitment پر ban ہے تو اس لئے کہا جاتا ہے کہ شاید فنڈز نہیں ہیں جس وجہ سے against

parallel system نہیں ہو سکتے تو اگر یہ existing vacant seats teachers recruit نہیں ہے تو سب سے پہلے present schools میں fill vacant seats کی جائیں کیونکہ اگر اتنا بڑا خرچہ new created jobs پر use کیا جارہا ہے تو کیا سب سے پہلے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ existing vacancies fill کی جائیں اور اس پر کچھ خرچہ کیا جائے بجائے اس کے کہ new jobs create کریں ان کو پُر کریں اور یہ خالی رہ جائیں۔ پھر ہر جگہ تضاد ہے کہ دانش سکولوں کو level of excellence پر لایا جارہا ہے اور باقی سکولوں کا کوئی والی وارث نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہم اس amendment میں بار بار جو point emphasize کرنا چاہ رہے ہیں میں اس کو بڑا specify کر کے کہنا چاہ رہی ہوں کہ non completion of vacancies make a report or necessary action. جب ایک چیز non complete ہے اور اس کی رپورٹ نہیں لکھی جاتی تو کہیں بھی research, examination and revisit کرنے کے لئے اگر ایک written report موجود نہ ہو گی تو یہ mode of mouth پر اتنا بڑا school of excellence چلنا ہے جس کو انہوں نے shatter کر کے کرنا ہے اس کو emphasize کیا گیا ہے کہ making of a report، باقی یہ بات رہ گئی کہ لاء منسٹر صاحب بہت تجربہ کار ہیں اور انہوں نے ہمیں ایک guideline دی ہے کہ آپ لوگ کلرکوں سے لکھوا کر اسے رَٹ کر یہاں House میں نہ سنائیں میں ان سے اسی زمرے میں درخواست کروں گی کہ صبح زکوٰۃ کے 12 سوالات پر دولا سٹنیں بار بار repeat کر کے لکھی گئی تھیں تو کیا اس وقت لاء منسٹر سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے زکوٰۃ کے 25 سوالوں میں سے 12 سوالوں میں وہی جواب جب ان کے کلرکوں نے لکھا ہے اس وقت انہوں نے نہیں پڑھا تھا یہ submit کریں اس پر action بھی لیں اور ان کو میری طرف سے یہ جواب تحفے میں دیں کیونکہ میں نے اس کو میڈیا پر بھی دکھانا ہے کہ یہ تو ہم پر الزام لگا رہے ہیں اور میں یہ ثبوت کے ساتھ پیش کر رہی ہوں کہ یہ کلرکوں سے لکھواتے ہیں اور ان کے تمام کے تمام بیت المال کے department نے صبح یہ حرکت کی ہے کہ آدھا نام پچھلی حکومت کا اور باقی آنے والی حکومت کا، یہ جواب تھا اور یہ ثبوت تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ amendment پر بھی کوئی بات کریں گی؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں amendment پر آ رہی ہوں۔ میں الزام کا جواب ثبوت کے ساتھ دے رہی ہوں اور ہم amendment کلرکوں سے نہیں لکھوائیں گے اور یہ بھی اس چیز کو ختم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! غالباً لغاری صاحب تو باہر چلے گئے ہیں میں اس پر مختصراً یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بڑا simple principle ہے کہ law functions میں دیئے جاتے ہیں اور وہ functions کس طرح سے انجام دیئے جائیں گے وہ rules میں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس amendment میں (n) کے بعد (nn) کا کیا ہے، (n) create posts of teachers and efficient management سے متعلق ہے، (o) disciplinary action سے متعلق ہے اور (p) Prescribed code of conducts سے متعلق ہے تو اس میں وہ تمام باتیں cover ہوتی ہیں جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے اور ان کے لئے جو rules بنیں گے تو جس طرح انہوں نے contribute کیا ان میں اسی تفصیل کے ساتھ یہ ساری چیزیں rules میں شامل ہوں گی۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the amendment moved and the question is:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), after para (n), the following new para (nn) be added:-
>
> "(nn) examine existing strength of teachers and staff and reasons for non-completion of vacancies in various school and colleges and to make a report to the government for necessary action."

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: The fourth amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> “That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para(q), after the word ”Authority’’, appearing at the end, the words ”and to monitor and evaluate teachers training programmes periodically and submit assessment report to the government for improvement of the system’’ be added.

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> “That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para (q), after the word ”Authority’’, appearing at the end, the words ”and to monitor and evaluate teachers training programmes periodically and submit assessment report to the government for improvement of the system’’ be added.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ایک شعر ہے کہ:

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کر بچے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

یہ وہ شعر ہے جس کا فلسفہ اس میں projected ہے یعنی students اس وقت تک اساتذہ کی عزت کریں گے جب تک training programmes اور کتابیں اس کے مطابق نہ ہوں گی تو بچے آپ کو یقیناً خبطی ہی سمجھنا شروع ہو جائیں گے۔ جب آپ نے اس سکول میں teachers training programme کی value کو acknowledge کر ہی لیا ہے تو ظاہر ہے کہ اس پر خرچ بھی ہو گا اس لئے آپ lumpsum funds بھی رکھیں گے۔ جب آپ ایک network بنا رہے ہیں، Daanish Schools and Centres of Excellence یعنی بہت standard کے سکول بنانے جا رہے ہیں تو وہاں کے teachers کی periodic training پر بھی اتنی ہی رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جب یہ ساری چیزوں کی assessment reports submit نہ ہوں گی تو اس سارے training programmes کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ان میں نہ صرف teachers کی کارکردگی، ان کے پڑھانے کا طریقہ اور ان کی updating of knowledge ہے۔ اگر ہم اس کو monitor ہی نہیں کریں گے تو آپ اس میں بہتری کس طریقے سے کریں گے لہذا اگر آپ اس کلاز میں یہ پوری شق شامل کر دیں تو آپ نے جو پیسا اس پر خرچ کرنا ہے، teachers کو evaluate کر کے international standard یا جو بھی standard set کریں گے اس پر لانا ہے۔ یہ سارا کچھ ہم اس وقت ہی حاصل کر سکتے ہیں جب اس کی monitoring کے لئے regular assessment reports submit ہوں گی ورنہ سکول ایک دفعہ تو بن جائے گا لیکن جب بھی سوال پوچھا جاتا ہے تو sustainability and improvement کی بات ہوتی ہے۔ کسی چیز کو بنانے میں بے شک ساری effort لگ جاتی ہے لیکن اس کے بعد اس کی reports on improvement and sustainability

documentationکے مطابق ہی آگے چل سکتی ہیں لہذا اگر یہ چند الفاظ اس کلاز(q)میں addکر دیئے جائیں تو اس سے اس programme trainingکی progressبہتر ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر فائزہ اصغر صاحبہ!

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! اس میں اتنی گھبراہٹ کی بات نہیں ہے کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ اس شق کو شامل کر لیا جائے۔ اگر آپ ایک training programme کروا رہے ہیں تو اس کی assessment نہ کروانے کی وجہ کیا ہے، کیا یہ گھبراتے ہیں کہ جو trainingکرائی گئی ہے وہ up to mark نہیں ہو گی یا اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا یا وہ seriouslyنہیں ہو رہی۔ اگر وہ واقعی seriously ہو رہی اور اس کا مقصد واقعی teachersکی improvementہے تو پھر ان کی assessmentکرانے میں کیا قباحت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پھر وہی بات ہے کہ ایک checkہر چیز پر ہونا چاہئے۔ آپ جب training دیں گے تو لازمی طور پر حکومت پنجاب کے خزانے پر بوجھ بڑھے گا۔ اس وقت صوبہ ODپر چل رہا ہے۔ اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ اساتذہ کو trainingملنی چاہئے، یہ ان کا حق ہے لیکن جب teacher trainedہو رہا ہے اور وہ accordingly deliverنہیں کر رہا تو اس کو کس طرح سے monitorکیا جائے گا۔ یہ teachers training programmeایک دفعہ ہو کر ختم نہیں ہونا بلکہ یہ چلتا رہے گا۔ یہ ongoing processہے۔ اس پر بھی ایک check کی ضرورت ہے کہ جیسے کسی سکول میں چار بچوں کو داخل کروایا جاتا ہے تو بچے اس سسٹم کو فوری adoptکر لیتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ استاد بھی فوری طور پر بچوں کی طرح نئے سسٹم کو adoptکر لے گا۔ Daanish Schools of Excellence کے متعلق میں یہ کہتی ہوں کہ جب میں چھوٹی تھی تو مجھے میرے گھر والے یا میری teacherاس وقت مجھے excellentکہتے تھے کہ جب میں بہت زبردست کام کرتی تھی۔ یہ بہت زبردست کام ہونے کے لئے جا رہا ہے تو پھر کیوں ان چھوٹے چھوٹے flawsکو considerنہیں کیا جا رہا؟ بعد میں جب کوئی مسئلہ پیدا ہو گا تو پھر یہ کوئی ترمیم لے کر آ جائیں گے۔ میں یہاں یہ کہتی ہوں کہ آج ہم یہاں سوچنے کے لئے بیٹھے ہیں، آج ہم یہاں لوگوں کو بھوکا رکھ کے بیٹھے ہوئے ہیں اور

بار بار کورم کی بھی نشاندہی کر رہے ہیں کہ براہ مہربانی آئیں اور ہماری دی ہوئی ترمیم کو consider کریں۔ ان باتوں کا آج فیصلہ ہونا چاہئے۔ ہماری کمیٹی نے جو فیصلے کئے تھے انھیں تو overrule کیا جا رہا ہے۔ آج ہاؤس میں جو بات ہو رہی ہے، اسے بھی دیکھنا چاہئے اور اسے consider کرنا چاہئے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں کہ یہاں پر جو تجاویز آ رہی ہیں انھیں دوبارہ دیکھے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گورنمنٹ لائی ہے کہ:

The Authority shall conduct pre-service and in service training of teachers and other employees of authority.

میرے خیال میں اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس کی اس لئے ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ بھی rules میں آ سکتا تھا۔ وزیر قانون صاحب نے بھی کہا ہے کہ یہ سب کچھ rules میں آ سکتا ہے تو اتنی زیادہ ترمیم لانے کی ضرورت ہی نہیں تھی تو یہ بھی rules میں آ سکتا تھا۔ ہاؤس کا وقت تو وزیر قانون صاحب ضائع کر رہے ہیں اسی لئے آج بار بار کورم ٹوٹ رہا ہے اور بار بار problem بھی ہو رہی ہے۔ ممبران شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم لوگ problem create کر رہے ہیں لیکن ہم نہیں بلکہ حکومت کی طرف سے ایسا ہے۔ اگر یہ ترمیم لائی ہی ہے تو ہم نے یہ request کی ہے کہ teachers کی training اور بہتر monitoring کے لئے ایک رپورٹ مرتب کی جائے تاکہ ایک اچھا ماحول بن سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیر علی صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! جو باتیں ہوئی ہیں میں وہ repeat نہیں کروں گا بلکہ صرف یہ کہوں گا کہ اس میں teachers کے علاوہ employees کا بھی ذکر ہے۔ حکومت کی طرف سے جو proposed ہے کہ:

Conduct pre service and in service training of teachers and other employees of the authority.

توteachersکی تو سب نے بات کی ہے لیکن میںother employeesکی بات کروں گا۔

جناب سپیکر!میری گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو اس اتھارٹی کے اساتذہ کے علاوہ دوسرے ملازمین ہوں گے ان کی assessmentضرور ہونی چاہئے۔ جب ایک نیا سسٹم آ رہا ہے تو یہ آتے ہی جس طرحexcellenceکہا گیا ہے یہexcellent نہیں ہو جائے گا۔ اس کوexcellentہونے میں بہت وقت لگے گا اور اس کی evaluation کے لئے یہ propose کیا گیا ہے کہ اس کی assessment reports بنائی جائیں اور اس پر وہperiodically reportsدیں تاکہ حکومت اُس پر improvementلا سکے اور اساتذہ کے ساتھ جو سٹاف ہو گا اُس حوالے سے بھی کچھ کر سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنی وہی بات دہراؤں گا کہ یہ clause (q)بڑیcomprehensiveہے اور ٹریننگ سے متعلق تمامfunctionsکوnarrate کرتی ہے باقی انہوں نے جو دوسری بات کی ہے وہruleہے کہ:

> Conduct pre service and in service training of teachers and other employees of the authority.

اس میں ٹریننگ کا function دے دیا گیا ہے۔ اب اس کو کس طرح سے materialize یا بہتر انداز میں کرنا ہے تو وہ سبrulesکا معاملہ ہے اس میں ان چیزوں کو ر کھا جائے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), in para (q), after the word “Authority”, appearing at the end, the words “and to monitor and evaluate teachers training programmes periodically and submit assessment report to the government for improvement of the system” be added."

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now the fifth amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch, Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR FAIZA ASGHAR: I move:

> "That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), after para (r), the following new paras (rr) and (rrr) be added:-
>
> “(rr) examine the government policy of shifting management of government schools and colleges to the control of NGOs and analyze their role and make positive suggestions to the government;
>
> (rrr) take concrete steps and evolve workable strategy to eliminate ghost schools/colleges in the Province and suggest remedial measures therefore.”

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), after para (r), the following new paras (rr) and (rrr) be added:-

"(rr) examine the government policy of shifting management of government schools and colleges to the control of NGOs and analyze their role and make positive suggestions to the government;

(rrr) take concrete steps and evolve workable strategy to eliminate ghost schools/colleges in the Province and suggest remedial measures therefore."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! جب اتنا زیادہ خرچہ اور یہ websites according to the clause develop ہو رہی ہیں تو اُس میں یہ بھی ہے کہ بہت سارے سکول ایسے بھی ہیں جو حکومت نے NGOs کو دیئے ہوئے ہیں اور وہی اُن کو چلا رہی ہیں کیونکہ حکومت ان کو نہیں چلا سکتی لہذا ان NGOs کو دیئے گئے سکولوں کی بھی monitoring ہونی چاہئے۔ میں پھر وہی چیز repeat کروں گی کہ کہا گیا ہے کہ یہ ایک parallel school system نہیں ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کے سارے سکول evaluate ہوں گے اور تمام سکولوں کی improvement ہو گی۔ بتایا جائے کہ ہم نے جو سکول NGOs کے حوالے کئے ہوئے ہیں اُن کی evaluation کون کرتا ہے؟ میری یہ تجویز ہے کہ ان سکولوں کی بھی evaluation ہونی چاہئے تاکہ پتا چلے کہ وہ NGOs ان سکولوں کے ساتھ کیا کر رہی ہیں اور کیا ان سکولوں کی education ایک excellence کے level پر چل رہی ہے اگر نہیں چل رہی تو پھر یہی اتھارٹی حکومت کو suggestions دے کہ یہ

NGOs کیا صحیح کام کر رہی ہیں یا نہیں تاکہ اگر ہماری نیت نیک ہے کہ ہم نے سکولوں کو improve کرنا ہے تو پھر اس طرح کی suggestions دی جائیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ بہت سارے گھوسٹ سکول بھی اس طرح درمیان میں آ جاتے ہیں لہذا گورنمنٹ ایسی اتھارٹی بنائے کہ آئندہ کوئی بھی گھوسٹ سکول existence میں نہ ہو۔ اگر اس طرح کے کوئی گھوسٹ سکول ہیں تو اُن کو مکمل طور پر eliminate کیا جائے یا پھر proper سکولوں کی شکل دی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ NGOs اپنا بہت زیادہ interest show کرتی ہیں کہ وہ مختلف سکولوں کو higher کرنا چاہتی ہیں۔ NGOs چلتے ہوئے سکولوں کو لینے میں تو interested ہوتی ہیں لیکن اُن سکولوں کو لینے کے لئے تیار نہیں ہوتیں جو دُور دراز علاقوں میں ہوتے ہیں یعنی جو گھوسٹ سکول ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی sympathies اور کام کرنے کے جذبے کو ہم monitor کرنا چاہتے ہیں تو دُور دراز کے گھوسٹ سکول ان کے حوالے کرنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ جن سکولوں میں علاقے کی آبادی کے حوالے سے capacity نہیں ہے کہ جہاں پر بچوں کو proper پڑھایا جا سکے تو وہاں پر second and third shift کا اجراء کر کے ان NGOs کے حوالے کئے جائیں تاکہ انہیں آزمایا بھی جا سکے۔ اس کے علاوہ ان پر کوئی check and balance اور کسی قسم کی monitoring بھی نہیں ہے۔ اسی طرح دانش سکولوں کی کارکردگی میں اضافہ کرنے اور بہتر کرنے کے لئے اُن پر ہر طریقے کی monitoring اور check and balance ہونا چاہئے اور اُسی طرز پر وہ سکول جنہیں NGOs نے higher کیا ہوا ہے اُن پر بھی check ہونا چاہئے۔ خاص طور پر تعلیم ایک ایسی چیز ہے جس سے اس ملک اور اس ملک کے تمام بچوں کا مستقبل وابستہ ہے اس لئے اس کو زیادہ authentic بنانے کے لئے ضروری ہے کہ check and balance ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ کوئی اور ممبر بولنا چاہے گا؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! proposed law یہ کہتا ہے کہ:

> Establish and maintain a website containing information about its functions and update it at least on weekly basis;

یہاں پر تو weekly basis کا ذکر کیا گیا ہے اور رانا صاحب پہلے کہہ رہے تھے کہ record keeping کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کا definite time نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اچھی بات ہے کہ یہ weekly basis پر اُس کو update کریں گے لیکن ہم نے جو proposed amendment دی ہے اس میں باقی باتیں تو فاضل ممبران نے کر دی ہیں لیکن میں صرف یہ بات کروں گا کہ:

> Workable strategy to eliminate ghost schools and colleges in the Province.

میں specifically دانش سکولوں کے حوالے سے یہ کہوں گا جس طرح میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمارے اضلاع میں گورنمنٹ جو سکول بنانے جا رہی ہے تو میں ابھی سے identify کر دیتا ہوں کہ یہ ghost سکول ہوں گے اور رانا صاحب اسے note کر لیں۔ I am placing this on record کہ یہ گھوسٹ سکول ہی بنایا جا رہا ہے یا ہماری تجاویز کے مطابق یہ بن جائے تو اچھی بات ہے ورنہ پھر گھوسٹ سکول تو بن ہی جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جن خدشات کا انہوں نے اظہار کیا ہے اس کا بالکل کوئی احتمال نہیں ہے۔ یہ سکول جس طرز پر بنائے جا رہے ہیں ان کے گھوسٹ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہاں پر logging, boarding اور ہر چیز کی سہولت میسر ہو گی۔ جن چیزوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں کہ NGOs اور evaluation for that purpose an analyzes تو فی الحال گورنمنٹ کا اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اگر کبھی in future ایسی ضرورت محسوس کی گئی تو پھر اُس کے لئے علیٰحدہ سے amendment ہو سکتی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thanks. The amendment moved and the question is:

"That in clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (2), after para (r), the following new paras (rr) and (rrr) be added:-

"(rr) examine the government policy of shifting management of government schools and colleges to the control of NGOs and analyze their role and make positive suggestions to the government;

(rrr) take concrete steps and evolve workable strategy to eliminate ghost schools/colleges in the Province and suggest remedial measures therefore."

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now the motion moved and the question is:

“That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda

Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch, Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS SEEMAL KAMRAN: Sir I move:

> "That in clause 5 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (4), be delated and subsequent sub-clause be remembered accordingly.

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ کی اور ہماری commitment ساڑھے چار بجے تک تھی ۔اب پانچ بج گئے ہیں لیکن کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

115 ممبران بیٹھے ہیں لہذا کارروائی شروع کی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

Order in the House , Order in the House بات سنیں کہ یہ ان کا right ہے آپ بالکل ایسے نہیں کر سکتے۔ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!ہم نے amendment move کی تھی ہم نے اس میں demand کیا ہے کہ کلاز۔5 کی سب کلاز-4 کو delete کر دیا جائے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! راولپنڈی میں جو الیکشن ہو رہا ہے اس میں کسی جگہ ہمارے معزز صحافی بھائیوں کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور ان کے کیمرے وغیرہ چھین لئے گئے ہیں۔ یہاں پر بھی صحافیوں نے احتجاج کیا ہوا ہے اور وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کو منانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ راجہ صاحب آپ چلے جائیں ساتھ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب، خواجہ عمران نذیر اور محسن لغاری صاحب چلے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

معزز اراکین حزب اختلاف: حکومتی بنچوں سے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ ایک ایسا issue ہے کہ ہمیں سب کو اکٹھے ہو کر جانا چاہئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سب کو اکٹھے ہو کر ضرور جانا چاہئے لیکن کل بھی ہم نے اس بات پر احتجاجاً واک آوٹ کیا اور آج پھر وہی بات ہو گئی۔ میڈیا ریاست کا ایک بہت اہم ستون ہے۔ سینئر وزیر صاحب should go to perform his duty---

مسودہ قانون پنجاب دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی مصدرہ 2009

(جاری---)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں انہوں نے صرف point out کیا۔ اب آپ اس amendment پر بات کر لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! سینئر وزیر صاحب جب بار بار اخلاقیات کی دہائیاں دیتے ہیں تو مجھے ان کے منہ سے اچھی نہیں لگتیں۔ I am so sorry I cannot help him،

جناب ڈپٹی سپیکر: براہ مہربانی اپنی amendment پر آ جائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! اس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ کلاز۔5 کی سب کلاز۔4 کو delete کر دیا جائے۔ اس کی جو وجہ ہے وہ بھی میں آپ کے knowledge میں لانا چاہتی ہوں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:

The Government may remove the Managing Director during the tenure of his office for reasons to be recorded in writing

جناب سپیکر! جب بھی کوئی سسٹم لایا جاتا ہے یا کوئی بھی ادارہ قائم کیا جاتا ہے اس میں اگر کسی کو higher کرنے کی ایک اتھارٹی، اس کا ایک طریق کار اور اس کا ایک way out بتایا جاتا ہے کہ کس طرح سے کون سا بندہ کہاں پر لا کر بٹھایا جائے گا۔ اسی طرح سے جب کسی بندے کو remove کرنا ہے تو اس کے لئے بھی proper ایک طریق کار ہونا چاہیئے۔

جناب والا! ہاؤس in order نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہی تھی کہ جب کسی کو یہ کہنا ہے کہ You are no more required تو اس کے لئے بھی ایک طریق کار ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ آج کوئی میری مرضی کے مطابق، میری منشاء کے مطابق کام کر رہا ہے تو وہ کام کرتا رہے گا۔ کل کو اگر مجھے اس کی کوئی چھوٹی سی بات پسند نہ آئے تو میں اس کو کہہ دوں کہ آپ فارغ ہیں تو یہ طریقہ غلط ہے۔ ہم نے اس کو کیوں کہا کہ delete کر دیں کیونکہ انہوں نے اس کا طریقہ نہیں بتایا کہ وہ کون سا طریقہ ہے، وہ کون سی اتھارٹی ہے؟ وہ چیئرمین ہے، وہ وائس چیئرمین ہے، وہ ممبران کی ٹیم ہے کون evaluate کرے گا، کون written report دے گا جس کے کہنے پر وہ بندہ remove ہوگا۔ Managing Director کی ایک اہم پوسٹ ہے جس پر اس بندے کو تعینات کیا جا رہا ہے لیکن کیا اس کو اتنا بے بس کر کے بٹھا دیا جائے گا کہ کوئی ایسا طریقہ یا way out نہیں نکالا جائے گا کہ یہ basis ہوں گی تو جن وجوہات کی بناء پر آپ نوکری سے فارغ ہیں otherwise تو ہر بندہ اپنی نوکری پکی کرنے کے لئے جو شاہ کہے گا وہ اس کا حکم مانتا چلا جائے گا جب یہ صورتحال ہوگی کہ نوکری کا سوال ہوگا اور روزی روٹی کا سوال ہوگا تو پھر کبھی بھی کوئی بندہ independent mind اور ایک آزادانہ سوچ کے ساتھ perform نہیں کر سکتا۔ چونکہ اس میں انہوں نے کوئی وضاحت اور کوئی طریقہ نہیں بتایا تو انہیں آگے next clause میں ہم بتائیں گے اس لئے میں یہ گزارش کرتی ہوں کہ چونکہ ان کے پاس رکھنے کا طریقہ ہے اور نکالنے کا نہیں ہے۔ وہ یہ طریقہ اپوزیشن سے پوچھ لیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس clause کو ختم کرنے سے تو پھر حکومت کوئی وجہ بتائے بغیر مینجنگ ڈائریکٹر کو فارغ کر سکتی ہے جبکہ اس clause کے تحت اگر اسے فارغ کرنا ہو تو by reasons and by speaking order گورنمنٹ کو pass کرنا پڑے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے انہیں clause بتائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں انہوں نے اب بات کر دی ہے جب آپ کی طرف سے کوئی چیز آئے گی تو اسے دیکھ لیں گے۔

The amendment moved and the question is:

"That in clause 5 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, sub-clause (4) be deleted and subsequent sub-clauses be renumbered accordingly."

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج میں دو چیزوں کے بارے میں کہنا چاہوں گا کہ ابھی کافی amendments پڑی ہیں۔ آج اپوزیشن نے کورم کی نشاندہی کر کے اپنا role play کیا کہ ممبران اس میں حصہ لیں اور اسی طرح میں حکومتی بنچوں کو بھی شاباش دوں گا کہ آج انہوں نے 10 بار کورم point out ہونے پر اس legislation میں positive حصہ لیا چونکہ آپ نے اس کارروائی میں بھرپور حصہ لیا ہے تو اس لئے ہم اس کارروائی کو یہیں پر ختم کرتے ہیں۔ چونکہ اب آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 11۔فروری 2010 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔